سبق نمبر ۱: حمد

مقاصد: اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ نظم کی ایک صنف ''حمد'' سے متعارف ہوں اور اس کی ساخت پر غور کرتے ہوئے ''بند'' سے واقف ہوں۔

☆ اللہ تعالیٰ کی صفات سے آگاہ ہوں اور اس کی نعمتوں سے استفادہ حاصل کریں۔

☆ کائنات کے ذرے ذرے پر جھلکتے اللہ تعالیٰ کے نور کو پہچانیں اور اس کی بڑائی کا اعتراف کریں۔

☆ درست تلفظ، آہنگ اور آواز کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر نظم خوانی کریں۔

☆ شاعر کے انداز بیاں پر غور کرتے ہوئے اس کے مقصد سے آگاہ ہوں اور اشعار کا مطلب بیان کریں۔

☆ نظم کے مفہوم کو سمجھ کر سوالات کے جوابات لکھیں اور اپنی تحریری صلاحیت میں اضافہ کریں۔

☆ الفاظ کے مترادف لکھ کر ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں اور تحریر میں اس کا بخوبی استعمال کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم جماعت کے سامنے ایک ایسی تصویر پیش کریں جس میں ایک قدرتی منظر کی عکاسی کی گئی ہو اس کے بعد طلبہ کو اس خوبصورت منظر کو بغور دیکھنے کے لیے کہیں اور چند سوالات کریں مثلاً اس خوبصورت منظر میں کون کون سی چیزیں نظر آ رہی ہیں؟ طلبہ انفرادی طور پر اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے منظر میں نظر آنے والی چیزوں کے نام بتائیں گے معلّمہ طلبہ کی بتائی ہوئی چیزوں کو تختہ سیاہ پر لکھتی جائیں۔ اس کے بعد طلبہ کو موضوع کی طرف لاتے ہوئے معلم ایک سوال کریں کہ ان تمام چیزوں کو کس نے پیدا کیا ہے؟ طلبہ اپنی رائے کا اظہار کریں گے اور جواب دیں گے کہ ان تمام چیزوں کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ اس کے بعد معلم موضوع کو آگے بڑھاتے ہوئے طلبہ کو بتائیں کہ کوئی بھی چیز بغیر کسی بنانے والے کے وجود میں نہیں آسکتی تو ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ اتنی بڑی کائنات خود بخود وجود میں آجائے لہٰذا اس پوری کائنات کا خالق صرف اور صرف اللہ کی ذات ہے۔ آج ہم اللہ تعالیٰ کی صفات پر مبنی ایک نظم پڑھیں گے اور کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ جس نظم میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جائے اسے کیا کہتے ہیں؟ طلبہ خود جواب دیں گے کہ ایسی نظم کو حمد کہتے ہیں۔

پڑھائی:

سب سے پہلے معلم نظم کو بلند آواز سے اتار چڑھاؤ کے ساتھ پڑھیں۔

اس کے بعد چند ایک طلبہ سے ایک ایک بند کی تشریح کرنے کے لیے کہا جائے معلم کی معاونت شامل رہے اور جہاں ضرورت پیش ہو وہاں معلم خود بھی سمجھائیں لیکن پہلے طلبہ سے کوشش کروائی جائے گی۔ مشکل اور نئے الفاظ کو تختہ سیاہ پر لکھ دیا جائے تاکہ طلبہ کو تشریح کرنے میں آسانی ہو۔ آخر میں معلّمہ پوری نظم کو اپنے الفاظ میں بیان کریں۔ (نظم کا خلاصہ اگلے صفحات پر درج ہے اس سے مدد لی جاسکتی ہے)

لکھائی:

☆ کتاب میں موجود مشقیں کاپی میں کروائی جائیں۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ مشق نمبر ۵ کر کے لانے کے لیے کہا جائے۔

نظر ثانی (اعادہ):

☆ طلبہ سے مرکزی خیال کے حوالے سے پوچھا جاسکتا ہے اس کے علاوہ چند سوالات کیے جاسکتے ہیں مثلاً

۱۔ اس نظم میں کیا بتایا گیا ہے؟

۲۔ اس نظم کا سب سے خوبصورت شعر کون سا ہے؟

۳۔ اس نظم میں شاعر نے آپ کی کن تعلیمات کا ذکر کیا ہے؟

یا

☆ اگر ممکن ہو تو چند ایک طلبہ سے ان کے لکھے ہوئے جوابات سنے جائیں اس طرح ان بچوں کی حوصلہ افزائی ہوگی جو جلدی کام کرتے ہیں

مرکزی خیال:

اس نظم میں شاعر نے اللہ تعالیٰ سے اپنی محبت کا اظہار کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بے شمار صفات بیان کی ہیں کہ اللہ ہی اس تمام کائنات کا خالق و مالک ہے اور کائنات کے ذرے ذرے پر اللہ ہی کا نور جھلکتا ہے اور ہر شے قدرت کی صناعی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

خلاصہ:

اس نظم کے شاعر غنی دہلوی ہیں۔شاعر نے اس نظم میں اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کی ہیں اور بتایا ہے کہ اللہ ہی اس کائنات کا خالق و مالک ہے۔یہ زمین و آسمان اور اس میں موجود ہر شے اللہ ہی کی تخلیق کردہ ہے اور ہر شے میں اسی کا نور جھلکتا دکھائی دیتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا جلوہ ہر جگہ نمایاں ہے۔چاند،سورج، پہاڑ، دریا سب اللہ ہی کے بنائے ہوئے ہیں۔رات اور دن کا آنا، پودے کا بڑھنا اور درخت کی شکل اختیار کرنا سب اللہ ہی کے حکم سے ہوتا ہے۔یہ اللہ ہی ہے جس نے خوشنما اور خوش رنگ پھول پودے اگائے جو اس کائنات کی خوبصورتی کا سبب ہیں۔شاعر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہر شے اتنی مکمل اور منظم ہے کہ جیسے کسی ماہر کاریگر نے بنائی ہو۔ ہر شے اپنی جگہ بے مثال ہے اور قدرت کی صناعی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔شاعر نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا بڑی خوبصورتی سے ذکر کیا ہے جن سے ہم بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں اور خوب لطف اندوز ہوتے ہیں اور ہمیں چاہیے کہ ہم ان نعمتوں پر اللہ کا شکر ادا کریں۔

تدریسی معاونات/ وسائل:

قدرتی مناظر کی تصویر۔تختۂ تحریر۔

جانچ:　　دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆"حمد" کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (منظر کے متعلق رائے کے دوران)

☆نظم خوانی اور بند کی تشریح کے دوران

☆حمد کے مفہوم کو سمجھ کر سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران

☆الفاظ کے مترادف لکھنے اور تحریر میں ان کے استعمال کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆نظم کی ایک صنف "حمد" سے واقف ہوتے ہوئے اس کی ایک صورت "بند" سے متعارف ہونا۔

☆اللہ تعالیٰ کی صفات سے آگاہ ہونا اور اس کے نور کو پہچانتے ہوئے اس کی بڑائی کا اعتراف کرنا۔

☆درست تلفظ، آہنگ اور آواز کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر نظم خوانی کرنا۔

☆شاعر کے مقصد سے آگاہ ہونا اور اشعار کا مطلب بیان کرنا۔

☆نظم کے مفہوم کو سمجھ کر سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆الفاظ کے مترادف لکھ کر تحریر میں اس کا بخوبی استعمال کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

نئے الفاظ کے معانی:

۱۔کون و مکاں: دنیا، جہاں　　۲۔گل کاریاں: نقاشی، بیل بوٹے کا کام　　۳۔جلوہ گری: ظاہر ہونا۔شان و شوکت　　۴۔نوری: چمکدار، نور کا بنا ہوا، نورانی　　۵۔دشت: جنگل، بیابان، صحرا

۶۔شاداب: سرسبز، ہرا بھرا　　۷۔کاری گری: ہنرمندی، دستکاری

سوالات کے جوابات:

جواب نمبر ۱۔ایسی نظم جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی جائے اسے حمد کہتے ہیں۔

جواب نمبر ۲۔شاعر نے نظم کے پہلے بند میں آسمان پر دکھائی دینے والے چاند، سورج اور ستاروں کا ذکر کیا ہے۔

جواب نمبر ۳۔شاعر نے اس نظم میں اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی اس خوبصورت دنیا کا ذکر کیا ہے جہاں سرسبز و شاداب کھیت اور کھلیان ہیں، اونچے اونچے پہاڑ اور بہتے ہوئے دریا ہیں، خوبصورت پھول اور پودے ہیں ۔غرض ہر چیز قدرت کی صناعی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔کائنات میں ہر طرف اللہ کا نور پھیلا ہوا ہے۔

جواب نمبر ۴۔اس مصرعہ کا مطلب یہ ہے کہ جب پھولوں پر شبنم کے قطرے پڑتے ہیں تو پھول کھل جاتے ہیں اور مزید خوشنما نظر آتے ہیں۔

شاعر کی مراد یہ ہے کہ اللہ کی بنائی ہر چیز میں حکمت ہے اللہ نے شبنم کے قطروں کو ٹپکایا جو پھول کھلانے کا سبب بنے اور ان شبنم کے قطروں سے پھولوں کی خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے۔

۵۔اس دنیا میں ہر طرف اللہ تعالیٰ کا نور پھیلا ہوا ہے۔جس طرف ہماری نگاہ جاتی ہے ہمیں ہر چیز میں اللہ کا نور نظر آتا ہے۔اس کائنات میں جتنی بھی چیزیں ہیں مثلاً زمین، آسمان، پہاڑ ، سمندر، دریا، میدان، ریگستان، ہرے بھرے کھیت، باغات، پھول، پودے، کلیاں غرض ہر چیز سے اللہ کا نور جھلکتا ہے اور ہر چیز سے قدرت کی کاریگری ٹپکتی ہے۔اسی طرح سورج کا نکلنا اور غروب ہونا اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ اللہ ہی ہے جو ہر چیز پر قادر ہے اور ہر طرف اسی کا جلوہ ہے اسے کی حکمرانی ہے۔

مشق نمبر ۲

☆مصرعے مکمل کیجیے: (کتاب سے مدد لیجیے)

مشق نمبر۳

☆ہم آواز الفاظ نظم میں سے تلاش کر کے لکھیے:

(طلبہ کو ہم قافیہ الفاظ کے بارے میں بتایا جائے گا کہ نظم میں ہر شعر کے دوسرے مصرعہ کا آخری لفظ جو ملتی جلتی آواز والا ہوتا ہے اسے ہم قافیہ الفاظ کہتے ہیں یہ الفاظ کسی بھی نظم کو مزید خوبصورت بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں) لیکن مشق میں جو الفاظ دیئے گئے ہیں وہ ہم قافیہ نہیں بلکہ صرف ملتی جلتی آواز والے ہیں۔معلم اپنے طور پر بچوں کو سمجھا سکتے ہیں۔

نظارے ۔ ستارے ۔ دھارے ۔ نکھارے

ہری ۔ بھری ۔جلوہ گری۔کاریگری

پھیلا ۔ نکلا ۔چھایا ۔چمکا

مشق نمبر۴

☆درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

خالق: اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق اور مالک ہے۔

دل کش: شمالی علاقہ جات کی سیر کے دوران بڑے دلکش نظارے ہمارا استقبال کرتے ہیں۔

شاداب: پنجاب کے سرسبز وشاداب کھیت کھلیان کو دیکھ کر دل خوش ہو جاتا ہے۔

کاری گری: کائنات کے ذرے ذرے قدرت کی کاری گری نظر آتی ہے۔

نظارے: خوبصورت نظارے انسان کا موڈ بھی خوشگوار کر دیتے ہیں۔

مشق نمبر۵

☆نظم میں بیان کی گئی نعمتوں کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی دوسری نعمتوں کو کم سے کم پانچ سطروں میں لکھیے:

۱۔سب سے بڑی نعمت جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا کی ہے وہ ہے صحت۔ہم خوب کھاتے ہیں مزے لیتے ہیں اور اپنی آنکھوں سے دنیا کی خوبصورتی کو دیکھتے ہیں۔اگر صحت نہ ہو تو ہم کوئی کام نہیں کر سکتے ہیں۔

۲۔دوسری نعمت ہے وہ تمام رشتے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیے مثلاً ماں باپ، بہن بھائی وغیرہ۔یہ رشتے ہم سے پیار کرتے ہیں اور ہمارا خیال ہیں۔ان رشتوں ہی کی وجہ سے کائنات میں رنگ ہے۔

۳۔تیسری نعمت ہے پھل۔اللہ نے بڑے رس دار اور میٹھے پھل پیدا کیے جنہیں کھا کر ہم نہ صرف لطف اندوز ہوتے ہیں بلکہ تر و تازہ رہتے ہیں۔

۴۔اللہ نے ہمارے کھانے کے لیے مزے مزے کی سبزیاں پیدا کی ہیں۔یہ سبزیاں ہمیں صحت مند رکھتی ہیں۔

۵۔اللہ کی ایک نعمت جانور اور پرندے بھی ہیں۔جن میں سے کچھ جانور اور پرندے ہمارے لیے حلال ہیں اور ہم ان کا گوشت مزے لے لے کر کھاتے ہیں۔

قواعد

☆مترادف الفاظ:

تمہیدی گفتگو۔سرگرمی: سب سے پہلے دیکھا جائے کہ جماعت میں طلبہ کی تعداد کتنی ہے اگر ۳۰ کے قریب ہے تو مترادف الفاظ کی ۱۵ جوڑیاں لی جائیں مثلاً آرام۔سکون، آفتاب۔سورج اس طرح ۱۵ جوڑیاں یعنی ۳۰ الفاظ ہوں ہر لفظ الگ الگ پرچی پر لکھ کر ہر بچے کو دیا جائے۔اس طرح ہر بچے کے پاس ایک لفظ ہوگا۔اس کے بعد طلبہ سے کہا جائے کہ وہ اپنے دیئے گئے لفظ کا مطلب اردو لغت میں تلاش کریں۔جب وہ یہ کام کر چکیں پھر ایک بچے کو کھڑا کیا جائے اور اس سے اس کا دیا گیا لفظ اور اس کے معنی پوچھے جائیں۔جب وہ اپنے لفظ کا مطلب بتا دے (مثلاً آفتاب کا مطلب سورج ہے) تو پھر جماعت میں پوچھا جائے کہ کسی کے پاس ایسا لفظ ہے یا اس کا ہم معنی لفظ ہے۔جماعت میں ضرور کسی ایک بچے کے پاس اس کا ہم معنی لفظ ہونا چاہیے۔اس طرح باری باری ہر بچہ اپنا لفظ بتائے اور اپنی جوڑی بنائے۔آخر میں معلم ہر جوڑی کو تختہ سیاہ پر لکھیں اور بتائیں کہ ایسے الفاظ جو الگ طریقے سے لکھے جاتے ہیں لیکن ان کا مطلب ایک ہوتا ہے یعنی ہم معنی الفاظ ان الفاظ کو مترادف الفاظ کہتے ہیں۔سرگرمی میں چونکہ کافی الفاظ کروائے ہیں اگر طلبہ چاہیں تو ان الفاظ کو اپنی کاپی میں بھی لکھ سکتے ہیں۔

۱۔دلکش: حسین۔خوبصورت ۲۔چاند: قمر ۳۔نور: اجالا۔روشنی

۴۔گل: پھول ۵۔ جہان: دنیا

☆درج بالا ان تمام الفاظ کے جملے بنوائے جائیں یا ان الفاظ کی مدد سے ایک چھوٹی سی عبارت تشکیل دی جائے۔

سبق نمبر۲:　　　　نعت رسول مقبول ﷺ

مقاصد (ہم سیکھیں گے):اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ پیارے نبی ﷺ کی ذات وصفات اور مقام سے بخوبی واقف ہوتے ہوئے آپؐ پر محبت و عقیدت کے پھول نچھاور کریں۔

☆ نظم کی صنف ''نعت'' سے متعارف ہوتے ہوئے اس کے انداز بیاں پر غور کریں اور نئے الفاظ سے آشنا ہوں۔

☆ شاعر کے جذبات واحساسات کو سمجھتے ہوئے اشعار کی تشریح کریں اور اس کے مقصد سے آگاہ ہوتے ہوئے نظم کا خلاصہ تحریر کریں۔

☆ الفاظ کی درست ادائیگی، آہنگ اور اتار چڑھاؤ کے ساتھ نعتیہ اشعار پڑھیں۔

☆ نعت کے مفہوم کو سمجھ کر اس کے حوالے سے دیئے گئے سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت میں اضافہ کریں۔

☆ الفاظ کے متضاد لکھ کر اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں اور تحریر میں اس کا استعمال کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ سے پوچھ کر کلمہ طیبہ کا ترجمہ تختہ سیاہ پر لکھیں۔اور اس کی روشنی میں طلبہ سے ہمارے آخری رسولؐ کے بارے میں سوالات کریں جیسے ہمارے پیارے نبیؐ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ ہمارے پیارے نبیؐ کس طرح زندگی گزارتے تھے؟ ۳۔ہمارے پیارے نبیؐ نے ہمیں کیا سکھایا ہے یا کیا تعلیم دی؟ ۴۔ہم کس کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں یا کس کے بتائے ہوئے طریقوں پر چلتے ہیں؟ ۵۔ہمارے پیارے نبیؐ کو رحمت اللعالمین کیوں کہا جاتا ہے؟ اور اس کا کیا مطلب ہے؟ (طلبہ کو بتایا جائے گا کہ رحمت اللعالمین کا مطلب ہے تمام جہانوں کے لیے رحمت اور آپؐ کو دونوں جہانوں (دنیا اور آخرت) کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔طلبہ سے ہی ان سوالات کے جوابات لیے جائیں اور ان کی سابقہ معلومات کی جانچ کی جائے۔

☆ طلبہ سے ان سوالات کے جوابات لیتے ہوئے معلم موضوع کی طرف آئیں اور محمد ﷺ کی صفات سے طلبہ کو آگاہ کریں اور انہیں بتائیں کہ آج آپ جو نظم پڑھیں گے اس میں ہمارے پیارے نبیؐ کی خوبیوں کا ذکر کیا گیا ہے اور ایسی نظم جس میں نبیؐ کی تعریف کی جائے اسے کیا کہتے ہیں؟۔(طلبہ خود بتائیں گے کہ ایسی نظم کو نعت کہتے ہیں)

☆ طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ اگر کوئی بچہ نعت سنانا چاہے تو سنا سکتا ہے۔ممکن ہو تو آڈیو کے ذریعے کوئی مشہور نعت سنائی جائے۔

پڑھائی۔سرگرمی:

معلم سب سے پہلے نظم پڑھیں (نظم پورے اتار چڑھاؤ اور ترنم کے ساتھ پڑھنی ہے) ساتھ ہی نظم کے نئے الفاظ تختہ سیاہ پر لکھیں اور ان کے مطالب سمجھائیں۔(تا کہ طلبہ با آسانی اشعار کی تشریح کریں)

☆ جماعت کو چھ گروہوں میں تقسیم کیا جائے اور ہر گروہ کو ایک ایک شعر دیا جائے۔طلبہ آپس میں تبادلہ خیال کریں اور اس شعر کا مطلب جاننے کی کوشش کریں۔معلم کی معاونت شامل رہے۔

☆ کچھ دیر بعد ہر گروپ سے ایک بچہ اس شعر کا مطلب جماعت کے سامنے پیش کرے۔جہاں ضرورت محسوس ہو وہاں معلم رہنمائی کریں (آخر میں معلم طلبہ کو اس نظم کا خلاصہ بیان کریں گی)

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں۔(حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆ درود شریف زبانی یاد کیجئے۔

☆ کتاب میں موجود مشق نمبر ۵ کے سوال کا جواب لکھ کر لائیے:

نظر ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔محمدؐ کی کوئی ایک خوبی بتائیے؟

۲۔آپؐ نے لوگوں کو کس طرح رہنے کا درس دیا؟

۳۔علم کے حوالے سے آپؐ کی مشہور حدیث کون سی ہے؟

۴۔آپؐ نے کس مذہب کی تعلیم دی؟

۵۔آپؐ نے غلام کے ساتھ کس طرح برتاؤ کرنے کا حکم دیا ہے؟

مرکزی خیال:

اس نظم میں شاعر نے ہمارے پیارے نبی حضرت محمدؐ کی ذات وصفات، خصوصیات اور تعلیمات سے لوگوں کو آگاہ کیا ہے اور بتایا ہے کہ آپؐ نے دنیا کو سچائی، محبت، مساوات اور علم کا پیغام دیا ہے۔

خلاصہ:

یہ نظم محمد شفیع الدین نیر نے لکھی ہے۔شاعر نے اس نظم میں آپؐ کی صفات بیان کی ہیں اور آپؐ کی خدمات سے آگاہ کیا ہے۔شاعر کہتے ہیں کہ آپؐ ہی ہیں جنھوں نے دین اسلام کی روشنی سے دنیا کو منور کیا اور لوگوں کو اسلام کا پیغام دیا اور انہیں صحیح اور سچا راستہ دکھایا۔

آپؐ نے لوگوں کو ایک دوسرے سے محبت اور بھائی چارے کا سبق دیا اور انہیں اس بات کی تاکید کی کہ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔امیری اور غریبی کا فرق مٹا کر برابری کا درس دیا۔یتیموں کے سر پر ہاتھ رکھا اور غریبوں کی دادرسی کی اور لوگوں کو بھی اسی بات کی تلقین کی۔آپؐ نے لوگوں کو علم کی اہمیت سے آگاہ کیا اور جہالت کے اندھیروں سے نکال کر دین کی تعلیم سے منور کیا۔آپؐ کی دی ہوئی تعلیمات پر عمل کر کے ہی ہم اپنی دنیا اور آخرت سنوار سکتے ہیں۔اور آپؐ کی پیروی کر کے ہی ہم ایک اچھے مسلمان کی صف میں کھڑے ہو سکتے ہیں اور ایک اچھا انسان کہلا سکتے ہیں۔آپؐ کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کرنے میں ہی ہماری کامیابی ہے۔

تدریسی معاونات/وسائل:

آڈیو یا موبائل۔ نعت

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران۔(سابقہ معلومات کی جانچ کے دوران)

☆شاعر کے مقصد کو سمجھنے،اشعار کی تشریح کرنے اور نظم کا مفہوم سمجھنے کے دوران

☆آہنگ اور اتار چڑھاؤ کے ساتھ نعتیہ اشعار پڑھنے کے دوران۔

☆نظم "نعت" کے متعلق سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران

☆الفاظ کے متضاد لکھنے اور تحریر میں اس کے استعمال کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆پیارے نبی ﷺ کی ذات وصفات اور مقام سے بخوبی واقف ہونا۔

☆نظم کی صنف "نعت" سے متعارف ہونا اور اس کے انداز بیان پر غور کرتے ہوئے نئے الفاظ سے آشنا ہونا۔

☆شاعر کے جذبات واحساسات کو سمجھنا،اشعار کی تشریح کرنا اور اس کے مقصد سے آگاہ ہوتے ہوئے نظم کا خلاصہ تحریر کرنا۔

☆الفاظ کی درست ادائیگی،آہنگ اور اتار چڑھاؤ کے ساتھ نعتیہ اشعار پڑھنا۔

☆نعت کے مفہوم کو سمجھنا اور اس کے حوالے سے دیئے گئے سوالات کے جوابات تحریر کرنا۔

☆الفاظ کے متضاد لکھنا اور تحریر میں اس کا استعمال کرنا۔

کلیدِ جانچ

نئے الفاظ کے معانی:

ریت:	رسم ورواج۔دستور	مساوات:	برابری	اخوت:	بھائی چارہ	گُل دان:	پھولوں کو گلدستہ رکھنے کا برتن		
شاد:	خوش	جہالت:	بے علمی،نادانی	زینے:	سیڑھی	پھندے:	رسی،قید،مصیبت،قابو		

مشق نمبر ۱

جواب نمبر ۱۔ایسی نظم جس میں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی تعریف وتوصیف کی جائے اور ان کی سیرت مبارکہ کے مختلف پہلو بیان کیے جائیں اسے نعت کہتے ہیں۔

جواب نمبر ۲۔اس سے شاعر کی مراد یہ ہے کہ آپؐ ہی ہیں جنھوں نے لوگوں کو مساوات کا درس دیا اور برابری کی بنیاد رکھی یعنی آپؐ کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق کسی کو کسی پر کوئی فوقیت نہیں سب برابر ہیں۔

۳۔نبی کریمؐ نے یتیموں کے سر پر ہاتھ رکھا ان کی کفالت کی اور ان سے محبت اور شفقت کا برتاؤ رکھا۔

۴۔اس مصرعہ کا مطلب ہے کہ آپؐ ہی ہیں جنھوں نے اخوت اور بھائی چارے کا سبق دیا اور فرمایا کہ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

۵۔شاعر نے آپؐ کے جس احسان کا ذکر کیا ہے وہ یہ ہے کہ آپؐ کی آمد سے پہلے لوگ جہالت کے اندھیروں میں گم تھے۔انہیں اچھے اور برے کی تمیز نہیں تھی۔صحیح اور غلط کا فرق نہیں جانتے تھے معاشرے میں ہر برائی عام تھی آپؐ کی آمد سے ایک نئے معاشرے نے جنم لیا۔برائیوں کا خاتمہ ہوا اور لوگوں میں اچھے اور برے کی تمیز آ گئی آپؐ نے لوگوں کو دین کی تعلیم سکھائی،انہیں انسانیت کا درس دیا اور لوگوں کو ایک سیدھا اور سچا راستہ دکھایا۔یہ آپؐ کی تعلیمات ہی ہیں جو نہ صرف ہمیں اپنی زندگی سنوارنے میں مدد دیتی ہیں بلکہ آخرت میں بھی کامیابی کی ضامن ہیں۔

مشق نمبر۲

☆ دیئے گئے الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں:

پیغام: کل رات مجھے اپنے سہیلی کا پیغام ملا کہ وہ کراچی آ رہی ہے۔

اخوت: اسلام ہمیں اخوت اور بھائی چارے کا درس دیتا ہے۔

جہالت: بغیر وجہ جانے کسی سے لڑنا جھگڑنا جہالت کے زمرے میں آتا ہے۔

آزاد: پاکستان ایک آزاد وطن ہے۔

ترقی: ہمیں اپنے ملک کی ترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔

مشق نمبر۳

☆ مصرعے مکمل کیجئے: (کتاب سے مدد لی جا سکتی ہے۔)

مشق نمبر۴

☆ نظم میں سے تلاش کر درج ذیل الفاظ کے ہم آواز الفاظ لکھئے:

اسلام۔ پیغام	شاد۔آزاد
بھائی۔سکھائی	بنایا۔ چڑھایا
سجائے۔کھلائے	تییموں۔ غلاموں

مشق نمبر۵

☆ اس نعت کی خاص خاص باتیں اپنے الفاظ میں لکھئے: (خلاصہ سے مدد لیجئے)

مشق نمبر۶

قواعد

متضاد الفاظ:

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ کے سامنے کچھ ایسی چیزیں دکھائیں جو ایک دوسرے کی الٹ ہوں مثلاً دو پنسلیں دکھائیں ایک بڑی اور ایک چھوٹی اور طلبہ سے پوچھیں یہ کیا ہے اور ان میں کیا فرق ہے؟ طلبہ بتائیں گے کہ ایک چھوٹی ہے اور ایک بڑی ہے۔ طلبہ کے بتائے الفاظ کو تختۂ تحریر پر لکھا جائے اس کے علاوہ رنگ دکھایا جائے۔ کالا اور سفید اور طلبہ سے پوچھ کر اسے بھی تختہ سیاہ پر لکھا۔ کسی ایک بچے کو میٹھا اور دوسرے بچے کو نمکین بسکٹ کھلایا جائے اور ان کا ذائقہ پوچھا جائے۔ طلبہ کے بتانے پر یہ الفاظ بھی تختۂ تحریر پر لکھے جائیں۔ اس کے بعد طلبہ سے رائے لی جائے کہ ان دونوں الفاظ کا آپس میں ربط کیا ہے طلبہ کو سوچنے کے لیے وقت دیا جائے طلبہ اپنی سابقہ معلومات کی روشنی میں خود بتائیں کہ یہ الفاظ ایک دوسرے کے الٹ ہیں آخر میں معلم طلبہ کو متضاد الفاظ کا تعارف کروائے۔

سرگرمی: طلبہ کو چار چار کے گروپ میں تقسیم کیا جائے اور ہر گروپ کم از کم پانچ الفاظ اور اس کے متضاد لکھے۔ اس کے بعد ان الفاظ کی جوڑیوں کو شامل کر کے ایک عبارت تحریر کرے۔ طلبہ گروپ میں مشاورت کر کے اس کام کو مکمل کریں۔ چند منٹ کے بعد ہر گروپ سے ایک بچہ اپنی عبارت جماعت کو سنائے جس میں الفاظ اور متضاد استعمال کیے گئے ہوں۔

یا

☆ ایک ڈبے میں بہت سے الفاظ کی پرچیاں ڈالی جائیں۔ ہر بچہ باری باری اس پرچی کو آ کر کھولے اور اس لفظ کی ضد بتائے:

☆ درج الفاظ کے متضاد لکھئے:

حق ۔ باطل	غلام ۔ آزاد
محبت۔ نفرت	ترقی ۔ تنزلی
شاد ۔ ناشاد۔غمگین	یتیم ۔ یسیر

سبق نمبر۳:　　　　الجبرا کا موجد: خوارزمی

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆مختلف شعبہ جات میں مسلمان سائنسدانوں کے نام اور ان کے کارناموں سے واقف ہوتے ہوئے ان پر فخر کریں۔

☆ریاضی اور فلکیات کے عظیم سائنسدان عبداللہ بن محمد بن موسیٰ الخوارزمی کی حالات زندگی اور کارناموں کے بارے میں جانیں اور سائنس کی دنیا میں ان کے مقام اور مرتبے کو پہچانتے ہوئے انھیں سراہیں۔

☆نئے الفاظ کی ہجے اور علامات اوقاف کا استعمال کرتے ہوئے معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆الخوارزمی کے حوالے سے دیئے گئے سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆اسم ضمیر سے واقف ہوتے ہوئے جملے میں اس کا بخوبی استعمال کریں اور اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کریں۔

☆چوں کہ اور اس لیے لگا کر دو جملوں کو ملانے کا فن سیکھیں اور مختلف جملے بنا کر اپنی تخلیقی صلاحیت ابھاریں۔

طریقہ تدریس:

<u>تمہیدی گفتگو:</u>

سب سے پہلے معلم جماعت میں آ کر تختہ سیاہ پر ایک الجبرا کا سوال لکھے اور طلبہ سے اسے حل کرنے کے لیے کہے۔ جماعت میں کسی بھی ایک بچے کو اس کام کے لیے بلایا جائے تو بہتر ہے۔ بچے چونکہ حساب میں یہ پڑھ رہے ہیں اس لیے جلدی حل کر لیں گے اگر مشکل ہو تو معلم رہنمائی کرے۔ مثال:

$$g \times 3 = 21$$

$$3g / 3 = 21 / 3$$

$$g = 7$$

اب g کی ویلیو کو اوپر والے سوال میں لگائیں

$$7 \times 3 = 21$$

معلم اس کے علاوہ ریاضی کے استاد سے مدد لے کر الجبرا کا کوئی ایک سوال جماعت میں کروا سکتے ہیں۔

جب بچے اس سوال کو حل کر لیں اس کے بعد بچوں سے پوچھا جائے کہ یہ سوال کس مضمون کا ہے اور ریاضی میں اسے کس طرح کا سوال کہا جاتا ہے یا اسے کیا نام دیا گیا ہے۔ طلبہ کی رائے لیتے ہوئے معلم اپنے موضوع کی طرف آئیں اور انہیں بتائیں کہ یہ الجبرا کا سوال ہے اور یہ ریاضی کے مضمون کا حصہ ہے۔ معلم طلبہ سے مزید پوچھیں کہ ریاضی کو دو حصوں میں کرنے والے اور الجبرا کو متعارف کروانے والے کا نام کیا ہے؟ اس کے بعد معلم طلبہ کو بتائیں کہ الجبرا کے موجد الخوارزمی ہیں ان کا پورا نام عبداللہ بن محمد بن موسیٰ الخوارزمی ہے۔ بغداد سے ان کا تعلق تھا۔ ریاضی اور فلکیات میں شہرت پائی۔ وہ نہ صرف عرب کے نمایاں سائنسدانوں میں شامل ہیں بلکہ دنیا میں سائنس کا اہم نام ہیں۔ ریاضیاتی علوم میں یورپ کبھی بھی ترقی نہ کر پاتا اگر اس کے ریاضی دان خوارزمی سے نقل نہ کرتے۔ انہوں نے ریاضی اور فلکیات پر بہت سی کتابیں لکھی ہیں ان کی مشہور زمانہ کتاب ''الجبر و المقابلہ'' ہے جسے انہوں نے لوگوں کی روزمرہ ضروریات اور معاملات کے حل کے لیے تصنیف کیا۔

<u>سرگرمی:</u>

https://www.youtube.com/watch?v=VfETE-WWyvE

درج بالا دیئے گئے لنک پر ایک بہت اچھی ویڈیو ہے جو ۱۰ منٹ یا اس سے کچھ زیادہ ہے اس میں مشہور مسلمان سائنسدانوں کے بارے میں بتایا گیا ہے اور ان کے کارناموں کو بھی مختصراً ذکر کیا گیا ہے۔ یہ ایک معلوماتی ویڈیو ہے۔ (معلم یوٹیوب سے کوئی اور ویڈیو بھی دکھا سکتے ہیں) ویڈیو دکھانے کے بعد معلم طلبہ سے رائے لیں اور ان سے پوچھیں کہ اس ویڈیو سے انہوں نے کیا سیکھا۔

یا

☆اگر ویڈیو نہ دکھا سکیں تو کمپیوٹر لیب لے جایا جائے اور انہیں گروپ میں تقسیم کیا جائے اور ان سے کہا جائے کہ وہ انٹرنیٹ کی مدد سے مسلمان سائنسدانوں کے متعلق معلومات حاصل کروائی جائیں اور ان کے بارے میں ایک پیشکش تیار کروائی جائے۔ ہر گروپ کسی بھی ایک سائنسدان کے بارے میں معلومات جمع کرے گا۔ اس کے بعد بچوں کو جماعت میں لایا جائے گا اور ہر گروپ سے ایک بچہ اپنی معلومات جماعت کے سامنے پیش کرے گا۔

<u>پڑھائی:</u>

طلبہ سے سبق کی گروپ میں پڑھائی کروائی جائے۔ طلبہ کے چار چار کے گروپ بنوائے جائیں ہر گروپ میں ایک بچہ پڑھے اور باقی سب سنیں۔ ۱۵ سے ۲۰ منٹ دیئے جائیں گے۔

☆سبق کے اختتام پر ہر گروپ کے بچے اپنے اپنے گروپ میں آپس میں تبادلہ خیال کریں اور سبق کے اہم نکات ایک سادہ کاغذ پر لکھ لیں۔ معلم ہر گروپ کے پاس باری باری جا کر ان کی رہنمائی کریں اور ضرورت پڑنے پر ان کی مدد کریں۔

☆جب تمام بچے اپنے اپنے نکات لکھ لیں تو ہر گروپ اپنے لکھے ہوئے نکات جماعت کے سامنے پیش کرے۔ آخر میں معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں سبق کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے گفتگو کا اختتام کرے۔

لکھائی: ☆درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام: ☆آپ بڑے ہو کر کیا بننا چاہتے ہیں اور کیا کرنا چاہتے ہیں؟

نظرِثانی (اعادہ): ☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔خوارزمی نے ریاضی میں کس کا صحیح استعمال کیا؟　۲۔چند مسلمان سائنسدانوں کے نام بتائیں؟

۳۔خوارزمی کو بچپن سے کیا شوق تھا؟　۴۔بیت الحکمت کیا ہے؟

تدریسی معاونات/وسائل:

الجبرا کا ایک سوال ۔ یوٹیوب پر موجود سائنسدانوں کے حوالے سے ایک ڈاکومنٹری۔انٹرنیٹ۔ ملٹی میڈیا یا کمپیوٹر۔اسم ضمیر کے حوالے سے ایک عبارت

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆الخوارزمی کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (الجبرا کا سوال حل کرنے کے دوران)

☆ڈاکومنٹری دیکھنے کے بعد اظہارِ رائے کے دوران

☆نئے الفاظ کی ہجے کرتے ہوئے سبق کی گروپ میں پڑھائی کے دوران

☆الخوارزمی کے حوالے سے دیئے گئے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران

☆جملوں میں اسم ضمیر کے مناسب استعمال کے دوران

☆چونکہ اور اس لیے لگا کر جملہ بنانے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆مختلف شعبہ جات میں مسلمان سائنسدانوں کے نام اور ان کے کارناموں سے آگاہ ہونا۔

☆ریاضی اور فلکیات کے عظیم سائنسدان عبداللہ بن محمد بن موسیٰ الخوارزمی کی حالاتِ زندگی، کارنامے، مقام اور مرتبے سے واقف ہونا۔

☆نئے الفاظ کی ہجے کرنا اور علامات اوقاف کا استعمال کرتے ہوئے معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆الخوارزمی کے حوالے سے دیئے گئے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆اسم ضمیر کا جملے میں مناسب استعمال کرنا۔

☆چوں کہ اور اس لیے لگا کر دو جملوں کو ملانا۔

کلیدِ جانچ

نئے الفاظ کے معانی:

کیمیا: خاصیت و ماہیت اشیاء کا علم　　حیاتیات: جانوروں اور پودوں کا علم

طبعیات: وہ علم جس میں اجسام کے تغیر و تبدل اور ان کی خاصیت کا حال بیان ہوتا ہے۔　　بصریات: آنکھوں کا علم　طب: علاج معالجے کا علم

موجد: ایجاد کرنے والا　　رکنیت: رکن ہونا　　تحقیق: تصدیق۔اصلیت ثابت کرنا

وراثت: ورثہ　　مضمون نگار: مضمون لکھنے والا

مشق نمبر ۱

☆درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے: (جوابات)

جواب نمبر۱۔خوارزمی ۷۸۰ء میں ازبکستان کے شہر خیوا (خوارزم) میں پیدا ہوئے اور خوارزم سے تعلق ہونے کی وجہ سے خوارزمی کے نام سے مشہور ہوئے۔

جواب نمبر۲۔یہ عظیم سائنسدان ریاضی کی ایک شاخ الجبرا کے موجد ہیں۔

جواب نمبر۳۔خوارزمی نے نہایت محنت سے ایک تحقیقی مضمون لکھا اور اسے بیت الحکمت میں بھیج دیا۔اس مضمون کو بیت الحکمت میں بہت پسند کیا گیا اور خوارزمی کو بلایا گیا۔وہاں ماہرین کی ایک جماعت نے ان سے کچھ سوالات کئے جس کے بعد انہیں بیت الحکمت کا رکن منتخب کر لیا گیا۔

جواب نمبر۴۔مامون الرشید کے کہنے پر خوارزمی نے علم ریاضی میں ایک کتاب لکھی جس کا نام ''الحساب'' تھا اس کا موضوع ہندسہ تھا۔ کے بعد دوسری کتاب ''الجبرا والمقابلہ'' ہے یہ بھی مامون الرشید کے کہنے پر

لکھی گئی۔

جواب نمبر۵۔خوارزمی کی ایک کتاب کا نام ''الحساب'' ہے اس کا موضوع ہندسہ تھا۔اس کتاب میں ریاضی کے اہم نکات اور نئے اصول اور قواعد بیان کیے گئے ہیں ۔خوارزمی کی دوسری کتاب ''الجبراوالمقابلہ'' ہے۔ یہ کتاب الجبرا کے موضوع پر دنیا کی پہلی کتاب ہے۔ یہ کتاب اس لیے لکھی گئی تا کہ لوگوں کو وراثت، تجارت اور تقسیم کے معاملات حل کرنے میں آسانی ہو۔

جواب نمبر۶۔خوارزمی کا کارنامہ یہ ہے کہ اس نے ریاضی میں نہ صرف صفر (zero) کا صحیح استعمال کیا بلکہ (۱) سے نو (۹) تک کے ہندسوں کا الگ الگ استعمال کیا۔

مشق نمبر۲

☆سبق کی خاص خاص باتیں اپنے الفاظ میں تحریر کیجیے:

(سوالات کے جوابات اور خالی جگہ ملاحظہ کیجیے یہی سبق کے اہم نکات ہیں۔طلبہ اپنی ذہنی استعداد کے مطابق جواب لکھیں گے)

مشق نمبر۳

☆درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

رکنیت: اراکین اسمبلی آج اپنی رکنیت کا حلف اٹھائیں گے۔

وراثت: میرے دوست کو وراثت میں ایک عالیشان کوٹھی ملی ہے۔

موجد: ٹیلی فون کا موجد گراہم بیل ہے۔

واقف: میں اپنے گھر والوں سے اچھی طرح واقف ہوں کہ وہ بہت مہمان نواز ہیں۔

سہولت: جب سے میں نے گاڑی خریدی ہے مجھے آنے جانے مین بہت سہولت ہوگئی ہے۔

رکاوٹ: مجھے بہت غصہ آتا ہے جب کوئی میرے کام میں رکاوٹ ڈالتا ہے۔

شہرت: سرفراز اپنے کھیل کے حوالے سے بڑی شہرت رکھتا ہے۔

مشق نمبر۴

☆سبق کی مدد سے خالی جگہیں پُر کیجیے:

(الف) ازبکستان (ب)۔ بغداد (ج)۔ یونانی کتابوں (د) الجبروالمقابلہ (ہ)۸۵۰ء

مشق نمبر۵

تمہیدی گفتگو۔سرگرمی: سب سے پہلے معلم جماعت کے طلبہ کو گروپ میں بٹھائیں اور ہر گروپ کو ایک چھوٹی سی عبارت پڑھنے کے لیے دیں۔(عبارت پہلے سے لکھ کر فوٹو اسٹیٹ کروالیں گروپ کے حساب سے)عبارت کچھ اس طرح سے ہو:

احمد ایک ذہین لڑکا ہے۔احمد ہر وقت خوش رہتا۔احمد اپنی جماعت میں اول آتا ہے۔احمد کو کرکٹ کھیلنے کا شوق ہے۔احمد کے اساتذہ احمد کو بہت پسند کرتے ہیں۔احمد اپنے امی ابو کا لاڈلا ہے۔احمد کے دادا جان بھی احمد کو روز سیر کے لیے لے جاتے ہیں۔احمد بڑوں کی بہت عزت کرتا ہے۔سب گھر والے احمد کا بہت خیال رکھتے ہیں۔

عبارت پڑھنے اور اس کے بارے میں سوچنے کے لیے طلبہ کو دس منٹ دیئے جائیں۔دس منٹ کے بعد معلم اس عبارت کے حوالے سے طلبہ کی رائے ایک کل جماعتی گفتگو میں لیں ہر گروپ اپنی رائے کا اظہار کرے۔معلم طلبہ سے سوال کریں اور ان کی سابقہ معلومات لیں کہ کیا یہ عبارت صحیح ہے؟اس عبارت میں کیا خاص بات ہے؟

طلبہ بتائیں گے کہ اس عبارت میں لفظ احمد بار بار استعمال ہوا ہے۔معلم طلبہ سے پوچھیں کہ ہمیں اس جگہ کیا لفظ استعمال کرنا چاہیے؟معلم طلبہ سے اس عبارت کو دوبارہ صحیح طرح لکھنے کے لئے کہیں۔۵ منٹ بعد ہر گروپ سے معلم ان کی لکھی ہوئے عبارت سنے اور جہاں ضرورت ہو وہاں طلبہ کی رہنمائی کی جائے۔

معلم طلبہ کو بتائیں کہ لفظ ''احمد'' کی جگہ آپ نے جو بھی الفاظ استعمال کیے ہیں وہ اسم ضمیر کہلاتے ہیں۔یہ وہ لفظ ہوتا ہے جو اسم کی جگہ استعمال ہو مثلاً اگر میں آپ سے بات کروں گی تو میں اپنا نام نہیں لوں گی بلکہ میں، میرا، مجھے وغیرہ استعمال کروں گی۔طلبہ کو بہت سی مثالوں کے ذریعے سمجھایا جائے۔

کتاب میں دی گئی مثال پڑھوائی جائے اور ساتھ اسم ضمیر تختہ سیاہ پر لکھے جائیں جیسے میں، میرا، مجھے، تم، تمہارا، تمہیں، وہ، آپ، اس، ان،

(مشق آگے ملاحظہ کیجیے)

☆نیچے دیئے گئے اقتباس کو مناسب اسم ضمیر لگا کر مکمل کیجیے:

انہیں ۔ اُن ۔ وہ ۔ وہ ۔ وہ ۔ انہوں ۔ اُن ۔ انہیں

☆اس کے علاوہ سبق میں موجود اسم ضمیر تلاش کروائے جاسکتے ہیں۔

مشق نمبر ۶

تمہیدی گفتگو: معلم سب سے پہلے تختہ سیاہ پر دو الگ جملے لکھیں۔ مثال : احمد اول آیا ہے۔ وہ بہت خوش ہے۔

معلم ان جملوں کے حوالے سے طلبہ کی رائے لیں اور ان سے پوچھیں کہ یہ دو الگ الگ جملے ہیں اگر ہم ان کو ملا کر لکھنا چاہیں تو کیسے لکھیں گے۔ طلبہ سے رائے لیتے ہوئے معلم موضوع کی طرف آئیں اور ان کو بتائیں کہ اس طرح کے جملوں کو ملانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے جملے کے شروع میں ''چوں کہ'' اور دوسرے جملے کے شروع میں ''اس لیے'' لگایا جاتا ہے۔

سرگرمی: طلبہ کو جوڑی کی صورت میں بٹھایا جائے اور ہر جوڑی سے اس طرح کا ایک ایک جملہ بنوایا جائے اور ایک کل جماعتی گفتگو میں ہر جوڑی سے جملہ سنا جائے اور جہاں ضرورت ہو وہاں طلبہ کی رہنمائی کی جائے۔

☆'چوں کہ' اور 'اس لیے' استعمال کر کے پانچ جملے بنائیے:

۱۔ چوں کہ وہ بڑا ہے اس لیے اس پر زیادہ ذمہ داریاں ہیں۔ ۲۔ چوں کہ وہ بیمار ہے اس لیے اسے پرہیزی کھانا کھانا ہے۔ ۳۔ چوں کہ آج موسم خوشگوار ہے اس لیے کہیں باہر گھومنے چلتے ہیں۔
۴۔ چوں کہ وہ ہمیشہ غصہ میں رہتا ہے اس لیے سب اس سے ڈرتے ہیں۔ ۵۔ چوں کہ آج بھائی کی سالگرہ ہے اس لیے تمام رشتہ داروں کو مدعو کیا گیا ہے۔

سبق نمبر ۴: کامیابی کی کنجی

مقاصد: سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

☆ محنت کی عظمت کو جانیں اور ہر کام دل لگا کر کریں۔
☆ ناکامی سے نہ گھبرائیں اور ہر مشکل کا ڈٹ کا مقابلہ کریں۔
☆ اپنی عملی زندگی میں محنت کو اپنا شعار بنائیں۔
☆ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔
☆ سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔
☆ الفاظ کے متضاد اور واحد کی جمع بنا کر ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔
☆ الفاظ میں اعراب کا استعمال اور اس کی اہمیت جانیں۔
☆ درخواست لکھنے کی تمام ضروری ہدایات پر عمل کرتے ہوئے ایک درخواست تحریر کریں۔

مددگار تدریسی مواد:

محنت کی عظمت پر مبنی ایک فرضی کہانی۔ تصاویر (واحد/جمع کے حوالے سے)۔ درخواست کے نمونے

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

معلم جماعت میں آ کر سب سے پہلے طلبہ کو ایک فرضی کہانی سنائیں۔ مثال: دو دوست تھے احمد اور علی۔ وہ دونوں ایک ہی جماعت میں پڑھتے تھے اور ایک دوسرے کے پڑوسی بھی تھے۔ دونوں شام کو ساتھ کھیلتے تھے۔ امتحان کا وقت قریب تھا لہٰذا احمد نے اپنے دوست سے کہا کہ اب میں اپنے امتحان کی تیاری دل لگا کر کروں گا اس لیے کھیلنے کے لئے نہیں آؤں گا علی نے اس کا مذاق اڑایا لیکن احمد نے کوئی توجہ نہیں دی۔ احمد نے امتحان کی تیاری خوب زور و شور سے کی اور دن رات ایک کر دیئے جبکہ علی نے دن کا کچھ حصہ پڑھنے میں لگایا۔ آخر کار امتحان ختم ہوئے اور پھر نتیجے کا دن آ گیا اور یہ دیکھ کر احمد کی خوشی کی انتہا نہ رہی کہ وہ اول نمبر پر آیا تھا۔ یہ دیکھ کر اس کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو نکل آئے۔ اس کے اساتذہ نے بھی اس کو مبارکباد دی۔ اس کے والدین بھی اپنے بیٹے پر فخر کر رہے تھے جبکہ علی بہت مشکل سے پاس ہوا تھا اور اس کے والدین غمگین نظر آ رہے تھے۔ یہ دیکھ کر علی کو بہت شرمندگی کا احساس ہوا اور اس نے دل ہی دل میں تہیہ کیا کہ وہ بھی دل لگا کر پڑھے گا اور خوب محنت کرے گا۔ بچوں اس کہانی سے آپ نے کیا سیکھا۔ طلبہ کی رائے لی جائے اور انہیں موضوع کی طرف لایا جائے کہ احمد نے خوب محنت کی اس لیے اس کو اپنی محنت کا صلہ ملا۔ جو محنت کرتا ہے وہی کامیاب ہوتا ہے۔ آج کا سبق بھی اسی موضوع پر ہے اور اس کا نام ہے کامیابی کی کنجی۔

پڑھائی:

طلبہ سے سبق کی بلند خوانی کروائی جائے۔ معلم کی رہنمائی شامل رہے۔ ساتھ ہی نئے الفاظ تختہ سیاہ پر لکھے جائیں اور ان کے معانی بھی سمجھائے جائیں۔ دوران پڑھائی سبق کے اہم نکات خط کشید کروائے جائیں۔ سبق کے حوالے سے طلبہ کی رائے لی جائے۔

سرگرمی:

کتاب میں دی گئی سرگرمی کروائی جائے جس میں محنت کی عظمت پر بچوں کے مابین ایک تقریری مقابلہ کروایا جائے۔

طلبہ کو اس کام کے لئے دس سے پندرہ منٹ دیئے جائیں۔معلم اس دوران تقریر لکھنے میں طلبہ کی رہنمائی کرے۔اس کے بعد ایک چھوٹا سا تقریری مقابلہ کروایا جائے۔

یا

☆طلبہ سے انفرادی طور پر ان کی زندگی کا کوئی ایسا واقعہ لکھنے کے لیے کہا جائے جب انہوں نے کسی کام کے لئے خوب محنت کی ہو اور انہیں اس کا صلہ ملا ہو۔تمام بچوں کے لکھے گئے واقعات جماعت میں سنے جائیں۔

گھر کا کام:

☆کتاب میں دی گئی مشق نمبر۲ کا جواب لکھئے:

اعادہ: سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے:

۱۔کون لوگ زندگی میں کبھی کامیاب نہیں ہوتے؟

۲۔ناکامی کے بعد کامیابی کا راز کیا ہے؟

۳۔جو ناکامی سے مایوس ہو جاتے ہیں ان کے ساتھ کیا ہوتا ہے؟

۴۔محنت سے ہمیں کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟ اپنی رائے دیجئے:

☆ایک یا دو بچوں سے مشق نمبر۱ کے سوالات کے جوابات سنے جائیں گے۔۔

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو ان نکات کے تحت جانچا جائے گا:

☆کہانی سننے اور موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران

☆اپنی رائے کے اظہار کے دوران

☆سبق کی پڑھائی کے دوران

☆سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران

☆الفاظ کے متضاد اور واحد کی جمع بنانے کے دوران

☆اعراب کے استعمال کے دوران

☆درخواست نگاری کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆محنت کی عظمت کو جانتے ہوئے ہر کام دل لگا کر کرنا۔

☆ناکامی سے نہ گھبرانا اور ہر مشکل کا ڈٹ کا مقابلہ کرنا۔

☆اپنی عملی زندگی میں محنت کو اپنا شعار بنانا۔

☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆الفاظ کے متضاد اور واحد کی جمع بنانا۔

☆الفاظ میں اعراب لگانا

☆درخواست لکھنا۔

نئے الفاظ کے معانی

ترقی یافتہ: ترقی پایا ہوا ۲۔وقار: عزت ۳۔تلقین: نصیحت، ہدایت ۴۔متوقع: توقع رکھنے والا، آس لگانے والا، امیدوار ۵۔فلاح: بھلائی۔نیکی

۶۔مؤلّف: جمع کرنے والا۔مختلف کتابوں کی مدد سے کتاب لکھنے والا ۶۔مستقل مزاجی: پکا ہونا۔مزاج میں استقلال کا ہونا ۷۔اسکالر: عالم، فاضل۔ادیب

۸۔شہرہ آفاق: جہاں بھر میں مشہور ۹۔تالیف کردہ: مختلف کتابوں س ءمضامین چن کر نئے پیرائے میں ترتیب کیا گیا۔جمع کیا ہوا ۱۰۔استفادہ: فائدہ حاصل کرنا

۱۱۔دل برداشتہ: غمگین ۱۲۔ماہر نفسیات: انسان کے تحت الشعور اور لاشعور کی تحقیق کا علم رکھنے والا ۱۳۔کنجی: چابی ۱۴۔مقیم: ٹھہرنے والا۔قیام کرنے والا

مشق نمبر ۱

☆ جوابات:

ا۔ دنیا میں عزت، عظمت اور سربلندی اسی شخص کو ملتی ہے جو خوب دل لگا کر محنت کرتا ہے۔ دنیا میں جتنے بھی عظیم انسان گزرے ہیں ان کی عظمت کی وجہ صرف اور صرف محنت ہے۔ اس وقت جتنی قومیں ترقی یافتہ ہیں ان کی ترقی کے پیچھے سخت اور ان تھک محنت ہے۔

۲۔ اگر انسان محنت نہ کرے تو اس کی وہ تمام صلاحیتیں جو اللہ نے اسے عطا کی ہیں، آہستہ آہستہ ختم ہو جاتی ہیں۔

۳۔ انگریزی زبان کی مشہور لغت ویبسٹر ڈکشنری ہے۔ اس کے مؤلف کا نام ڈینیل ویبسٹر ہے۔

۴۔ ڈیل کارنیگی کہتے ہیں ''زندگی میں سب سے اہم بات کامیابیوں سے فائدہ اٹھانا نہیں۔ ہر بیوقوف آدمی ایسا کرتا ہے۔ حقیقتاً اہم چیز یہ ہے کہ تم اپنے نقصانات سے فائدہ اٹھاؤ۔ اس دوسرے کام کے لیے ذہانت درکار ہے اور یہی وہ چیز ہے جو ایک سمجھدار اور بیوقوف کے درمیان فرق پیدا کرتی ہے۔''

۵۔ اگر کبھی ایسی صورتحال ہو کہ کامیابی حاصل نہ ہو سکے تو خود کو کبھی ناکام نہیں سمجھنا چاہئے۔ اس دوران جو تجربہ حاصل ہوا ہے اس سے سبق سیکھتے ہوئے نئے سرے سے جدوجہد کرنی چاہئے۔

۶۔ پہاڑوں، غاروں اور جنگلوں میں زندگی بسر کرنے والا یہ انسان اب عالیشان عمارتوں میں مقیم ہے اب یہ ہواؤں میں اُڑ رہا ہے، سمندروں کا سینہ چیر رہا ہے، زمین میں پوشیدہ خزانوں کو نکال رہا ہے اور خلاؤں سے گزر کر چاند تک جا پہنچا ہے یہ سب اس کی محنت کا پھل ہے۔

مشق نمبر ۲

☆ سبق میں جس مؤلف کا تذکرہ کیا گیا ہے اس کی کہانی اپنے الفاظ میں لکھئے: (طلبہ اپنی فہم کے مطابق سوال کا جواب لکھیں) کتاب کے تیسرے پیراگراف سے مدد لی جائے۔

مشق نمبر ۳

☆ درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

مستقل مزاجی: کامیابی حاصل کرنے کے لیے مستقل مزاجی کا ہونا بہت ضروری ہے۔

دل برداشتہ: وہ فیل ہونے پر دل برداشتہ ہوا لیکن اس کے استاد نے اسے سمجھایا۔

شہرہ آفاق: شاہد آفریدی ایک شہرہ آفاق کھلاڑی ہے۔

فلاح: حکمرانوں کو چاہئے کہ وہ ملک کی فلاح کے لیے کام کرے۔

مقیم: میں کافی عرصے سے کراچی میں مقیم ہوں۔

تلقین: بڑوں کو چاہیے کہ ہمیشہ چھوٹوں کو اچھی عادتیں اپنانے کی تلقین کریں۔

کُنجی: محنت کامیابی کی کُنجی ہے۔

مشق ۴

☆ تمہیدی گفتگو + سرگرمی: پچھلے اسباق میں متضاد الفاظ کو تفصیل سے سمجھایا جا چکا ہے لہٰذا اس کا اعادہ کیا جائے۔

محبت ۔ نفرت	طلوع ۔ غروب	آزادی ۔ غلامی	بہار ۔ خزاں	
انکار ۔ اقرار	سزا ۔ جزا	طویل ۔ عریض		

مشق ۵

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے طلبہ کو واحد اور جمع کا اعادہ کروایا جائے گا۔ مثلاً چند تصاویر دکھائی جائیں کسی میں واحد اسم ہو اور کسی میں جمع۔ جیسے ایک تصویر میں صرف ایک بچہ کھیلتا ہوا دکھائی دے دوسری تصویر میں بہت سارے بچے ہوں۔ ایک تصویر میں ایک پرندہ ہو اور دوسری تصویر میں بہت سے پرندے ہوں پھر ان تصاویر کے متعلق طلبہ سے پوچھا جائے اور موضوع کی طرف آتے ہوئے بتایا جائے کہ ایک کو واحد کہتے ہیں اور ایک سے زیادہ کو جمع کہا جاتا ہے۔ مزید مثالوں سے واضح کیا جائے۔

سرگرمی: طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے اور ان سے کہا جائے کہ پانچ واحد جمع کی جوڑیاں بنایئے: ہر گروپ اپنے لکھے ہوئے واحد جمع جماعت کے سامنے پیش کرے۔ معلم کی رہنمائی شامل رہے۔

☆ نیچے دیئے گئے واحد الفاظ کی جمع اور جمع الفاظ کی واحد بنایئے:

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
استاد	اساتذہ	حرکت	حرکات	تصویر	تصاویر
مسجد	مساجد	عالم	علماء	علم	علوم
غریب	غرباء	خط	خطوط		

مشق ۶

تمہیدی گفتگو: معلم سب سے پہلے ایک لفظ تختہ سیاہ پر لکھیں اور کسی ایک بچے سے اس لفظ کو پڑھوائیں ساتھ ہی اس سے پوچھے کہ ہمیں کس طرح معلوم ہوتا ہے کہ اس لفظ کو کس طرح پڑھیں۔ساتھ ہی موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائے کہ کسی بھی لفظ کا صحیح تلفظ ہم اعراب کے ذریعے سے جانتے ہیں۔اعراب کسی بھی لفظ کے پڑھنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

☆ درج ذیل الفاظ پر اعراب لگائیے:

وَزِیر ۔ کَمان ۔ طُلُوع ۔ عَرَب ۔ غَالِباً ۔ اَعلیٰ

مُکّا ۔ شِدَّت ۔ مَعصُوم ۔ تَقرِیباً ۔ اَدنیٰ ۔ آغاز

مشق ۷

تمہیدی گفتگو: طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے جب آپ کسی سے کچھ مانگتے ہیں یا آپ کو کسی سے کچھ چاہیے ہوتا ہے تو آپ اس سے کیسے کہتے ہیں؟ کیا انداز اختیار کرتے ہیں؟ کسی سے کچھ مانگنے کو کیا کہتے ہیں؟ معلم طلبہ کی رائے لیتے ہوئے بتائیں کہ کسی سے کچھ مانگنے کا مطلب ہوتا ہے درخواست کرنا۔اور جب ہم کسی کچھ مانگتے ہیں تو ہمارا انداز مودبانہ اور التجائیہ ہوتا ہے۔آج ہم آپ کو بتائیں گے کہ درخواست کیا ہوتی ہے، اس کو کس طرح لکھا جاتا ہے، کن لوگوں کو لکھی جاتی ہے؟ درخواست مانگنے کو کہتے ہیں اور ہمیں جب کسی سے کچھ چاہیے ہوتا ہے تو ہم اس سے درخواست کرتے ہیں۔ہم اسی سے کچھ مانگتے ہیں جو دینے کی اہلیت رکھتا ہو، یعنی درخواست ہمیشہ بڑے بڑے عہدیداران کو لکھی جاتی ہے۔اور اس کو لکھنے کا ایک خاص طریقہ ہوتا ہے۔

درخواست لکھنے کے لیے چند باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

ا۔درخواست لکھتے وقت سب سے پہلے جس کو لکھی جائے اس کا عہدہ لکھا جاتا ہے۔۲۔اس کے بعد اس جگہ کا نام لکھا جاتا ہے جہاں کا عہدیدار ہے۔۳۔القاب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔۴۔پہلے پیراگراف میں مسئلہ بیان کیا جاتا ہے۔۵۔دوسرے پیراگراف میں مدعا یعنی جس مقصد کے لیے درخواست لکھی گئی ہے۔۶۔آخر میں شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے۔۷۔تاریخ دائیں جانب لکھی جائے۔

☆ آپ ایک درخواست لکھئے جس میں اپنے علاقے کے کونسلر سے آپ کے محلے میں پانی نہ آنے کی شکایت کیجئے اور اس مسئلے کو جلد حل کرنے کے گذارش کیجئے:

بخدمت جناب کونسلر صاحب،

یونین کونسل، گلستان جوہر، کراچی

جنابِ عالی!

مودبانہ گذارش ہے کہ ہم گلستان جوہر بلاک ۱۲ کے رہائشی ہیں اور ہمارے علاقے میں گذشتہ دو ہفتے سے پانی کی فراہمی بند ہے۔آپ جانتے ہیں کہ پانی ایک بنیادی ضرورت ہے اور اس کی عدم دستیابی ہمارے لیے سخت اذیت کا باعث ہے۔ہمیں روزانہ دور دراز سے پانی لانا پڑتا ہے اور پریشانی اٹھانی پڑتی ہے جس کی وجہ سے ہماری روزمرہ زندگی بھی متاثر ہو رہی ہے۔کام سے تھکے ہوئے آتے ہیں تو ایک مسئلہ کھڑا ہوتا ہے۔ہم اپنے ضروری کام چھوڑ کر پانی لانے میں لگے ہوئے ہوتے ہیں اور ہمارا کافی وقت صرف ہو جاتا ہے۔ہم پابندی سے بل ادا کرتے ہیں۔

برائے مہربانی آپ اس مسئلے پر سنجیدگی سے غور کیجئے اور اس کو حل کرنے کے لیے ضروری اقدام اٹھائیں تاکہ ہمیں اس پریشانی سے نجات ملے۔ہم آپ کے بے حد مشکور ہوں گے اگر آپ اس مسئلے کو جلد از جلد حل کرنے کی کوشش کریں گے اور ہمارے علاقے میں پانی کی فراہمی کو یقینی بنائیں گے۔

درخواست گذار

اہل محلّہ، گلستان جوہر، بلاک ۱۲

۱۰ مارچ ۲۰۱۸

سبق نمبر۵: برکھا رُت

مقاصد: سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ موسم برسات کی دلکشی اور رعنائی سے واقف ہوں اور اس سے لطف اندوز ہوں۔

☆ قدرتی مناظر میں دلچسپی لیتے ہوئے اسے اپنے الفاظ میں بیان کریں اور مناسب الفاظ کا استعمال کریں۔

☆ آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ نظم خوانی کریں۔

☆ نظم کو نثر میں تبدیل کرتے ہوئے الفاظ کا مناسب اور صحیح طریقے سے استعمال کریں اور تحریری صلاحیت کو بہتر بنائیں۔

☆ نظم کے متعلق سوالات کے جوابات لکھیں اور اشعار کی تشریح کرتے ہوئے شاعر کا بنیادی مقصد سمجھیں۔

☆ ہم آواز الفاظ بنا کر اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں اور اپنی تحریر کو بہتر بنائیں۔

☆مصرعوں کو سادہ نثر میں تبدیل کرتے ہوئے جملوں میں فعل فاعل اور مفعول کی ترتیب درست لکھیں اور لسانی مہارتوں میں اضافہ کریں۔

☆اسم معرفہ اور اسم نکرہ کے بارے میں جانتے ہوئے باآسانی شناخت کر سکیں اور اسے اپنی تحریر کا حصہ بنائیں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

معلم سب سے پہلے طلبہ سے ایک کل جماعتی گفتگو میں چند سوالات کریں مثلاً سال میں کتنے موسم ہوتے ہیں؟ کون سے موسم میں ہم کیا کرتے ہیں مثلاً کیا کھاتے ہیں؟ کیا پہنتے ہیں؟ کیسا موسم ہوتا ہے؟ کس طرح ہم موسم کا مزا لیتے ہیں؟ آپ کا پسندیدہ موسم کون سا ہے؟ وغیرہ۔ اس کے بعد طلبہ کی رائے لیتے ہوئے معلم تختہ تحریر پر ہر موسم کے بارے چند ضروری معلومات لکھیں اور موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں کہ ایک موسم موسم برسات بھی ہوتا ہے یعنی بارش کا موسم جس میں ہم خوب مزے کرتے ہیں اور آج ہم موسمِ برسات کے متعلق ایک نظم پڑھیں گے۔ جس میں یہ بتایا ہے کہ بارش کے موسم میں کیا ہوتا ہے۔ نام بچے خود بتائیں گے۔

پڑھائی:

استاد خود درست تلفظ کے ساتھ حرف بہ حرف نظم خوانی کریں۔ اس کے بعد نئے الفاظ اور ان کے معانی تختہ تحریر پر لکھے جائیں۔

☆تمام طلبہ کو جوڑی کی صورت میں بٹھایا جائے اور ہر جوڑی کو ایک ایک شعر دیا جائے۔ ہر جوڑی اس شعر کا مطلب سمجھنے کی کوشش کرے اور آپس میں تبادلہ خیال کرے۔ آخر میں ایک کل جماعتی گفتگو میں ہر جوڑی اپنے اپنے شعر کا مطلب بتائے۔ اگر ضرورت محسوس ہو تو معلم اپنی رائے دیں۔ اس طرح پوری نظم طلبہ خود سمجھنے کی کوشش کریں۔

سرگرمی: کتاب میں موجود سرگرمی کروائی جائے۔ جماعت کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے یعنی دو ٹیمیں بنائی جائیں۔ ایک ٹیم بارش کے فوائد اور دوسری ٹیم بارش کے نقصانات پر زبانی اپنے خیالات کا اظہار کرے۔ آخر میں معلم طلبہ کے نکات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی رائے شامل کرتے ہوئے گفتگو کا اختتام کریں۔

نظم کا مرکزی خیال:

اس نظم میں شاعر نے موسم برسات کی رنگینیوں اور رعنائیوں سے متعارف کروایا ہے کہ برسات کے موسم میں ہر چیز کھلی کھلی نکھری ہوئی اور خوبصورت نظر آتی ہے۔ موسم خوشگوار ہو جاتا ہے اور لوگ اس موسم سے خوب لطف اندوز ہوتے ہیں۔

خلاصہ:

یہ نظم ایک عظیم شاعر الطاف حسین حالی نے لکھی ہے۔ اس نظم میں شاعر نے برسات کے منظر کی بھرپور عکاسی کی ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ جیسے ہی بارش کا سماں ہوتا ہے سورج بادلوں کی اوٹ میں چھپ جاتا ہے، ہر طرف گھنگھور گھٹا چھا جاتی ہے اور آسمان بادلوں سے بھر جاتا ہے، ہواؤں کا شور سنائی دیتا ہے اور بادلوں کی گرج سے دل دہل جاتا ہے۔ بجلی بھی تھوڑے تھوڑے وقفے سے چمکتی ہے۔ ہر طرف جل تھل ہو جاتا ہے، ہر چیز دھل کر نکھر آتی ہے۔ پھول، پودے، کھیت، کھلیان سب ہرے بھرے اور خوشنما نظر آتے ہیں۔ ہر کوئی خوش نظر آتا ہے اور بارش سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ پپیہے کی پی ہو پی ہو اور مینڈک کی ٹرٹر بھی سنائی دیتی ہے۔ مور بھی خوشی سے جھومنے لگتے ہیں۔ غرض ایسے خوبصورت موسم کا ہر کوئی مزہ لیتا ہے اور ہر کوئی اللہ کا شکر ادا کرتا ہے کیونکہ بارش کا ہونا بہت ضروری ہے۔ بارش نہ ہو تو اس کی دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ بارش زمینوں کو سیراب کرتی ہے۔ پانی کی قلت کو کم کرتی ہے۔ بارش کا موسم سب کا پسندیدہ ہوتا ہے۔

لکھائی:

کتاب میں موجود مشقیں کاپی میں کروائی جائیں۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے:

گھر کا کام:

آپ بارش کے موسم کا مزہ کس طرح لیتے ہیں یا جب بارش ہوتی ہے تو آپ کیا کرتے ہیں؟ یا

☆آپ کا پسندیدہ موسم کون سا ہے؟ اور کیوں؟

اعادہ: سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے:

۱۔ باغ کی خوبصورتی میں کیوں اضافہ ہو جاتا ہے؟

۲۔ اس نظم میں کس موسم کی منظر کشی کی گئی ہے؟

۳۔ موسم برسات میں چاروں طرف کیا پھیل جاتا ہے؟

۴۔ بارش کے موسم میں ہوا کیسی ہوتی ہے؟

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو ان نکات کے تحت جانچا جائے گا:

☆برسات کے حوالے سے طلبہ کی سوچ کو متحرک کرنے کے دوران

☆آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ نظم خوانی اور اشعار کی صحیح ادائیگی کے دوران

☆نظم کو سمجھنے اور اشعار کی تشریح کے دوران

☆مصرعوں کو نثر میں تبدیل کرنے اور اس سے متعلق سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔

☆بارش کے فوائد اور نقصانات لکھنے کے دوران (گروپ میں کام کے دوران)

☆اسم معرفہ اور اسم نکرہ کی شناخت کرتے ہوئے تحریر میں اس کے استعمال کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆موسم برسات کی دلکشی اور رعنائی سے واقف ہوتے ہوئے اس سے لطف اندوز ہونا۔

☆قدرتی مناظر میں دلچسپی لیتے ہوئے اسے مناسب الفاظ میں بیان کرنا۔

☆آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ نظم خوانی کرنا۔

☆نظم کو نثر میں تبدیل کرتے ہوئے الفاظ کا مناسب اور صحیح طریقے سے استعمال کرنا۔

☆نظم کے متعلق سوالات کے جوابات لکھنا اور اشعار کی تشریح کرتے ہوئے شاعر کا بنیادی مقصد سمجھنا۔

☆ہم آواز الفاظ بنا کر اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا۔

☆مصرعوں کو سادہ نثر میں تبدیل کرتے ہوئے جملوں کو اس کی صحیح ترتیب سے لکھنا۔

☆اسم معرفہ اور اسم نکرہ کے بارے میں جاننا اور ان الفاظ کی شناخت کرنا۔

مشق نمبر ۱

☆جوابات:

۱۔سورج بادلوں میں چھپ جاتا ہے، گھنگھور گھٹائیں چھا جاتی ہیں۔بجلی کی چمک دکھائی دیتی ہے اور بادلوں کی گرج سنائی دیتی ہے۔

۲۔توپوں کی باڑھ چلنے سے شاعر کی مراد بادلوں کی گرج ہے۔

۳۔بارش میں سورج کالے بادلوں میں چھپ جاتا ہے۔

۴۔برسات کے موسم میں مینڈک کی ٹرٹر سنائی دیتی ہے۔

۵۔برسات کے موسم کے سب ہی شکر گزار ہوتے ہیں انسان ہوں یا جانور یا پرندے یا پھول پودے ہر کوئی اس موسم کا بھرپور فائدہ اٹھاتا ہے اور خوب خوشیاں مناتا ہے۔ پھول پودے اور زیادہ سرسبز اور ہرے بھرے نظر آتے ہیں۔ زمین سیراب ہو جاتی ہے اور فضا میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔ ہر چیز دھلی ہوئی صاف شفاف نظر آتی ہے۔سب ہی برسات سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

۶۔کھیت کھلیان خوب سیراب ہو جاتے ہیں اور بارش کے پانی سے دھل کر خوب ہرے بھرے اور نکھرے نکھرے ہو جاتے ہیں۔

مشق نمبر ۲

☆خالی جگہوں میں مناسب الفاظ استعمال کر کے مصرعے مکمل کیجئے: (کتاب سے مدد لیجئے)

مشق نمبر ۳

☆درج ذیل الفاظ کے ہم آواز الفاظ لکھئے:

برپا۔ڈنکا　　کالے۔رسالے　　ڈھلتی۔چلتی　　صحت۔خلعت　　جنگل۔جل تھل　　قدرت۔کلفت

مشق نمبر ۴

☆جملوں میں استعمال کیجئے:

ہم راہ:　　میں روزانہ اپنے دوست کے ہمراہ کھیلنے جاتا ہوں۔

نگاہ:　　میری نگاہ میں دور دور تک میرے بھائی جیسا بہادر شخص نہیں۔

بستر:　　کل تھکن کے باعث بستر پر لیٹتے ہی آنکھ لگ گئی۔

برسات:　　برسات کے موسم میں پکوڑے کھانے کا مزہ ہی اور ہے۔

شکر گزار:　　ہمیں اللہ کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ اس نے ہمیں اتنی نعمتوں سے نوازا ہے۔

راحت:　　دوسروں کی مدد کر کے مجھے راحت ملتی ہے۔

مشق نمبر ۵

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے طلبہ کو جملہ سازی سکھائی جائے۔ اردو میں جملے کس طرح لکھے جاتے ہیں۔ ایک غلط جملہ تختہ سیاہ پر لکھا جائے اور بچوں سے پوچھا جائے کہ کیا یہ صحیح ہے مثلاً آم میں ہوں کھاتا۔ بچوں سے اس کو درست کروایا جائے اور پھر صحیح کر کے لکھا جائے ''میں آم کھاتا ہوں'' پھر آخر میں بچوں کو سمجھایا جائے کہ اردو جملے میں جس کے بارے میں بات ہوتی ہے وہ فاعل ہوتا ہے اور وہ شروع میں لکھا جاتا ہے۔ یعنی جملے میں ''میں'' فاعل ہے۔ جس پر کام کیا جارہا ہوتا ہے وہ مفعول ہوتا ہے اور وہ جملے کے درمیان میں ہوتا ہے جیسے ''آم'' اور فعل سب سے آخر میں آتا ہے جیسے اس جملے میں ''کھاتا ہوں'' فعل ہے۔

☆ نیچے دیئے ہوئے مصرعوں کو سادہ نثر میں تبدیل کیجئے:

جوابات:

۱۔ ابر کی فوج آگے آگے ہے۔

۲۔ سنسار کو سر پہ اٹھاتے ہیں۔

۳۔ زمین کی چھاتی دہلتی ہے۔

۴۔ سب تیری راہ دیکھ رہے تھے۔

۵۔ باغوں نے غسلِ صحت کیا ہے۔

۶۔ کلفت کے بعد راحت ملتی ہے۔

مشق نمبر ۶

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلم دو جملے تختہ تحریر پر لکھیں:

۱۔ پاکستان ایک خوبصورت ملک ہے۔ ۲۔ احمد ایک اچھا لڑکا ہے۔

معلم طلبہ کو سمجھائیں کہ اگر میں صرف ملک لکھوں تو آپ کو کیسے معلوم ہوگا کہ کون سا ملک ہے لیکن جب پاکستان لکھا ہو تو اس سے معلوم ہوا کہ پاکستان کے بارے میں بات ہو رہی ہے۔ بس جب کسی خاص نام کی طرف اشارہ ہوتا ہے تو وہ اسم خاص یعنی اسم معرفہ کہلاتا ہے اور جب کوئی ایسا نام ہو جو ہر کسی کے لیے استعمال کیا جائے اور کسی مخصوص چیز کی طرف اشارہ نہ کرے تو وہ اسم عام یعنی اسم نکرہ کہلاتا ہے۔

__سرگرمی__

☆ طلبہ کو ایک چھوٹا سا پیرگراف لکھنے کو دیا جا سکتا ہے جس میں اسم معرفہ اور اسم نکرہ موجود ہوں۔ یا

☆ معلم ایک ورک شیٹ دیں جس میں ایک پیراگراف لکھا ہو اور اس میں سے اسم معرفہ اور اسم نکرہ الگ کرنے ہوں۔ (کتاب میں سے کسی سبق کا پیراگراف لیا جا سکتا ہے)

☆ نیچے دیئے گئے الفاظ میں سے اسم نکرہ اور اسم معرفہ الگ الگ لکھیے۔

اسم معرفہ	اسم نکرہ
راوی	کھلاڑی
ٹیپو سلطان	دریا
عراق	بادشاہ
وسیم اکرم	

سبق نمبر ۶: صادق اور صدیقؓ

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ مسلمانوں کے چار خلفائے راشدین خصوصاً حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مقام اور رتبے سے آگاہی حاصل کریں۔

☆ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شخصیت اور دین کے لیے ان کی خدمات کے حوالے سے معلومات حاصل کریں۔

☆ شخصیت نگاری کے فن سے آشنا ہوں اور دین میں اعلیٰ مقام رکھنے والی شخصیت کی کردار نگاری کریں اور مناسب الفاظ کا استعمال کریں۔

☆ معتبر شخصیات کے حوالے سے استعمال ہونے والے الفاظ کے صحیح ہجے کرتے ہوئے معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شخصیت پر مبنی سوالات کے جوابات تحریر کریں اور اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆ حروف عطفی کے بارے میں جانتے ہوئے سبق میں سے حروف عطفی تلاش کریں اور لسانی مہارتوں کو بہتر بنائیں۔

☆لاحقہ لگا کر مرکب الفاظ بنائیں اور اپنی تحریر میں ان کا استعمال کریں اور ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

طلبہ پچھلی جماعتوں میں بھی خلفائے راشدین کے بارے میں پڑھ چکے ہیں لہٰذا ان کی سابقہ معلومات کی جانچ کی جائے مثلاً مسلمانوں کے چار خلیفہ کون سے ہیں؟ ترتیب وار پوچھے جائیں۔طلبہ سے پوچھا جائے کہ خلیفہ کون ہوتا ہے؟ طلبہ کی رائے کو سامنے رکھتے ہوئے بتایا جائے گا کہ پرانے زمانے میں حکمران کی جگہ خلیفہ ہوتے تھے۔خلیفہ وہ حاکم ہوتا ہے جو اپنی عوام کی دیکھ ریکھ رکھے،اس کا خیال رکھے۔اپنی ذمہ داریاں بخوبی نبھائے اور غلط راستے پر کسی کو نہ چلنے دے۔اس کی مثال ایسی ہے جیسے استاد کی غیر حاضری میں مانیٹر جماعت کا خیال رکھتا ہے بالکل اسی طرح ہمارے پیارے نبیؐ کے وصال کے بعد جن صحابہ کرام نے مسلمانوں کی باگ ڈور سنبھالی اور آپؐ کے بتائے ہوئے تمام طریقوں اور اصولوں کے مطابق عمل کیا اور لوگوں کو بھی ان اصولوں کا پابند رکھا انہیں خلفائے راشدین کہا جاتا ہے۔مسلمانوں کے چار خلفائے راشدین ہیں اور آپؐ کے وصال کے بعد ان خلفائے راشدین نے آپؐ کے بتائے ہوئے طریقوں اور اصولوں پر معاشرے کی بنیاد رکھی۔انہوں نے نہ صرف معاشرے میں مساوات قائم کی بلکہ اپنی رعایا کی بھی خدمت کی۔طلبہ سے ان خلفائے راشدین کے نام پوچھے جائیں اگر طلبہ نہ بتا سکیں تو ان کی رہنمائی کی جائے گی۔آج ہم مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے حالات زندگی اور ان کی شخصیت کے بارے میں جانیں گے۔

سرگرمی:

چار مختلف چارٹ پیپرز پر خلفائے راشدین کے بارے میں مختصراً ایک ایک پیراگراف لکھا جائے گا اور جماعت کے چاروں کونوں پر چسپاں کیا جائے گا۔

☆طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے گا اور ہر گروپ سے کہا جائے گا کہ وہ باری باری تمام چارٹ پیپرز پر لکھی گئی معلومات پڑھیں اور اہم نکات ذہن نشین کریں۔

☆ہر گروپ کو بتایا جائے گا کہ انہیں ۳ منٹ دیئے جائیں گے۔معلّمہ تالی بجا کر گروپ کو مطلع کریں گی۔

☆جب تمام گروپ مطالعہ کر چکیں گے تو آخر میں انفرادی طور پر ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ کی رائے لی جائے گی اور چند سوالات کیے جائیں گے۔مثلاً ا۔سب سے پہلے خلیفہ کون تھے؟ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا لقب کیا ہے؟ حضرت عمر فاروقؓ کون سے خلیفہ ہیں؟ حضرت عثمان غنیؓ کو غنی کیوں کہا جاتا ہے؟ حضرت علیؓ مسلمانوں کے کون سے خلیفہ تھے؟ طلبہ ان سوالات کے جوابات دیں گے اور اس کے بعد سبق کی پڑھائی کروائی جائے

یا

☆کتاب میں موجود سرگرمی کروائی جاسکتی ہے۔

پڑھائی:

طلبہ سے سبق کی بلند خوانی کروائی جائے۔ہر بچے کو موقع دیا جائے۔معلم کی رہنمائی شامل رہے۔ساتھ ہی سبق کے اہم نکات بھی سمجھائے جائے۔سبق کے اختتام پر طلبہ کی رائے لی جائے اور حضرت ابوبکر کی شخصیت کا ایک خاکہ طلبہ سے پوچھ کر تختۂ تحریر پر مرتب کیا جائے ۔اس خاکے کی مدد سے حضرت ابوبکر کی شخصیت واضح ہو جائے گی اور سبق کا اعادہ بھی ہو جائے گا۔

لکھائی:

☆درسی کتاب میں موجود مشقیں کاپی میں کروائی جائے۔

گھر کا کام:

☆ خلفائے راشدین میں سے کسی بھی ایک خلیفہ کی شخصیت اور ان کے دورِ خلافت کے بارے میں بتائیے:

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

ا۔حضرت ابوبکر صدیقؓ کی کون سی چار نسلیں صحابی ہیں؟

۲۔حضرت ابوبکر صدیقؓ کا نام کیا تھا؟

۳۔صادق اور صدیق کا مطلب بتائیے؟

۴۔رسول اکرمؐ کے ساتھ سب سے زیادہ رہنے کا شرف کسے حاصل ہے؟

☆ اس کے علاوہ کتاب میں موجود سوالات کے جوابات چند ایک طلبہ سے سنے جاسکتے ہیں۔

تدریسی معاونات/وسائل:

کمپیوٹر۔انٹرنیٹ۔خلفائے راشدین کے متعلق معلومات

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆حضرت ابوبکر صدیقؓ کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران

☆ چاروں خلفائے راشدین کے بارے میں معلومات حاصل کرنے اور آپس میں تبادلہ خیال کرنے کے دوران۔

☆ دین میں اعلیٰ مقام حاصل کرنے والی شخصیات کے لیے استعمال ہونے والے الفاظ کی ہجے کرتے ہوئے سبق کی پڑھائی کے دوران

☆ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے حوالے سے سوالات کے جوابات تحریر کرنے کے دوران

☆ سبق میں سے حروف عطفی تلاش کرنے کے دوران

☆ لاحقہ لگا کر الفاظ بنانے اور تحریر میں اس کا استعمال کرنے دوران

ہم نے سیکھا:

☆ مسلمانوں کے چار خلفائے راشدین خصوصاً حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مقام اور رتبے سے آگاہی حاصل کرنا۔

☆ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شخصیت اور دین کے لیے ان کی خدمات کے حوالے سے معلومات حاصل کرنا۔

☆ شخصیت نگاری کے فن سے آشنا ہوتے ہوئے دین میں اعلیٰ مقام رکھنے والی شخصیت کی کردار نگاری کرنا۔

☆ معتبر شخصیات کے حوالے سے استعمال ہونے والے الفاظ کے صحیح ہجے کرنا اور معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شخصیت پر مبنی سوالات کے جوابات تحریر کرنا۔

☆ حروف عطفی کے بارے میں جاننا اور سبق میں سے حروف عطفی تلاش کرنا۔

☆ لاحقہ لگا کر مرکب الفاظ بنانا اور اپنی تحریر میں ان کا استعمال کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

سوالات کے جوابات:

جواب نمبر ۱۔ نبی اکرم ﷺ کے ساتھی اور بچپن کے دوست حضرت ابوبکر کو حضرت ابوبکر صدیقؓ کہا جاتا ہے کیونکہ آپؓ نے سب سے پہلے ہمارے نبی ﷺ کی سچائی کی گواہی دی۔

جواب نمبر ۲۔ حضرت ابوبکر سدیقؓ نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ اسلام کی تبلیغ کے لیے وقف کر رکھا تھا۔ ایک جانب آپؓ قریش کے بڑے بڑے سرداروں کو اسلام کی طرف بلاتے۔ دوسری جانب آپؓ ان غریب اور بے کس غلاموں کی آزادی کے لیے اپنا مال خرچ کرتے جو اسلام لانے کی وجہ سے کفار کے ظلم و ستم کا نشانہ بنے ہوئے تھے۔ حضرت بلال حبشیؓ بھی ایسے ہی غلاموں میں شامل ہیں جن کو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خرید کر آزاد کیا تھا۔

جواب نمبر ۳۔ سب سے پہلی مسجد آپؓ نے اپنے گھر کے صحن میں قائم کی جہاں آپؓ نماز پڑھتے اور قرآن پاک کی تلاوت کرتے۔

جواب نمبر ۴۔ مدینے میں مسجد نبوی کی تعمیر کے لیے زمین کا جو ٹکڑا نبی کریم ﷺ نے پسند فرمایا وہ دو یتیم بچوں سہلؓ اور سہیلؓ کی ملکیت تھا۔ دونوں بچوں نے یہ زمین مفت دینا چاہی۔ لیکن حضور اکرم ﷺ نے اسے قبول نہیں کیا۔ زمین کے اس ٹکڑے کی قیمت ادا کرنے کی سعادت بھی حضرت ابوبکرؓ کو حاصل ہوئی۔

جواب نمبر ۵۔ غزوہ تبوک کے موقع پر آپؓ نے اپنے گھر کا سارا سامان نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

جواب نمبر ۶۔ سفر ہجرت میں غارِ ثور میں تین دن حضور اکرم ﷺ کی رفاقت میں رہنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ جس کا ذکر قرآن کریم میں بھی آیا ہے۔ اسی لیے آپ کو یارِ غار بھی کہا جاتا ہے۔

جواب نمبر ۷۔ خلافت کی ذمہ داریاں سنبھالتے ہی آپؓ کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ بعض قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ بعض قبیلے دین اسلام ہی سے پھر گئے۔ اس کے ساتھ ہی نبوت کے دعویدار بھی پیدا ہو گئے۔ لیکن آپؓ نے ان تمام مشکلات کا سامنا استقامت کے ساتھ کیا۔

جواب نمبر ۸۔ آپؓ کا سب سے اہم کارنامہ قرآن پاک کو ایک جگہ جمع کرنا ہے۔ اگرچہ قرآن پاک پورے کا پورا حضور اکرمؐ کے عہد میں نازل ہو چکا تھا اور لکھا بھی جا چکا تھا۔ لیکن مختلف صحابہؓ کے پاس مختلف اجزا تھے۔ پورا قرآن ایک جگہ جمع نہیں تھا۔ آپؓ نے اپنے دورِ حکومت میں قرآن کو کتابی صورت میں یک جا کر کے اس کی حفاظت یقینی بنائی۔

جواب نمبر ۹۔ ۲۲ جمادی الثانی، ۱۳ ہجری کو حضرت ابوبکر صدیقؓ کا وصال ہوا۔ آپ ب کو مدینہ شریف میں نبی کریم ﷺ کے روضے میں ان کے پہلو میں دفنایا گیا۔

مشق نمبر ۲

☆ حضور اکرمؐ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو جنتی کیوں کہا؟ تفصیل کے ساتھ ایک پیراگراف میں لکھیے۔

جواب: سبق کا آخری سے پہلے والا پیراگراف ملاحظہ کیجئے:

مشق نمبر ۳

☆ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجئے:

تحمل: مزاج کے خلاف بات کو تحمل سے سننا بہادری کی علامت ہے۔

شرف: مجھے اس سال حج ادا کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

ہجرت: کفار کے ظلم وستم سے تنگ آ کر آپؐ نے مکہ سے مدینہ ہجرت کی۔

استقامت: اگر استقامت سے کام لیا جائے تو ہر ناممکن کام ممکن ہو جاتا ہے۔

مسکین: اسلام ہمیں یتیم اور مسکین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کا درس دیتا ہے۔

عبادت: رمضان کے مہینے میں لوگ دن کا زیادہ حصہ عبادت میں گزارتے ہیں۔

یک جا: خشک میووں اور شکر کو یک جا کر کے ایک مزیدار مٹھائی بنائی گئی ہے۔

مشق نمبر ۴

☆سبق میں سے درست جواب تلاش کر کے خالی جگہ پُر کیجیے:

(الف) حضرت جبرائیلؑ　(ب) بڑوں　(ج) حضرت بلالؓ　(د) چالیس ہزار

(ہ) غارِ ثور　(د) چار　(ز) ۶۳

مشق نمبر ۵

طلبہ کو ایک عبارت دی جائے جس میں مرکب الفاظ کا استعمال کیا جائے اور طلبہ کو گروپ میں اس عبارت کو پڑھنے کو دیا جائے۔ چار چار کے گروپ بنائے جائیں اور ہر گروپ کو یہی عبارت دی جائے۔ عبارت پڑھنے کے بعد ہر گروپ سے پوچھا جائے کہ اس عبارت کی خاص بات کیا ہے؟ معلم طلبہ سے پوچھتے ہوئے انہیں موضوع کی طرف لائے اور انہیں بتائیں کہ اس عبارت میں مرکب الفاظ کا استعمال ہوا ہے معلم تمام مرکب الفاظ کو تختہ تحریر پر لکھے اور طلبہ کو بتائے کہ ان مرکب الفاظ میں جو درمیان میں ''و'' ''اور'' ہیں وہ مرکب عطفی کہلاتے ہیں

عبارت: احمد ایک ذہین وفطین بچہ ہے۔ اس کا شمار جماعت کے ہونہار طلباء میں ہوتا ہے۔ وہ صبح وشام پڑھائی میں مصروف رہتا ہے۔ اس کے ابو ایک اعلیٰ وارفع عہدے پر فائز ہیں لیکن پھر بھی انہیں مال و دولت سے لگاؤ نہیں ہے اور وہ کبھی بھی اس بات پر غرور اور تکبر نہیں کرتے۔ وہ دل وجان سے احمد کو چاہتے ہیں اور انہیں احمد کی بہت فکر رہتی ہے کہ وہ خوب پڑھے اور لکھے اور ایک اچھا انسان بنے۔ وہ احمد کو اچھے اور برے کی تمیز بھی سکھاتے ہیں اور اسے زندگی کے ہر میدان میں کامیابی وکامرانی سے ہمکنار ہونے کی ترغیب بھی دیتے ہیں۔ احمد ایک خوش وخرم زندگی گزار رہا ہے۔ وہ بھی اپنی امی اور ابو کا بہت خیال رکھتا ہے۔ وہ انہیں کبھی پریشان نہیں کرتا۔ وہ علم ودانش کی ایک اعلیٰ مثال بننا چاہتا ہے اور اپنے والدین کے لیے فخر وغرور کا باعث بھی بننا چاہتا ہے اسی لیے وہ محنت اور لگن سے پڑھتا ہے۔

☆معلم اس عبارت کو لکھ کر فوٹو اسٹیٹ کروائیں اور گروپ میں تقسیم کریں۔

☆اس سبق میں جتنے بھی مرکب عطفی آئے ہیں انہیں تلاش کر کے لکھیے:

۱۔ساتھی اور بچپن کے دوست　۲۔کم وبیش　۳۔صبر وتحمل　۴۔غریب اور بے کس

۵۔ظلم وستم　۶۔سہل اور سہیل　۷۔اللہ اور اس کے رسولؐ　۸۔غریبوں اور ضرورت مندوں

سرگرمی:

☆کوئی تین مرکب عطفی ''و'' اور تین مرکب عطفی ''اور'' والے الفاظ لکھیے اور ان کی مدد سے ایک چھوٹی سی عبارت تخلیق کیجیے:

مشق نمبر ۶

تمہیدی گفتگو: معلم سب سے پہلے چند الفاظ کے فلیش کارڈ بنا کر بچوں میں تقسیم کریں جیسے گل دان۔ ایمان دار۔ پائے دان۔ پیشہ ور۔ روزے دار۔ کوڑا دان۔ محنت کش وغیرہ۔ پھر ان الفاظ کو تختہ سیاہ پر لکھا جائے اور طلبہ کو بتایا جائے کہ یہ تمام الفاظ مرکب الفاظ کہلاتے ہیں یعنی دو الفاظ کا مجموعہ۔ جس میں ایک لفظ اپنے معنی دیتا ہے اور دوسرا لفظ کوئی معنی نہیں دیتا۔ یہاں پر جو لفظ بعد میں لکھا ہے اس کا مطلب نہیں لیکن جب وہ کسی کے ساتھ ملے گا تو اپنے معنی دے گا۔ وہ الفاظ جو بعد میں لکھا ہوا ہے اور بے معنی ہو وہ لاحقہ کہلاتے ہیں۔

طلبہ سے مزید مثالیں پوچھی جائیں ۔اس کے بعد مشق کروائی جائے۔

☆''دار'' کے لاحقے کے ساتھ مزید پانچ مرکب الفاظ بنائیے:

ایمان دار　دیانت دار　تمیز دار　جان دار　زمین دار

☆درج بالا مرکب الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

سبق نمبر ۷:　پانڈا

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پرطلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

☆ جنگلی جانور پانڈا کی عادات اورخصوصیات کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔

☆ جنگلی حیات کے تحفظ کا شعور پیدا کریں اوران کی اہمیت کو سمجھیں۔

☆ کسی بھی جنگلی جانور کی خصوصیات بیان کرنے کی صلاحیت پیدا کریں اوراس سے متعلقہ الفاظ کا استعمال کریں۔

☆ نئے الفاظ کی ہجے کرتے ہوئے اس کے معنی تلاش کریں اوراپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆ لہجے کے اتار چڑھاؤ، علامات اوقاف کے استعمال اورالفاظ کے درست تلفظ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ جنگلی جانور کی خصوصیات کے حوالے سے دیئے گئے سوالات کے جوابات لکھ کراپنی تحریری صلاحیتوں کو بہتر بنائیں۔

☆ گروہی الفاظ لکھ کر ذخیرہ الفاظ کو بڑھائیں۔

☆ بے جان مذکر اور مونث سے واقف ہوں اورشناخت کرتے ہوئے اس کی مناسبت سے جملے بنائیں۔

☆ الفاظ کی جمع اردو اورعربی قاعدے سے بنائیں اورذخیرہ الفاظ بڑھا کر تحریر میں اس کا مناسب استعمال کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ سے سوال کریں کہ وہ کون سا جانور ہے جو ریچھ کی شکل کا ہوتا ہے۔طلبہ اگر نام لیں تو ان سے پوچھا جائے کہ یہ کیسا جانور ہے اس کی کیا خصوصیات ہوتی ہیں۔طلبہ سے رائے لیتے ہوئے انہیں بتایا جائے کہ کچھ علاقے ایسے ہوتے ہیں۔ جہاں بہت ٹھنڈ ہوتی ہے اور برف رہتی ہے۔ایسے برفانی علاقوں میں انسان کا زندگی گزارنا بہت مشکل ہے۔کچھ مخصوص جانور اور پرندے ایسے ہیں جو صرف سرد علاقوں میں پائے جاتے ہیں طلبہ سے ان جانوروں اور پرندوں کے متعلق پوچھا جائے اوران کی سابقہ معلومات جانچی جائیں اورانہیں بتایا جائے کہ برفانی علاقوں میں چند ایک ایسے جانور پائے جاتے ہیں جو سخت سردی برداشت کرلیں۔ان میں پینگوئن، برفانی ریچھ، وہیل مچھلی وغیرہ شامل ہیں۔آج ہم برفانی علاقے میں رہنے والے ایک جانور کے بارے میں پڑھیں گے جس کا نام ہے''پانڈا''۔اس کے رہنے سہنے کا انداز اوراس کی خصوصیات سے آگاہ ہوں گے۔

☆ یوٹیوب میں پانڈا کے حوالے سے کوئی ویڈیو مل جائے تو دکھائی جائے۔برفانی علاقوں میں رہنے والے جانور کس طرح اپنی گزارتے ہیں۔طلبہ کو اگر ایک مختصر ویڈیو یا ڈاکومنٹری یا دستاویزی فلم دکھائی جائے تو مزید واضح ہوجائے گا۔(یوٹیوب میں موجود ہے)

پڑھائی:

سبق کی جوڑی میں پڑھائی کروائی جائے گی۔ایک صفحہ ایک بچہ پڑھے گا اور دوسرا سنے گا۔دوسرا صفحہ دوسرا بچہ پڑھے گا اور پہلا سنے گا۔جب طلبہ ان دونوں صفحات کو پڑھ لیں تو آپس میں سبق کے متعلق تبادلہ خیال کریں گے۔

☆ اس کام کے لیے طلبہ کو ۲۵ سے ۳۰ منٹ درکار ہوں گے۔

سرگرمی:

☆ طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے اور ہر گروپ کو ایک ایک چارٹ پیپر یا کمپیوٹر پیپر دیا جائے۔ہر گروپ پانڈا کی خصوصیات پر مبنی ایک پیشکش تیار کرے گا۔پیشکش میں پانڈا کی تصویر بھی بنائی جائے اوراس کی خصوصیات لکھی جائیں۔سب سے اچھی پیشکش کو سوفٹ بورڈ پر لگایا جائے گا۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆: اپنے پسندیدہ جنگلی جانور کے بارے میں (انٹرنیٹ کی مدد سے) معلومات بھی حاصل کیجئے اوراس کی خصوصیات پر مبنی ایک مضمون تیار کیجئے: تصویر بھی بنایئے یا چپکایئے:

نظرثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔ دنیا میں پانڈوں کی تعداد کتنی رہ گئی ہے؟

۲۔ پانڈا زیادہ تر کس ملک میں پایا جاتا ہے؟

۳۔ پانڈا سردیاں کیسے گزارتا ہے؟

۴۔ پانڈا کی خصوصیات بتایئے؟

تدریسی معاونات/ وسائل:

پانڈا کے حوالے سے ایک دستاویزی فلم۔ یوٹیوب۔کمپیوٹر یا ملٹی میڈیا

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ پانڈا کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران

☆ پانڈا کی خصوصیات سے آگاہی حاصل کرنے کے دوران۔

☆ درست تلفظ اور صاف لب ولہجہ سے سبق کی پڑھائی کے دوران

☆ سبق پانڈا کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران

☆ بے جان مذکر اور مونث کی شناخت کرتے ہوئے تحریر میں اس کے استعمال کے دوران

☆ واحد کی جمع اردو اور عربی قاعدے سے بنانے کے دوران اور جملوں میں ان کے مناسب استعمال کے دوران

☆ متشابہ الفاظ اور ان کے معنی لکھتے ہوئے جملے بنانے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆ جنگلی جانور پانڈا کی عادات اور خصوصیات کیحوالے سے آگاہی حاصل کرنا

☆ جنگلی حیات کے تحفظ کا شعور پیدا کرتے ہوئے ان کی اہمیت کو سمجھنا۔

☆ کسی بھی جنگلی جانور کی خصوصیات بیان کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔

☆ نئے الفاظ کی ہجے کرتے ہوئے اس کے معنی تلاش کرنا۔

☆ لہجے کے اتار چڑھاؤ، علامات اوقاف کے استعمال اور الفاظ کے درست تلفظ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆ جنگلی جانور کی خصوصیات کے حوالے سے دیئے گئے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆ گروہی الفاظ لکھنا اور ذخیرہ الفاظ بڑھانا

☆ بے جان مذکر اور مونث کی شناخت کرتے ہوئے اس کی مناسبت سے جملے بنانا۔

☆ الفاظ کی جمع اردو اور عربی قاعدے سے بنانا کر تحریر میں اس کا مناسب استعمال کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبرا

سوالات کے جوابات:

جواب نمبرا۔ ''پانڈا'' کا لفظ نیپالی زبان کے لفظ 'پونیا' سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں 'بانس کھانے والا جانور'

جواب نمبر۲۔ پانڈا اسفید اور کالے رنگ کا ہوتا ہے۔ اس کی شکل ریچھ کی طرح ہوتی ہے اور یہ چین کے پہاڑوں میں پایا جاتا ہے۔ اس کے جسم پر گھنے بال ہوتے ہیں۔ جسم کے اگلے حصے پر ایک چوڑی سی کالی پٹی ہوتی ہے۔ پاؤں کے بال بھی سیاہ ہوتے ہیں۔ یہ اپنی آنکھوں، کان اور جسم کے مختلف حصوں پر موجود نمایاں کالے دھبوں کی بدولت بڑی آسانی سے شناخت کیا جاسکتا ہے۔

جواب نمبر۳۔ پانڈا بانس کے گھنے جنگلوں میں رہتا ہے۔ اس کا گھر درختوں کی چھال اور گھاس سے بنا ہوا ہوتا ہے یا پھر یہ درختوں کی کھوہ یا غاروں میں اپنا مسکن بناتا ہے۔ جس خاص قسم کے درخت میں پانڈا اپنا گھر بناتا ہے اسے بمبو کہتے ہیں۔

جواب نمبر۴۔ پانڈا کی خوراک کا ننانوے (۹۹) فی صد حصہ بانس پر مبنی ہے۔ اس کے علاوہ پانڈا دست یاب ہونے پر شہد، انڈے، مچھلی شکر قندی، نارنگی اور کیلے وغیرہ بھی کھا سکتا ہے۔ پانڈا دن کے بارہ گھنٹے بانس کھانے میں صرف کرتا ہے۔

جواب نمبر۵۔ بانس کے جنگلات کی کٹائی کی وجہ سے پانڈوں کی زندگی کو خطرہ لاحق ہے۔

جواب نمبر۶۔ انہیں دنیا سے ناپید ہونے سے بچانے کے لیے کوششیں جاری ہیں۔ پانڈوں کے شکار پر پابندی عائد ہے۔ ۱۹۸۱ء میں جنگلی حیات کے تحفظ کے عالمی ادارے (W.W.F) اور حکومت چین نے ایک مہم چلائی تھی جس کا عنوان تھا: ''پانڈے بچاؤ بمبوا گاؤ''

جواب نمبر۷۔ پانڈا ایک شرمیلا جانور ہے جو لوگوں سے دور اور تنہا رہنا پسند کرتا ہے اور اپنے کام سے کام رکھتا ہے۔ پانڈا تشدد پسند نہیں ہوتا بہت کم ایسا ہوا ہے کہ اس نے کسی انسان پر حملہ کیا ہو۔ پانڈا اپنی شکل و صورت کی وجہ سے بچوں میں بہت مقبول ہے۔

مشق نمبر ۲

☆ درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

مسکن: اپنا مسکن سب کو عزیز ہوتا ہے چاہے وہ چھوٹا ہی کیوں نہ ہو۔

مداخلت: مجھے اپنے کام میں کسی کی بھی مداخلت پسند نہیں۔

تشدد: کسی پر تشدّد کر کے اپنی بات منوانا سراسر زیادتی ہے۔

ناپید: کراچی میں خوبصورت باغات ناپید ہوتے جا رہے ہیں۔

شرمیلا: میرا بھائی بہت شرمیلا ہے۔

شناخت: دوران حج عازمین کو اپنی شناخت کے لیے کارڈ فراہم کیے گئے۔

اندازہ: مجھے اندازہ نہیں تھا کہ میرا دوست مجھ سے جھوٹ بولے گا۔

بآسانی: میں جونہی بس میں سوار ہوئی مجھے بآسانی جگہ مل گئی۔

مشق نمبر ۳

☆ نیچے دیئے گئے الفاظ کے گروہی الفاظ لکھیے۔ (کم سے کم تین تین)

اسٹیڈیم	ا۔وکٹ	۲۔گھاس	۳۔کھلاڑی
شادی ہال	ا۔اسٹیج	۲۔میز	۳۔کرسیاں
مدرسہ	ا۔قرآن شریف	۲۔جائے نماز	۳۔دریاں
کلینک	ا۔دوائیں	۲۔انجکشن	۳۔تھرمامیٹر
لائبریری	ا۔کتابیں	۲۔الماریاں	۳۔میز

☆ اوپر لکھے گئے چند الفاظ کی مدد سے ایک چھوٹی سی کہانی تخلیق کیجیے:

مشق نمبر ۴

تمہیدی گفتگو: طلبہ کو چند جاندار مذکر اور مونث کی تصاویر دکھائی جائیں جیسے لڑکا، لڑکی۔ مرغا، مرغی۔ بوڑھا، بوڑھی وغیرہ ان الفاظ کو بورڈ پر لکھا جائے اور طلبہ سے جملے بنوائے جائیں اس کے بعد چند بے جان الفاظ تختہ سیاہ پر لکھے جائیں مثلاً کتاب، پنسل، بستہ، یونیفارم اب ان کے جملے لکھے جائیں۔ طلبہ کو فرق واضح کیا جائے کہ مذکر کے ساتھ فعل بھی مذکر لکھا جاتا ہے جیسے لڑکا مذکر ہے تو اس طرح جملہ بنے گا کہ لڑکا کھیل رہا ہے اور لڑکی ہوگی تو لڑکی کھیل رہی ہے۔ اسی طرح بے جان چیزوں کو جملوں میں استعمال کریں تو معلوم ہوگا کہ یہ مذکر ہے یا مونث۔ اگر مذکر فعل استعمال ہو تو وہ چیز مذکر ہے اور اگر مونث فعل استعمال ہو تو وہ چیز مونث ہے۔

☆ درج الفاظ میں سے مذکر اور مونث الفاظ الگ الگ خانوں میں لکھیے:

مذکر: بانس ۔ جنگل ۔ ہاتھی ۔ پنجہ

مونث: خوراک ۔ کھال ۔ حکومت ۔ نظر

☆ دو کالم بنائیے اور پانچ بے جان مذکر اور پانچ بے جان مونث لکھیے:

مشق نمبر ۵

تمہیدی گفتگو: معلم اپنے ہاتھ میں ایک پنسل رکھیں اور طلبہ سے پوچھیں کہ یہ کیا ہے ہر بچہ بتائے گا کہ یہ پنسل ہے۔ پھر معلم بہت ساری پنسلیں لے کر طلبہ سے پوچھیں یہ کیا؟ طلبہ بتائیں گے کہ یہ پنسلیں ہیں۔ معلم ان دونوں الفاظ کو بورڈ پر لکھیں اور طلبہ کو بتائیں کہ ایک واحد ہوتا ہے اور بہت سارے ہوں تو جمع ہوتا ہے۔ اسی طرح مزید چند مثالیں دی جائیں۔ طلبہ کو اردو اور عربی قاعدے سے واحد جمع بتائی جائے۔ ☆ اردو اور عربی قاعدے سے جمع بنا کر ان الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

☆ نیچے دیئے گئے الفاظ کی اردو اور عربی جمع بنائیے:

الفاظ	اردو قاعدے سے جمع	عربی قاعدے سے جمع
تصویر	تصویریں	تصاویر
مسجد	مسجدیں	مساجد

حرکت	حرکتیں	حرکات
مشغلہ	مشغلے	مشاغل
منزل	منزلیں	منازل
شرط	شرطیں	شرائط
ضرورت	ضرورتیں	ضروریات

مشق نمبر ۵

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے طلبہ کو چند تصاویر دکھائی جائیں جیسے شیر۔شعر، چشمہ، چشمہ،قمر، کمر وغیرہ۔طلبہ سے پوچھیں کہ یہ کیا ہے طلبہ کے بتانے پر ان چیزوں کے نام بورڈ پر تحریر کیے جائیں۔اب طلبہ کو موضوع کی طرف لاتے ہوئے ان کی توجہ ان الفاظ پر دلائی جائے کہ یہ الفاظ ایک جیسی آواز سے بولے جاتے ہیں لیکن ان کے معنی مختلف ہیں اور قواعد کی رو سے ایسے الفاظ کو متشابہ الفاظ کہتے ہیں۔یعنی متشابہ الفاظ بلحاظ آواز۔یہ وہ الفاظ ہوتے ہیں جن کی آواز ایک جیسی ہوتی لیکن املا مختلف ہوتا ہے اور معنی بھی الگ ہوتے ہیں۔

معلم میں طلبہ کو چند جملے دیئے جائیں جس میں خالی جگہ میں متشابہ الفاظ کا استعمال کرنا ہو۔طلبہ ان خالی جگہوں کو مناسب متشابہ الفاظ سے پُر کریں۔

۱۔ علی ایک۔۔۔۔۔۔۔۔سالڑکا ہے۔اسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بہت پسند ہیں۔(آم۔ عام)

۲۔ وہ شاعر ہے اور۔۔۔۔۔۔۔۔کہتا ہے لیکن اسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سے بہت ڈر لگتا ہے۔(شعر۔شیر)

۳۔ فقیر نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لگائی اور بچے کو۔۔۔۔۔۔۔خوش رہنے کی دعا دی۔(صدا۔سدا)

۴۔ میں اس ملک کے لوگوں سے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کرتا ہوں کہ اپنی۔۔۔۔۔۔۔پاکستان کی ترقی میں حصہ لیں۔(عرض۔ارض)

۵۔ وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کرتا ہے تاکہ صحت مند رہے۔(کسرت۔کثرت)

☆ایسے پانچ الفاظ تلاش کر کے ساتھ میں ان کے معنی بھی لکھیے:

۱۔فعل:	کام	فیل:	فیل ہونا۔ناکام
۲۔عَلَم:	جھنڈا	اَلَم:	رنج۔دکھ
۳۔بعض:	کچھ۔کبھی	باز:	پرندہ
۴۔عَرض:	گذارش۔درخواست	اَرض:	زمین
۵۔جالی:	سوراخ والی چیز	جعلی:	نقلی
۶۔شیر:	جانور	شعر:	دو مصرعوں کا مجموعہ

سبق نمبر ۸: ریل گاڑی

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ گاڑی، بس اور ہوائی جہاز کے علاوہ دور کے سفر کے ایک اور ذریعہ آمدورفت اور سائنس کی بہترین ایجاد ریل گاڑی سے واقفیت حاصل کریں۔

☆ ریل گاڑی کی خصوصیات سے آگاہ ہوتے ہوئے اس کو اہمیت دیں اور اس میں سفر کریں۔

☆نظم کی ایک صنف مثلث سے متعارف ہوں اور اس کو اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ پڑھیں۔

☆ نئے الفاظ سے متعارف ہوں اور اس کی ہجے کریں ساتھ ہی معنی تلاش کر کے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆نظم کو نثر کی صورت میں بیان کریں اور اپنی تحریری صلاحیتوں کو مزید بہتر بنائیں۔

☆ اشعار کی تشریح میں مناسب الفاظ کا استعمال کریں اور نظم کے متعلق سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیتوں میں اضافہ کریں۔

☆ ٹیپ کے مصرعہ یا ٹیپ کے شعر سے واقف ہوں اور نظم کے حوالے سے اپنی معلومات میں اضافہ کرین۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ سے انفرادی طور پر چند سوالات کریں مثلاً آپ اسکول آنے جانے کے لیے کیا استعمال کرتے ہیں؟ بچے اپنا اپنا ذریعہ آمدورفت بتائیں تو انہیں تختہ تحریر پر لکھا

جائے۔اسکول کے علاوہ کبھی کہیں جانا ہو تو کس میں جاتے ہیں؟ طلبہ کے بتائے ہوئے جوابات کو تختہ تحریر پر لکھا جائے۔کیا آپ نے کبھی کراچی سے باہر سفر کیا ہے؟ کس جگہ جانا زیادہ پسند ہے؟ آپ اگر کراچی سے باہر گئے تو کس میں سفر کیا؟ ہم کن چیزوں میں سفر کرتے ہیں؟ اس اوران سے ہمیں بہت سہولت ہوتی ہے۔طلبہ کی رائے لیکول آنے جانے اور جہاں کہیں آنا جانا ہو ہم کیا چیز استعمال کرتے ہیں؟ طلبہ جن چیزوں کے نام بتائیں انہیں تختہ تحریر پر لکھا جائے اور پھر انہیں بتایا جائے کہ وہ سواریاں جن پر ہم سفر کرتے ہیں ذرائع آمدورفت (ٹرانسپورٹ) کہلاتی ہیں۔آپ کو سب سے اچھی سواری کون سی لگتی ہے؟ اور کیوں؟ اس کے علاوہ طلبہ کو ان ذرائع کی اہمیت بھی بتائی جائے کہ یہ ذرائع سائنس کی ایک اہم ترین ایجادات میں سے ایک ہیں۔پرانے زمانے میں ہم ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لیے جانوروں کا استعمال کرتے تھے جس میں ایک تو کافی وقت لگتا تھا اور بے آرامی بھی ہوتی تھی لیکن جوں جوں سائنس نے ترقی کی ایسی ایسی ایجادات منظر عام پر آئیں کہ عقل حیران رہ گئی اور انہی ایجادات میں ذرائع آمدورفت بھی ہیں۔جن پر سفر کر کے ہم نہ صرف دنیا گھومتے ہیں بلکہ ہمیں زیادہ تکلیف بھی نہیں اٹھانی پڑتی اور وقت بھی کم خرچ ہوتا ہے۔آج ہمارا موضوع بھی سائنس کی ایک بہترین ایجاد اور ایک اہم ذریعہ آمدورفت ہے اور وہ ہے ''ریل گاڑی''۔بچوں سے پوچھا جائے کہ کس کس نے ریل میں سفر کیا ہے؟ جس نے کیا ہو اس سے پوچھا جائے کہ انہیں کیسا لگا۔

پڑھائی:

سب سے پہلے معلم نظم کو اتار چڑھاؤ کے ساتھ پڑھیں اور نئے الفاظ کے معنی تختہ تحریر پر لکھیں۔

☆ جماعت کو چار گروہ میں تقسیم کیا جائے اور ہر گروہ کو ایک ایک بند دیا جائے۔ہر گروہ اپنے دیئے گئے بند کا مطلب جاننے کی کوشش کرے اور آپس میں تبادلہ خیال کرے۔

☆ تقریباً دس منٹ کے بعد ہر گروہ سے ایک بچہ اس بند کو پڑھ کر اس کا مطلب بتائے گا یعنی تشریح کرے گا۔معلم کی معاونت شامل رہے گی۔اگر ضرورت محسوس ہو تو معلم اپنی رائے دیں۔

☆ جب تمام گروہ اپنے اپنے بند کا مطلب بتا چکیں تو آخر میں معلم اس پوری نظم کا خلاصہ پیش کریں تاکہ نظم اچھی طرح سمجھ آجائے۔

(معلم چاہیں تو بلند خوانی کروائی جاسکتی ہے)

سرگرمی:

☆ کتاب میں موجود سرگرمی کروائی جائے۔سائنس کی ایجادات اور ان کے موجدوں پر ایک کوئز مقابلہ کروایا جائے۔طلبہ کو انٹرنیٹ کی مدد فراہم کی جائے۔

☆ طلبہ کو اسٹیشن لے جا کر ریل گاڑی بھی دکھائی جاسکتی ہے۔

لکھائی:

درسی کتاب اور عملی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆ آپ کی پسندیدہ سواری کون سی ہے اور کیوں؟ اس کی خصوصیات بتایئے اور تصویر بھی بنایئے یا لگایئے:

نظر ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔نظم کا مرکزی خیال کیا ہے؟

۲۔ریل کی آواز کیسی ہوتی ہے؟

۳۔ریل گاڑی کا سب سے آگے والا ڈبہ کیا کہلاتا ہے؟

۴۔ریل کتنی دیر اسٹیشنوں پر رکتی ہے؟

تدریسی معاونات/وسائل:

درسی کتاب۔　تختہ سفید/سیاہ۔　انٹرنیٹ۔کمپیوٹر۔

جانچ:　دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (سوالت کے جوابات کے دوران)

☆ نظم کو آہنگ اور اتار چڑھاؤ کے ساتھ پڑھنے کے دوران

☆ بند کا مطلب سمجھنے کے دوران (گروپ میں کام کے دوران)

☆ نظم کو نثر میں تبدیل کرنے، اس کو سمجھنے اور سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔

☆ الفاظ کو لغت کی ترتیب کے مطابق لکھنے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆ گاڑی، بس اور ہوائی جہاز کے علاوہ دور کے سفر کے ایک اور ذریعہ اور سائنس کی ایک بہترین ایجاد سے واقفیت حاصل کرنا۔

☆ ریل گاڑی کو بھی سفر کا اہم ذریعہ سمجھنا اور اس کی خصوصیات سے آگاہ ہونا۔

☆ نظم کی ایک صنف مثلث سے واقف ہونا اور اس کو آہنگ اور اتار چڑھاؤ کے ساتھ پڑھنا۔

☆ ہم آواز الفاظ بنانا اور نظم کو نثر میں تبدیل کرتے ہوئے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا۔

☆ نظم کو سمجھ کر اس سے متعلق سوالات کے جوابات تحریر کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق ۱

☆ جوابات

۱۔ اسٹیشن میں لوگوں کا ایک ہجوم ہوتا ہے۔ ہر طرف گہما گہمی اور رش نظر آتا ہے۔ ہر کوئی اپنا سامان لیے ادھر سے ادھر بھاگتا نظر آتا ہے

۲۔ ریل گاڑی چونکہ ایندھن سے چلتی ہے جو کہ کوئلہ اور پانی سے مل کر بنتا ہے اس لیے اسے ریل گاڑی کی غذا کہا گیا ہے۔

۳۔ ریل گاڑی جب چلتی ہے تو ایک سیٹی بجاتی ہے سب لوگ اس سے دور ہٹ کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور وہ بڑی شان سے تیزی سے نکل جاتی ہے۔

۴۔ جب ریل گاڑی چلتی ہے تو اس کے انجن میں سے بھاپ نکلتی ہے اور انجن سب سے آگے لگا ہوا ہوتا ہے جو بالکل ایسا لگتا ہے کہ آگے کوئی حکمران ہو اور وہ اپنے پیچھے ایک فوج لیے جا رہا ہو۔

۵۔ یہ سائنس ہی کی بدولت ہے کہ آج ہم ایک شہر سے دوسرے شہر جانے کے لیے ریل گاڑی کا استعمال کرتے ہیں جس سے ہمارا وقت بچتا ہے اور ہم آرام سے سفر کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے شاعر نے ریل گاڑی کو سائنس کی ایک بہترین ایجاد کہا ہے۔

مشق ۲

☆ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

غل: استاد کے نہ ہونے سے جماعت میں شور و غل ہو رہا تھا۔

کثرت: میرے گھر امرود کا درخت ہے جس میں کثرت سے امرود آتے ہیں۔

کارواں: اے خدا! ہماری زندگی میں ہمیشہ خوشیوں کا کارواں چلتا رہے۔

روانی: وہ روانی سے قرآن شریف پڑھتا ہے۔

بدولت: قائداعظم کی بدولت آج ہم ایک آزاد فضا میں سانس لے رہے ہیں۔

مشق ۳

☆ درج ذیل الفاظ کے دو دو ہم آواز الفاظ لکھیے جن میں سے ایک نظم سے ہو اور دوسرا لفظ نظم کے علاوہ ہو۔

اڑاتی	مچاتی	بناتی	☆	پانی	روانی	اڑانی
سمندر	منظر	ابتر	☆	نشان	رواں	جہاں

مشق ۴

☆ اس نظم میں ٹیپ کا مصرع آیا ہے یا ٹیپ کا شعر آیا ہے؟ تلاش کر کے لکھئے:

اس نظم میں ٹیپ کا شعر آیا ہے:

یہ چھک چھک کی آواز جو آرہی ہے کوئی ریل گاڑی کہیں جا رہی ہے

مشق ۵

☆ نیچے دیئے گئے مصرعوں کے فعل کو آخر میں لا کر سادہ نثر میں تبدیل کیجیے: (جوابات)

۱۔ کچھ دیر اسٹیشنوں پر ٹھہرتی ہے۔ ۲۔ اس کی غذا کوئلہ اور پانی ہے۔

۳۔ جہاں سروں کا سمندر موج زن ہے۔ ۴۔ اس میں روانی انہیں کی بدولت ہے۔ ۵۔ ذرا بھاپ کی حکمرانی دیکھنا۔

مشق ۶

تمہیدی گفتگو: معلم ایک بڑا سا چارٹ دیوار پر کہیں لگا دیں جس میں حروف تہجی لکھے ہوں۔ طلبہ کو اس کی ترتیب یاد کروائی جائے اور یہ چارٹ مستقل لگا رہنے دیا جائے۔

☆ درج ذیل بے ترتیب الفاظ کو لغت کی ترتیب (یعنی ا ب پ ت ------) کے مطابق دوبارہ ترتیب دے کر لکھیے۔

۱۔ بادل ۲۔ پانی ۳۔ روانی ۴۔ سمندر ۵۔ کثرت ۶۔ کوئلہ ۷۔ منزل ۸۔ منظر

سبق نمبر ۹: یومِ دفاع

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:۔

☆یوم دفاع کی اہمیت سے واقف ہوتے ہوئے حب الوطنی کے جذبے سے سرشار ہوں۔

☆افواج پاکستان کی بہادری اور صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے ان پر ناز کریں۔

☆شہدائے پاکستان اور نشان حیدر پانے والے افراد سے واقف ہوں اور ان کو خراج تحسین پیش کریں۔

☆نئے الفاظ کی ہجے کرتے ہوئے درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆اپنے وطن کی معلومات کے بارے میں سوالات کے جوابات لکھیں اور اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆شمسی اور قمری حروف کے بارے میں جانتے ہوئے اردو زبان میں مہارت حاصل کریں۔

☆صفت ذاتی اور صفت نسبتی کا فرق واضح کرتے ہوئے الفاظ کی جانچ کر سکیں اور اپنی لسانی مہارتوں کو بہتر بنائیں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ کو ہمارے قومی تہوار اور مذہبی تہوار کا فرق بتائیں اور ان سے پوچھیں کہ مذہبی تہوار کون سے ہوتے ہیں؟ اور قومی تہوار کون سے ہوتے ہیں؟۔تختہ تحریر پر دو کالم بنائے جائیں اور دونوں تہوار طلبہ سے پوچھ کر لکھتے جائیں مثال مذہبی تہوار میں عیدین، شب برات، شب معراج، ۱۲ ربیع الاول وغیرہ اس کے بعد قومی تہواروں میں جشن آزادی، ۲۳ مارچ، ۲۵ دسمبر، یوم دفاع وغیرہ اس کے بعد معلم طلبہ کو بتائیں کہ آج ہم ایک ایسے ہی قومی تہوار کے بارے میں پڑھیں گے جو ۶ ستمبر کو منایا جاتا ہے۔طلبہ کی سابقہ معلومات جانچی جائیں اور ان سے پوچھا جائے کہ ہم یہ دن کیوں مناتے ہیں؟ اس دن کو کیوں یاد کرتے ہیں؟ اور یہ دن منانے کا مقصد کیا ہے؟ طلبہ اپنی رائے دیں گے۔اس کے بعد معلم اس دن کے حوالے سے چند اہم نکات طلبہ کو بتائیں کہ ۶ ستمبر کے دن ہم اپنے فوجیوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔یہ دن ہم اس بات کی یاد میں مناتے ہیں کہ ۶ ستمبر ۱۹۶۵ کو دشمن ملک بھارت نے ہمارے ملک پر حملہ کیا تھا اور جنگ شروع ہوئی تھی لیکن ہمارے بہادر فوجیوں نے دشمنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ان کو مار بھگایا۔اس دن کا مقصد دشمن کو اچھی طرح اس بات کی یقین دہانی کروانی ہے کہ وہ ہمارے ملک پر بری نظر نہ ڈالے کیونکہ ہم ہر طرح سے تیار ہیں اور جو ہمارے ملک کی طرف بڑھے گا ہم مل کر مقابلہ کریں گے اور اس کو تباہ و برباد کر دیں گے۔اس دن ہر اس فوجی کو یاد کیا جاتا ہے جس نے ملک کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔پاکستان میں تین طرح کی افواج ہیں۔برّی (پاکستان آرمی)، فضائیہ (پاکستان ایئر فورس) اور بحری (پاکستان نیوی)۔

☆اس کے علاوہ طلبہ کو کوئی ایسا نغمہ سنایا یا دکھایا جا سکتا ہے جس میں افواج پاکستان کو سراہا گیا ہو۔(یوٹیوب کی مدد سے)

پڑھائی:

طلبہ سے جوڑی میں سبق کی پڑھائی کروائی جائے یعنی پہلے ایک بچہ پڑھے اور دوسرا سنے پھر دوسرا پڑھے اور پہلا سنے۔چونکہ یہ سبق دو صفحات پر مبنی ہے اس لیے دونوں بچے ایک ایک صفحہ پڑھیں آخر میں معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں سبق کے اہم نکات طلبہ سے پوچھیں۔اگر ممکن ہو تو تمام بچوں کو دائرے کی صورت میں بٹھایا جائے اور ہر بچہ باری باری سبق کے اہم نکات جماعت کے سامنے پیش کرے یا اپنی رائے کا اظہار کرے۔جہاں ضرورت محسوس ہو وہاں معلم معاونت کریں۔(circle time) یہ پڑھائی عمل میں لائی جائے گی۔

سرگرمی:

☆نشان حیدر پانے والے فوجیوں کی معلومات کسی راہداری میں بھی لگائی جا سکتی ہیں اور ایک گیلری وال (gallery walk) بھی کروائی جا سکتی ہے۔جماعت کو گروپ میں تقسیم کیا جائے اور ہر گروپ باری باری ان شہداء کے بارے میں پڑھے اور واپس جماعت میں آ جائے۔جماعت میں آنے کے بعد ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ اپنی رائے کا اظہار کریں اور حاصل کردہ معلومات پر ایک دوسرے سے تبادلہ خیال کریں۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆آپ کے خیال میں ہمیں اس دن کو کس طرح منانا چاہیے؟ وجہ بھی بتائیے:

نظر ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔بھارت نے اعلان جنگ کیے بغیر کب پاکستان پر حملہ کیا؟

۲۔۱۹۶۵ میں کس ملک نے پاکستان پر حملہ کیا تھا؟

۳۔ ٦ ستمبر کو یوم دفاع کس کی یاد میں مناتے ہیں؟
۴۔ ہماری پاک فوج کیسی ہے؟
☆ کتاب میں موجود سوالات کے جوابات بھی چند ایک طلبہ سے سنے جائیں۔

<u>تدریسی معاونات/ وسائل:</u>

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ نشان حیدر پانے والے شہداء کی تساویر اور ان کے بارے میں معلومات۔ یوٹیوب

<u>جانچ:</u> دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ یوم دفاع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (سوالات کے جوابات کے دوران)
☆ (circle time) میں سبق کے حوالے سے اپنی رائے اور حاصل کردہ معلومات پر تبادلہ خیال کے دوران
☆ جوڑی میں الفاظ کے صحیح تلفظ اور صاف لب ولہجہ کے ساتھ پڑھائی کے دوران
☆ وطن عزیز کی معلومات پر مبنی سبق کے حوالے سے دیئے گئے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران
☆ شمسی اور قمری حروف کی پہچان کے دوران
☆ صفت ذاتی اور صفت نسبتی کا فرق پہچان کر الفاظ کی جانچ کرنے دوران

<u>ہم نے سیکھا:</u>

☆ یوم دفاع کی اہمیت اور افواج پاکستان کی صلاحیتوں سے واقفیت حاصل کرنا۔
☆ شہدائے پاکستان اور نشان حیدر پانے والے افراد سے واقف ہونا۔
☆ نئے الفاظ کی ہجے کرنا اور درست تلفظ اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔
☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنا۔
☆ شمسی اور قمری حروف کے بارے میں جاننا اور انہیں پڑھنے کے طریقے سے واقف ہونا۔
☆ صفت ذاتی اور صفت نسبتی کا فرق جان کر الفاظ کی جانچ کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ١

جواب نمبر ١۔ یوم دفاع ٦ ستمبر ١٩٦٥ کو منایا جاتا ہے۔ اس دن بھارت نے اعلان جنگ کیے بغیر ہی پاکستان پر حملہ کر دیا۔ بھارت جنگی ہتھیاروں اور فوجیوں کی تعداد کے لحاظ سے پاکستان سے زیادہ طاقتور تھا لیکن پاکستان کی شیر دل افواج نے اس بزدلانہ حملے کا ایسا منہ توڑ جواب دیا کہ دشمن کے ارادے دھرے کے دھرے رہ گئے اور یہ جنگ بھارت کی ناکامی اور پاکستان کی کامیابی پر ختم ہوگئی۔ اس واقعے کی یاد میں ہم ہر سال یوم دفاع پاکستان مناتے ہیں۔

جواب نمبر ٢۔ بھارتی جرنیل کو تو اپنی فتح کا اتنا یقین تھا کہ اس نے اپنے فوجیوں سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ ہم صبح کا ناشتہ لاہور میں کریں گے۔

جواب نمبر ٣۔ سترہ دن تک جاری رہنے والی اس جنگ میں بھارت نے چھ سو ٹینکوں کا استعمال کیا۔

جواب نمبر ۴۔ زبردست نقصان اٹھانے کے بعد اس نے خود صلح کے لیے کوششیں شروع کر دیں۔

جواب نمبر ۵۔ اسکول میں یوم دفاع بڑی عقیدت و احترام سے منایا گیا۔ اسکول کی پوری عمارت کو رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا گیا۔ جگہ جگہ جنگ ستمبر ١٩٦٥ء کے شہداء کی تصویریں آویزاں کی گئیں۔ ساتھ ہی ایک تقریری مقابلے کا اہتمام بھی کیا گیا۔ دل چسپ بات یہ تھی کہ اس تقریب کی صدارت ایک ریٹائرڈ فوجی سے کروائی گئی۔ جو اس جنگ میں حصہ لے چکا تھا۔

مشق نمبر ٢

☆ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجئے:

تسلیم: ہمیں اپنی غلطی فوراً تسلیم کر لینی چاہیے۔
غلامی: کسی کی غلامی کرنا بہت مشکل کام ہے۔
شیر دل: میرا بھائی فوجی ہے اسی لیے بڑا شیر دل ہے۔
بزدلانہ: مصیبت کو دیکھ کر آنکھیں پھیر لینا ایک بزدلانہ فعل ہے۔
منھ کی کھانا: کرکٹ میچ میں بھارتی ٹیم کو پاکستانی ٹیم کے ہاتھوں منھ کی کھانا پڑی۔

تقریبات: اس مہینے ہمارے خاندان میں شادی کی کافی تقریبات ہیں۔

دفاع: پاکستانی فوج اپنے ملک کا دفاع کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار ہے۔

مشق نمبر۳

تمہیدی گفتگو: طلبہ کو پچھلے اسباق میں بتایا جا چکا ہے کہ مرکب الفاظ کون سے ہوتے ہیں لہٰذا اس کا اعادہ کرواتے ہوئے بتایا جائے کہ مرکب الفاظ کی ایک قسم یہ بھی ہوتی ہے۔

☆ نیچے دیئے گئے الفاظ سے اسی اصول پر مزید الفاظ بنایئے:

فاتح	فاتحانہ	جاہل	جاہلانہ	عالم	عالمانہ
قاتل	قاتلانہ	حاسد	حاسدانہ	ماہر	ماہرانہ

مشق نمبر۴

☆ درج ذیل الفاظ کو لغت کی ترتیب کے مطابق لکھیے: (ترتیب وار)

تابش تاریخ تاریک تازہ تاشے تاکید تالی

مشق نمبر۵

☆ نیچے دیئے گئے الفاظ کو شمسی حروف اور قمری حروف کے الگ الگ خانوں میں لکھیے:

شمسی حروف: عبداللہ ۔ الظّاہر ۔ جبل الطّارق ۔ النّاظر ۔ والشّمس

قمری حروف: بیت الحکمت ۔ البیرونی ۔ بیت المال ۔ الباطن ۔الیوم ۔ سیف الملوک

مشق نمبر۶

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم اپنی گھڑی (یا کوئی بھی ایک چیز) طلبہ کو دکھائے اور طلبہ سے سوال کرے کہ یہ کیسی ہے۔ ہر بچہ اپنی اپنی رائے دے گا مثلاً

ا۔ یہ اچھی ہے ۲۔ یہ خوبصورت ہے۔ ۳۔ یہ رنگین ہے۔ ۴۔ چھوٹی ہے۔ ۵ یہ سٹیزن کمپنی کی ہے۔ (وغیرہ وغیرہ) جب تمام جملے معلم تختہ تحریر پر لکھ لیں اس کے بعد موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں کہ آپ نے گھڑی کے لیے جو بھی الفاظ استعمال کیے مثلاً اچھی، خوبصورت، رنگین، چھوٹی یہ سب اس کی خصوصیات ہیں اور جو الفاظ کسی بھی شخص یا چیز کی خصوصیات بیان کرتے ہیں وہ قواعد کی رو سے صفت کہلاتے ہیں۔ صفت کی بھی مختلف اقسام ہیں۔ درج بالا جملوں میں چونکہ اچھی، خوبصورت، رنگین، چھوٹی یہ سب گھڑی کی ذاتی خصوصیات ہیں اس لیے یہ الفاظ صفت ذاتی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور سٹیزن کمپنی چونکہ گھڑی کے تعلق یا نسبت کو ظاہر کر رہی ہے اس لیے یہ لفظ صفت نسبتی کہلائے گا۔ اسی طرح دو کالم بنا کر طلبہ سے صفت ذاتی اور صفت نسبتی سے متعلق الفاظ پوچھے جائیں۔

سرگرمی: طلبہ کو ایک عبارت لکھنے کے لیے دی جائے جس میں صفت ذاتی اور صفت نسبتی استعمال کیے گئے ہوں۔

☆ نیچے دیئے گئے الفاظ کو صفت نسبتی اور صفت ذاتی کے الگ الگ خانوں میں درج کیجیے:

صفت ذاتی	صفت نسبتی
چالاک نوکر	حفیظ جالندھری
ذہین لڑکا	مصری کپاس
ان پڑھ مزدور	نہری پانی
گھریلو خاتون	دریائی گھوڑا
کالا کوا	
بے ایمان تاجر	

سبق نمبر۱۰: سکھر بیراج

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ پاکستان کے مختلف بیراجوں کے بارے میں جانیں اور ان کی اہمیت سے واقف ہوں۔

☆ سکھر بیراج کی دلچسپ معلومات سے آگاہ ہوتے ہوئے اپنی معلومات میں اضافہ کریں۔

☆ سبق میں دی گئی معلومات سے استفادہ کرتے ہوئے نئے الفاظ سیکھیں اور اس کے معنی سے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆ درست تلفظ، صاف لب و لہجہ اور علامات کے صحیح استعمال کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ سکھر بیراج کی معلومات کے حوالے سے دیے گئے سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت میں اضافہ کریں۔

☆ الفاظ کے مترادف لکھ کر اپنی تحریر میں ان کا استعمال کریں اور ذخیرہ الفاظ کے استعمال سے اپنی تخلیقی صلاحیتوں نکھار پیدا کریں۔

☆ زیر زبر کے فرق سے الفاظ بنائیں جو مختلف معنی رکھتے ہوں یعنی متشابہ الفاظ اور تحریر میں اس کا استعمال کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ سے چند سوالات کریں جیسے ڈیم کیا ہوتا ہے آپ نے کبھی نام سنا ہے؟ یہ کیوں بنائے جاتے ہیں؟ چونکہ ہمارا ملک ایک زرعی ملک ہے یہاں کھیتوں اور فصلوں کو پانی کہاں سے دیا جاتا ہے؟ ہمارے گھروں میں جو پانی آتا ہے وہ کہاں سے آتا ہے؟ پانی کا اور کہاں کہاں استعمال ہوتا ہے؟ طلبہ اپنی رائے کا اظہار کریں گے اگر طلبہ جواب دینے سے قاصر ہوں تو معلم ان کی رہنمائی کرتے ہوئے مزید چند آسان اشارے دیں تا کہ طلبہ کو موضوع کی طرف لایا جائے۔ اس کے بعد معلم بچوں کو بتائیں کہ پانی ایک بنیادی ضرورت ہے اور ہمارے گھروں میں استعمال کے پانی کتنا ضروری ہے، اسی طرح کھیتوں اور فصلوں کو بھی پانی کی ضرورت ہوتی ہے، بجلی بھی پانی سے بنتی ہے۔ غرض پانی ایک انتہائی اہم ضرورت ہے۔ یہ پانی دریاؤں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ ان دریاؤں سے پانی حاصل کرنے کے لیے پہلے انہیں جمع کیا جاتا ہے اور ان کو روکا جاتا ہے۔ روکنے کے لیے ان پر بند باندھے جاتے ہیں اور جہاں جہاں پانی کی ضرورت ہو وہاں پانی پہنچایا جاتا ہے۔ اگر ان پر بند نہ باندھے جائیں اور دریا کی روانی کو روکا نہ جائے تو سیلاب آجاتے ہیں لہٰذا دریاؤں کے پانی کو ان کے صحیح مقام تک پہنچانے کے لیے بیراج بنائے جاتے ہیں جو کہ ڈیم کی ایک قسم ہے۔ ڈیم پانی کو محفوظ کرنے کے لیے بنائے جاتے ہیں۔ پاکستان میں کل چھ بیراج ہیں جن کے نام ہیں کوٹری بیراج، سکھر بیراج، تونسہ بیراج، چشمہ بیراج، گدو بیراج اور جناح بیراج۔ آج ہم سکھر بیراج کے بارے میں پڑھیں گے۔ بچے سبق کا نام خود بتائیں۔

پڑھائی:

طلبہ سے سبق کی بلند خوانی کروائی جائے۔ ہر بچہ باری باری سبق کا کچھ حصہ پڑھے جہاں ضرورت ہو وہاں معلم رہنمائی کریں اور ساتھ ہی سبق کے اہم نکات کی طرف توجہ دلائیں۔ نئے الفاظ اور ان کے معنی بھی طلبہ کو سمجھائے جائیں۔ سبق کے اختتام پر طلبہ کی رائے لی جائے اور چند سوالات کیے جائیں جس سے اندازہ ہو کہ طلبہ کو سبق اچھی طرح سمجھ آیا یا نہیں۔

سرگرمی:

جماعت کو چھ گروپ میں تقسیم کیا جائے اور کمپیوٹر کی سرگرمی کروائی جائے۔ ہر گروپ کو ایک ایک بیراج کے بارے میں پیشکش تیار کروائی جائے۔ ہر گروپ انٹرنیٹ کی مدد سے اپنے دیئے گئے بیراج کے متعلق معلومات حاصل کرے اور تصاویر کے ساتھ اپنی پیشکش تیار کرے۔

☆ تقریباً ۲۵ سے ۳۰ منٹ بعد بچوں کو جماعت میں لایا جائے اور ہر گروپ باری باری اپنی پیشکش جماعت کے سامنے لائے اور اس کے بارے میں طلبہ کو بتائے۔ اس طرح ہر بیراج کے بارے میں بچے جان جائیں گے۔

یا

☆ اگر کمپیوٹر کی سرگرمی ممکن نہ ہو تو یوٹیوب سے مدد لے کر بیراج کے بارے میں کوئی ڈاکومنٹری یا ویڈیو دکھائی جاسکتی ہے جس میں تمام بیراجوں کا ذکر ہو اس سے بھی طلبہ کو معلومات مل سکتی ہیں۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ سکھر بیراج کی پانچ خصوصیات تحریر کیجیے:

☆ کتاب میں موجود سرگرمی بھی گھر سے کرنے کے لیے دی جائے گی۔

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔ سکھر بیراج کتنا لمبا ہے؟

۲۔ اس میں کتنے دروازے ہیں؟

۳۔ سکھر بیراج کی تعمیر کا مقصد کیا تھا؟

۴۔ پاکستان کی سب سے بڑی نہر کون سی سمجھی جاتی ہے؟

۵۔ بیراج کی تعمیر کے لیے سکھر کا علاقہ کیوں منتخب کیا گیا؟

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ ۔کمپیوٹر۔ انٹرنیٹ۔ یوٹیوب

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (سوالات کے جوابات کے دوران)

☆سبق کی درست تلفظ اور شفاف لب ولہجہ کے ساتھ بلند خوانی کے دوران

☆گروپ میں کام کرتے ہوئے مختلف بیراجوں کے متعلق معلومات حاصل کرنے اور پیشکش تیار کرنے کے دوران

☆سبق میں دی گئی معلومات کے حوالے کیے گئے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران

☆مترادف اور متشابہ الفاظ لکھنے اور تحریر میں ان کا استعمال کرنے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆پاکستان کے اہم بیراجوں خصوصاً سکھر بیراج کے بارے میں معلومات حاصل کرنا۔

☆سکھر بیراج کی خصوصیات سے آگاہ ہونا۔

☆ایک معلوماتی پیراگراف میں نئے الفاظ اور اس کے معنی سے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا۔

☆درست تلفظ، صاف لب ولہجہ اور علامات کے صحیح استعمال کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆سبق میں دی گئی معلومات کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆الفاظ کے مترادف لکھ کر اپنی تحریر میں ان کا استعمال کرنا اور تخلیقی صلاحیتوں کو بروئے کار لانا۔

☆زیر زبر کے فرق سے الفاظ بنا کر تحریر میں اس کا استعمال کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

سوالات کے جوابات:

جواب نمبر ۱۔ سکھر صوبہ سندھ کا تیسرا بڑا شہر ہے اور پاکستان کے تین صوبوں یعنی سندھ، پنجاب اور بلوچستان کے سنگم سے تھوڑے فاصلے پر واقع ہے یہاں کئی تاریخی عمارات ہیں جن میں معصوم شاہ کا مینار، گھنٹہ گھر، مسجد منزل گاہ سکھر۔ محمد بن قاسم پارک، لینس ڈاؤن پل اور سکھر بیراج قابل ذکر ہیں۔

جواب نمبر ۲۔ دریائے سندھ پر قائم سکھر بیراج کی تعمیر ۱۹۲۳ء میں شروع ہوئی اور ۱۹۳۲ء میں یہ بیراج مکمل ہوا۔ اس کا پرانا نام لائیڈ بیراج ہے۔

جواب نمبر ۳۔ سکھر بیراج کا شمار دنیا کے چند بڑے بیراجوں میں ہوتا ہے کیونکہ یہ دنیا کا سب سے بڑا آب پاشی کا نظام فراہم کرتا ہے۔ اس بیراج سے سات نہریں نکلتی ہیں۔ پاکستان کے آبپاشی کے نظام ان نہروں کا حصہ ۲۵ فیصد بنتا ہے۔ یہ نہریں نہ صرف سندھ کے بیشتر علاقوں کو سیراب کرتی ہیں بلکہ بلوچستان کے علاقے ڈیرہ مراد جمالی کے صحرائی علاقوں تک آب پاشی انہی نہروں کی بدولت ہوتی ہے۔ مجموعی طور پر ان نہروں سے تقریباً ۷۵ لاکھ ایکڑ رقبے کو پانی فراہم کیا جاتا ہے۔

جواب نمبر ۴۔ دائیں طرف سے تین نہریں نکلتی ہیں پہلی دادو کینال جس کی لمبائی ۱۳۲ میل ہے۔ دوسری نہر رائس کینال ہے جو ۸۲ میل لمبی ہے تیسری کا نام شمال مغرب کینال ہے اس کی لمبائی ۳۶ میل ہے۔

جواب نمبر ۵۔ دریاؤں کی روانی پر بند باندھ کر پانی کو دور دراز کے علاقوں تک پہنچانے کے لیے بیراج بنائے جاتے ہیں تاکہ پانی کا زیادہ سے زیادہ مفید استعمال کیا جاسکے۔

جواب نمبر ۶۔ بیراج اور اس سے نکلنے والی نہروں کا سب سے بڑا مسئلہ مٹی کا جمع ہونا ہے جس کے باعث نہروں میں پانی کی روانی متاثر ہوتی ہے۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے ہر سال نہروں سے مٹی نکالنے کی مہم (بھل صفائی مہم) چلائی جاتی ہے اور ایک خطیر رقم اس مقصد کے لیے خرچ کی جاتی ہے۔

جواب نمبر ۷۔ حکومت پاکستان نے سکھر بیراج کی پانی ذخیرہ کرنے اور تقسیم کرنے کی صلاحیت بہتر بنانے کے لیے ۲۰۰۴ء میں بڑے پیمانے پر کاروائی شروع کی جو جولائی ۲۰۰۵ء تک جاری رہی۔ ماہرین کے مطابق سکھر بیراج کی بحالی کے اس کام سے اس کی عمر میں ۶۰ سے ۷۰ سال کا اضافہ ہو گیا ہے۔

مشق نمبر ۲

☆درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

سنگم: گلستان جوہر بلاک ۱۲ اور ۱۳ کے سنگم پر ایک پل تعمیر کیا گیا ہے۔

ورثہ: ملک کے قیمتی ورثہ کی حفاظت کرنا ہر شہری کی ذمہ داری ہے۔

خاطر خواہ: اس نے امتحانات میں محنت تو بہت کی تھی لیکن پھر بھی اسے خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔

سیراب: اس سال اس قدر بارش ہوئی کہ فصلیں خوب سیراب ہوئیں۔

آب پاشی: پاکستان میں آب پاشی کے نظام کو مزید بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

ضیاع: ایسی رسومات کا کیا فائدہ جس میں پیسہ اور وقت دونوں کا ضیاع ہو۔

خطیر: ہمیں ہر سال غریبوں پر ایک خطیر رقم خرچ کرنی چاہیے۔

مشق نمبر۳

☆سبق کی مدد سے خالی جگہ پُر کیجیے:

(الف) سنگم　(ب) ایک میل۔۶۶　(ج) ۶۰۔۵۰　(د) چار۔تین

(ہ) بھل صفائی مہم　(ز) ۶۰ سے ۷۰

مشق نمبر۴

☆نیچے دیئے گئے غلط جملوں کو درست کر کے لکھیے: (درست جملے)

(الف) جھوٹا الزام سن کر نسرین ہکا بکا رہ گئی۔　(ب) تم روز بروز کمزور ہوتے جا رہے ہو۔

(ج) کیا آپ میرے ساتھ بازار چلیں گے؟　(د) میں نے ابھی تک کام ختم نہیں کیا۔

(ہ) مجھے آپ کی بات سمجھ میں نہیں آئی یا میں آپ کی بات نہیں سمجھی۔

مشق نمبر۵

☆درج ذیل الفاظ پر اعراب لگائیے:

تَوَقُّع　مُکَمَّل　کُتُب　ذِلّت　اِتّحَاد　مُرَکَّب

مشق نمبر۶

تمہیدی گفتگو: طلبہ چونکہ پچھلی جماعتوں میں بھی پڑھ چکے ہیں لہٰذا ان کی سابقہ معلومات کی جانچ کے لیے ان سے سوال کیا جائے کہ اردو قواعد میں انہیں کیا کہا جاتا ہے جو لکھنے کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف ہوں لیکن ان کا مطلب ایک ہو یعنی ہم معنی الفاظ۔ طلبہ اپنی رائے کا اظہار کریں۔ اس کے بعد معلم طلبہ کو بتائے کہ مترادف الفاظ کیا ہوتے ہیں اور چند مثالیں دی جائیں۔

سرگرمی: طلبہ کو جوڑی میں مترادف الفاظ کی ایک فہرست دی جائے جس میں چند الفاظ اور اس کے مترادف لکھے ہوں۔ طلبہ ان مترادفات میں سے پانچ مترادفات کی مدد سے ایک کہانی لکھیں۔

☆درج ذیل الفاظ کے مترادف الفاظ لکھیے:

آس ۔ امید　ثنا ۔ تعریف

اندیشہ ۔فکر۔ سوچ　بصارت ۔ بینائی

تصور ۔خیال　سانحہ ۔ واقعہ

مشق نمبر۷

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلم چند طلبہ میں کچھ الفاظ تقسیم کریں جن کے دو معنی نکلتے ہوں مثال: پر۔ سن۔ سر۔ عالم وغیرہ اس کے بعد طلبہ سے معنی پوچھے جائیں اور ان معنی کو تختہ تحریر پر لکھا جائے پھر طلبہ کو موضوع کی طرف لاتے ہوئے انہیں بتائیں کہ اگر میں اس ''پر'' لفظ میں پیش لگا دوں تو اس کا کیا مطلب ہوگا۔ طلبہ بتانے کی کوشش کریں گے۔ اسی طرح تمام الفاظ کے اعراب بدل کر بھی معنی پوچھے جائیں اور بتایا جائے کہ ایسے الفاظ قوعد کی رو سے متشابہ الفاظ کہلاتے ہیں یہ متشابہ کی ایک قسم ہے جس میں اعراب بدلنے سے معنی بھی بدل جاتے ہیں۔

☆ایسے پانچ الفاظ لکھیے جن میں اعراب بدلنے سے معنی بدل گئے ہوں۔ ہر لفظ کے معنی بھی لکھیے۔

صِرف (فقط۔تنہا)　صَرف (خرچ)

بَل (خم۔شکن)　بِل (سوراخ۔حشرات الارض کے رہنے کا سوراخ)

مَیل (کیچڑ۔گندگی)　مِیل (فاصلہ)

عالِم (پڑھا لکھا)　عالَم (دنیا)

مِل (ملنا)　مَل (رگڑنا)

☆درج بالا تمام الفاظ کی مدد سے ایک چھوٹی سی عبارت تخلیق کیجیے:

سبق نمبر ۱۱:　　　　ہمارے ہمسائے

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ انسانی ہمدردی کے جذبے سے آشنا ہوں اور پڑوسیوں کے حقوق کے بارے میں جانیں۔

☆ اسلام میں خدمت خلق کی اہمیت سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے لوگوں کی خدمت کریں اور ایک بہتر معاشرہ کی تشکیل کریں۔

☆ سبق میں موجود پیغام کو کہانی کے پیرائے میں پڑھتے ہوئے اس کے انداز تحریر پر غور کریں اور نئے الفاظ کے معنی کو سمجھیں۔

☆ درست تلفظ اور ہجے کرتے ہوئے نئے الفاظ پر غور کریں اور معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ سبق آموز کہانی سے آشنائی حاصل کرتے ہوئے ایک کہانی تحریر کریں اور سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆ الفاظ کے مترادفات لکھ کر ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں اور اپنی تحریر میں اس کا استعمال کریں۔

☆ بے جان مذکر اور مونث سے واقف ہوتے ہوئے الفاظ کو تحریر میں مناسب طریقے سے استعمال کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ سے پوچھیں کہ کیا آپ نے کبھی کسی کی مدد کی ہے؟ راستے میں یا کہیں بھی آتے جاتے کسی کا کوئی کام کیا ہے؟ کیا آپ دوسروں کا خیال رکھتے ہیں؟ کوئی ایسا واقعہ جب آپ نے کسی کی مدد کی ہو؟ یا کسی سے ہمدردی کی ہو؟ یا کسی کی دادرسی کی ہو؟ کسی کے لیے کوئی قربانی دی ہو؟ کیا آپ اپنے آس پڑوس اور محلے داروں کا خیال رکھتے ہیں؟ اگر آپ کے دروازے پر کوئی کچھ مانگنے آئے تو آپ کیا کرتے ہیں یا کیا کریں گے؟ کیا آپ کے گھر میں کوئی بزرگ ہیں؟ کیا آپ ان کا خیال رکھتے ہیں؟ کیا آپ اپنے امی ابو کی خدمت کرتے ہیں؟ اپنے چھوٹے بہن بھائی کا خیال رکھتے ہیں؟ طلبہ کی رائے لی جائے گی طلبہ مختلف طریقے سے اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔ اس کے بعد موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتایا جائے گا کہ لوگوں کی خدمت کرنے، ان کا خیال رکھنے، ان کی مدد کرنے اور پڑوسیوں کے حقوق ادا کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہے۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ اور ہمارے صحابہ کرامؓ کی زندگی خدمت خلق کے واقعات سے بھرپور ہے۔ ہمیں بھی اپنے اردگرد رہنے والے لوگوں کے حالات سے باخبر رہنا چاہیے اگر وہ کسی پریشانی اور تکلیف میں مبتلا ہوں تو ان کی مدد کرنی چاہیے۔ آج کا سبق بھی پڑوسیوں کے حقوق کے بارے میں ہے۔ ہمیں اپنے پڑوسیوں سے کس طرح کا رویہ رکھنا چاہیے اور ان کا کتنا خیال رکھنا چاہیے۔ ہمارا دین بھی ہمیں یہی سکھاتا ہے کہ ہم اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھیں اور ان کے حقوق ادا کریں۔ ہمارے نبیؐ نے فرمایا ''وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جس کا پڑوسی اس کی تکلیف سے محفوظ رہے''۔

پڑھائی:

طلبہ جوڑی کی صورت میں سبق کی پڑھائی کریں۔ پہلے ایک بچہ پہلا صفحہ پڑھے اور دوسرا بچہ سنے اور پھر دوسرا بچہ دوسرا صفحہ پڑھے اور پہلا سنے۔ جہاں بچوں کو مشکل پیش آئے گی وہاں معلم رہنمائی کریں۔

سبق پڑھنے کے بعد معلم طلبہ سے سبق کے متعلق رائے لیں اور پوچھیں کہ سبق میں کیا بتایا گیا ہے؟ سبق میں سب سے اچھی بات آپ کو کیا لگی؟ اس سبق سے آپ نے کیا سیکھا؟ کیا آپ کے اندر خدمت خلق کا جذبہ پیدا ہوا؟ کیا آپ اپنے پڑوسی کا خیال رکھتے ہیں؟

☆ طلبہ سے جوابات لیتے ہوئے معلم سبق کے اہم نکات سامنے لائیں گی اور اس طرح سبق اچھی طرح سمجھ آجائے گا۔

سرگرمی:

سبق میں دی گئی کہانی کو طلبہ ایک ڈرامے کی شکل میں تیار کریں۔ مثلاً جماعت میں طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے اور ہر گروپ اس کہانی میں موجود کرداروں کے حوالے سے اپنے اپنے مکالمے یاد کرے اور اس کہانی کو ایک ڈرامے کی شکل میں پیش کرے۔ اس کام کے لیے طلبہ کو دس سے پندرہ منٹ دیے جائیں۔ جس گروپ میں بچوں کی اداکاری اچھی ہو انہیں تالیاں بجا کر داد دی جائے۔ اس طرح طلبہ کہانی سے ملنے والے سبق سے اچھی طرح واقف ہوں گے۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ کتاب میں موجود سرگرمی گھر سے کرنے کے لیے دی جائے گی۔

سوال: کیا آپ نے کبھی کسی کی مدد کی ہے یا کسی کی مشکل گھڑی میں اس کا ساتھ دیا ہے؟ تفصیل سے بتائیے:　　　　**یا**

☆ آپ اپنے پڑوسی کا کتنا خیال رکھتے ہیں اور کیسے؟

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

ا۔صبح صبح شاہد نوید سے کیا مانگنے آیا؟

۲۔نوید کو شاہد کو دیکھ کر کیوں غصہ آیا؟

۳۔آپ کے خیال میں کیا نوید نے صحیح کیا؟

۴۔نوید کا ایکسیڈنٹ کیسے ہوا؟

۵۔نوید کو عقل کس طرح آئی؟

☆ اس کے علاوہ کاپی میں لکھے گئے جوابات چند ایک طلبہ سے سنے جا سکتے ہیں۔

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ ڈرامے کے لیے اشیاء

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (سوالات کے جوابات دینے کے دوران)

☆علامات اوقاف کا درست استعمال کرتے ہوئے سبق کی بلند خوانی کے دوران۔

☆ڈرامے میں موجود کرداروں کے مکالموں کی ادائیگی کے دوران

☆سوالات کے جوابات تحریر کرنے اور دیگر مشقیں حل کرنے کے دوران

☆الفاظ کے مترادف لکھنے اور تحریر میں اس کے استعمال کے دوران

☆بے جان مذکر اور مونث کے بارے میں جاننے اور تحریر میں اس کے مناسب استعمال کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆انسانی ہمدردی کے جذبے سے آشنا ہونا اور پڑوسیوں کے حقوق کے بارے میں جاننا۔

☆اسلام میں خدمت خلق کی اہمیت سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے لوگوں کی خدمت کرنا اور ایک بہتر معاشرہ تشکیل دینا۔

☆سبق میں موجود پیغام کو کہانی کے پیرائے میں پڑھتے ہوئے اس کے اندازِ تحریر پر غور کرنا اور نئے الفاظ سیکھنا۔

☆درست تلفظ اور ہجے کرتے ہوئے نئے الفاظ پر غور کرنا اور معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆سبق آموز کہانی پڑھ کر اسی طرح کی ایک کہانی تحریر کرنا اور سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆الفاظ کے مترادفات لکھ کر ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا اور اپنی تحریر میں اس کا استعمال کرنا۔

☆بے جان مذکر اور مونث سے واقف ہونا اور تحریر میں ان کا مناسب طریقے سے استعمال کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبرا

سوالات کے جوابات:

جواب نمبرا۔نوید کا پڑوسی ہر وقت کچھ نہ کچھ مانگنے آتا رہتا تھا جس کی وجہ سے نوید تنگ آیا ہوا تھا۔

جواب نمبر۲۔شاہد نے جب ان سے ماچس واپس کرنے کے لیے کہا تو نوید کی امی نے اسے خوب ڈانٹا اور کہا کہ وہ ان کا پڑوسی ہے اور پڑوسیوں کا بہت حق ہوتا ہے۔

جواب نمبر۳۔نوید نے اپنے باپ کا کاروبار سنبھال لیا اور شاہد نوکری کی تلاش میں مصروف ہو گیا۔

جواب نمبر۴۔شاہد نے اپنی قمیض پھاڑ کر نوید کی ٹانگ پر باندھ دی۔نوید کی موٹر سائیکل کو ایک دکان والے کی نگرانی میں چھوڑا اور پھر نوید کو ٹیکسی میں ڈال کر سیدھا اسپتال پہنچا۔

جواب نمبر۵۔شاہد کو اپنی تعریفوں سے شرمندگی اس لیے ہو رہی تھی کیونکہ اس کے خیال میں اس نے کوئی بڑا کام نہیں کیا تھا اس نے صرف پڑوسی ہونے کا حق ادا کیا تھا اور اس مثال پر عمل کیا تھا کہ ''ہمسایہ ماں جایا''

جواب نمبر۶۔نوید اس لیے رو پڑا کیونکہ اس نے کبھی اس مثال کو اہمیت نہیں دی تھی نہ ہی اپنے پڑوسیوں کی کسی معاملے میں مدد کی تھی لیکن آج اسے احساس ہو گیا تھا کہ مشکل وقت میں پڑوسی ہی کام آتے ہیں اور ان کا حق ہوتا ہے۔

مشق نمبر۲

☆اس کہانی کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے:

نوید اپنے پڑوسیوں سے چڑتا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ اکثر اوقات کوئی نہ کوئی چیز مانگنے آجاتے تھے اور مزے کی بات تو یہ تھی کہ ان کی امی اپنے پڑوسیوں کا بہت خیال رکھتی تھیں اور کھلے دل سے ان کی ہر ضرورت پوری کر دیا کرتی تھیں۔ نوید کی امی نوید کو سمجھاتی تھیں کہ کہ پڑوسیوں کا بہت حق ہوتا ہے اور ہمیں ایک دوسرے کی ضرورتوں کا خیال رکھنا چاہیے اور یہ کہ کبھی ہمیں بھی ان کی ضرورت پڑ سکتی ہے مگر نوید پر کسی بھی بات کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔ کافی سال گزر گئے لیکن نوید کا ذہن نہیں بدلا وہ اب اپنی پڑھائی سے فارغ ہو چکا تھا اور اس نے اپنے باپ کا کاروبار سنبھال لیا تھا ایک دن نوید کا پڑوسی شاہد خوب تیار ہو کر نوکری کے لیے انٹرویو دینے جا رہا تھا کہ اس نے دیکھا کہ سڑک کے کنارے کچھ لوگ جمع تھے اور کوئی چیخ رہا تھا۔ شاہد نے غور سے دیکھا تو وہ نوید تھا۔ اس نے فوراً رکشہ رکوایا اور نوید کے پاس پہنچا وہ درد سے چلائے جا رہا تھا اس کے چہرے اور بازو پر چوٹوں کے نشان تھے شاہد اپنے انٹرویو کی پروا کیے بغیر نوید کو ٹیکسی میں ڈال کر سیدھا اسپتال پہنچا۔

ڈاکٹر نے نوید کا معائنہ کیا اور اسے انجکشن لگایا۔ نرس نے اس کے زخموں کو صاف کیا اور ٹانگ کا ایکسرے بھی ہوا۔ تھوڑی دیر بعد نوید کو اسپتال سے چھٹی ملی۔ جب نوید شاہد کا سہارا لے کر اسپتال سے باہر آ رہا تھا تو اس کے گھر والے اور رشتہ دار بھی وہاں پہنچ گئے۔ شاہد نے سب کو تسلی دی کہ خطرے کی کوئی بات نہیں ہے۔ کچھ دن میں نوید بھائی کو آرام آجائے گا۔ اب نوید کو بار بار یہ احساس ہو رہا تھا کہ اس کی امی ٹھیک کہتی تھیں کہ ہر مصیبت میں سب سے پہلے ہمسائے ہی کام آتے ہیں۔ شاہد نے آج اس مثال کو سچ ثابت کیا تھا کہ ''ہمسایہ ماں جایا''

اب نوید کو بھی یہ بات سمجھ آگئی تھی اور اسے اپنے سابقہ رویے پر شرمندگی ہو رہی تھی اور اپنی سوچ پر پچھتاوا ہو رہا تھا۔

مشق نمبر۳

☆درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

شفقت: میری دادی سب بچوں سے شفقت سے پیش آتی ہیں۔

بے تکی: مجھے اپنے دوست کی بے تکی باتوں پر بہت غصہ آتا ہے۔

انوکھا: شاہد آفریدی کے کرکٹ کھیلنے کا انداز انوکھا ہے۔

زخمی: کراچی میں بم دھماکے میں کافی افراد زخمی ہو گئے تھے۔

سر پر چڑھانا: میرے چھوٹے بھائی کو امی نے سر پر چڑھایا ہوا ہے۔

علیک سلیک: حج کے دوران بڑے اچھے لوگوں سے میری علیک سلیک ہوئی۔

مشق نمبر۴

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے طلبہ کو جوڑی کی صورت میں بٹھایا جائے اور ہر جوڑی کو ایک ایک عبارت دی جائے۔ (ایک ہی عبارت کو فوٹو اسٹیٹ کروا کر دیا جائے) اس عبارت میں چند الفاظ کو خط کشید کیا جائے اور طلبہ سے کہا جائے کہ وہ ان خط کشید الفاظ کی جگہ دوسرے الفاظ استعمال کریں۔ عبارت چھوٹی سی ہو تا کہ وقت زیادہ نہ لگے۔ اس کے بعد ان الفاظ کو تختہ تحریر پر لکھا جائے اور موضوع کی طرف لاتے ہوئے طلبہ کو بتایا جائے کہ اردو زبان میں کچھ الفاظ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے معنی ایک ہوتے ہیں مثلاً فلک کو آسمان بھی کہتے ہیں۔ ایسے الفاظ کو قواعد کی رو سے مترادف الفاظ کہتے ہیں۔

سرگرمی: لوپ کارڈ کی سرگرمی کروائی جاسکتی ہے۔

☆لوپ کارڈ بنانے کا طریقہ: ایک لوپ کارڈ میں کسی بھی الفاظ کا مترادف ہوگا اور ایک نیا لفظ ہوگا۔

ہر بچے کو ایک ایک لوپ کارڈ دیا جائے۔ ایک کارڈ معلم اپنے پاس رکھے۔ پھر اس طرح شروع کرے کہ پہلا لفظ معلم بولے اس لفظ کا مترادف دوسرے بچے کے پاس ہونا چاہیے اس کے بعد بچہ اپنے کارڈ پر لکھا ہوا دوسرا لفظ بولے جس کا مترادف کسی اور بچے کے پاس ہونا چاہیے۔ اس طرح بچہ جواب بھی دے اور سوال بھی کرے۔ یہ ایک کل جماعتی سرگرمی ہے۔ اس میں معلم کا کردار کم سے کم ہے۔

☆درج ذیل الفاظ کے مترادف الفاظ لکھیے:

۱۔غم۔ دکھ، رنج	۲۔اتّحاد۔ اتفاق	۳۔التجا۔ درخواست
۴۔فتح۔ جیت	۵۔بھروسا۔ اعتماد	۶۔دلیری۔ بہادری

مشق نمبر۵

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلم چند الفاظ جماعت کے چند طلبہ میں تقسیم کریں اور ان کے جملے بنوائیں۔ طلبہ کے بنائے جملوں کو تختہ سیاہ پر لکھا جائے: مثال: پنکھا۔ گھڑی۔ کمرہ۔ فرش۔ زمین۔ میز۔ دیوار وغیرہ۔ ان جملوں کو سامنے رکھتے ہوئے معلم موضوع کی طرف آئیں اور انہیں مذکر اور مونث کا فرق واضح کریں۔ بے جان مذکر اور مونث کو اسی طرح سمجھا جاسکتا ہے جب انہیں جملوں میں استعمال کیا جائے۔

سرگرمی: طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے اور ان سے کہا جائے کہ وہ دو کالم بنائیں اور سبق میں موجود پانچ بے جان مذکر اور مونث لکھیے:

☆درج ذیل الفاظ میں سے مذکر اور مونث الگ الگ خانوں میں لکھیے:

مذکر	مونث
ذہن	چوٹ
بہانہ	قمیض
حادثہ	دکان
زخم	نوکری

مشق نمبر ۶

☆اس سبق میں کچھ انگریزی الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔انہیں تلاش کیجئے ساتھ ساتھ ان الفاظ کے انگریزی ہجے بھی لکھیے۔

موٹر سائیکل۔motor cycle	انٹرویو۔interview
اسٹارٹ۔start	رکشا۔rickshaw
ٹیکسی۔taxi	ڈاکٹر۔doctor
انجکشن۔injection	ایکسرے۔X-Ray
فریکچر۔	اسپتال۔hospital

مشق نمبر ۷

☆نیچے دیئے گئے الفاظ کو لغت کی ترتیب کے مطابق لکھیے:

مالی ۔مبتلا ۔مدد ۔ مرید ۔ مسکین ۔ مشق ۔معروف ۔ معقول

سبق نمبر ۱۲: اتفاق

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ایک دوسرے کا خیال رکھیں اور آپس میں مل جل کر رہیں۔

☆مل جل کر رہنے کے فوائد سے آگاہ ہوتے ہوئے ایک بہترین معاشرہ کا قیام کریں۔

☆نظم کو اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ پڑھیں اور ردیف، قافیہ، مطلع اور مقطع سے واقف ہوں۔

☆شاعر کے انداز بیان پر غور کرتے ہوئے اشعار کی تشریح کریں اور نظم کے مفہوم کو جاننے کی کوشش کریں۔

☆ایک دوسرے کی رائے کو بغور سنتے ہوئے آپس میں تبادلہ خیال کریں اور اپنے ذہن کو وسعت دیتے ہوئے نظم کو نثر میں تبدیل کریں۔

☆نظم کو سمجھ کر اس سے متعلق سوالات کے جوابات لکھیں اور اپنی تحریری صلاحیت کو بہتر بنائیں۔

☆متشابہ الفاظ سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے تحریر میں اس کا استعمال کریں اور تحریری صلاحیتوں میں اضافہ کریں۔

☆واحد کی جمع اور جمع کی واحد بنا سکیں اور ذخیرہ الفاظ بڑھا کر تحریر میں اس کا استعمال کریں۔

<u>مرکزی خیال:</u> اس نظم میں شاعر نے مل جل کر رہنے کے فوائد بیان کیے ہیں اور تحاد و اتفاق کی اہمیت سے آگاہ کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا ہے کہ اتحاد میں ہی طاقت ہے اور مل جل کر رہنے میں ہی ہماری بھلائی ہے۔

طریقہ تدریس:

<u>تمہیدی گفتگو:</u> سب سے پہلے معلم طلبہ کو گروپ میں تقسیم کریں اور ان کو بتائیں کہ آج ہم ایک رول پلے کریں گے۔اس کا عنوان ہے ''مل جل کر رہنے کے فوائد''۔طلبہ کو ہدایات دی جائیں۔طلبہ کو تیاری کے لیے دس سے پندرہ منٹ دیئے جائیں۔اس کے بعد ہر گروپ باری باری اپنا رول پلے جماعت کے سامنے پیش کرے۔تیاری کے دوران (کردار اور مکالموں کے حوالے سے) معلم کی معاونت اور رہنمائی شامل رہے۔

جب تمام گروپ اپنا اپنا رول پلے کر چکیں تو معلم انہیں موضوع کی طرف لاتے ہوئے بتائیں کہ مل جل کر رہنے کے کتنے فوائد ہوتے ہیں، مل جل کر کام کرنے سے نہ صرف کام میں برکت ہوتی ہے بلکہ وہ کام آسانی سے ہو جاتا ہے۔مل جل کر ہر پریشانی کا حل بھی نکالا جا سکتا ہے اور ایک دوسرے کا خیال رکھنے سے ایک بہتر معاشرے کی تعمیر ہوتی ہے۔اس ملک کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا جہاں کے لوگ آپس میں پیار و محبت سے رہیں یعنی اتحاد قوم کی طاقت ہوتی ہے اور وہی ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہوتا ہے جہاں کے لوگ مل جل کر اس کی بہتری کے لیے کام کریں۔اسی لیے ہمیں مل جل کر رہنا چاہیے اور ایک دوسرے کا

خیال رکھنا چاہیے۔

پڑھائی:

☆سب سے پہلے معلم اس نظم کو اتار چڑھاؤ کے ساتھ پڑھیں اس کے بعد نظم کے نئے الفاظ تختہ تحریر پر لکھیں۔

☆اس نظم میں آٹھ اشعار ہیں لہٰذا جماعت کو آٹھ گروپ میں تقسیم کریں اور ہر گروپ کو ایک ایک شعر دیا جائے۔ گروپ کے بچے آپس میں تبادلہ خیال کرتے ہوئے اس شعر کا مطلب جاننے کی کوشش کریں۔ معلم کی معاونت اور رہنمائی شامل رہے۔

☆دس منٹ کے بعد ہر گروپ سے ایک بچہ اپنے شعر کا مطلب جماعت کو بتائے۔ ضرورت محسوس ہو تو معلم شعر کا مطلب واضح کرنے میں بچوں کا ساتھ دیں۔

☆آخر میں ایک کل جماعتی گفتگو میں معلم اس نظم کا خلاصہ پیش کریں اور نظم کے اہم نکات طلبہ کو بتائیں۔ (نظم کا خلاصہ آگے درج ہے)

لکھائی: درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام: ☆کیا آپ شاعر کے دیئے گئے پیغام سے متفق ہیں کہ اتحاد میں برکت ہوتی ہے۔ اپنی رائے کا اظہار کیجئے ممکن ہو تو مثال بھی دیجئے:

☆کتاب میں موجود سرگرمی بھی گھر سے کرنے کے لیے دی جا سکتی ہے۔

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔مل جل کر رہنے کے فوائد بتایئے: ۲۔نظم کا سب سے خوبصورت شعر کون سا ہے؟ پسندیدگی کی وجہ؟

۳۔نظم کے پانچویں شعر میں شاعر نے کیا پیغام دیا ہے؟ ۴۔نظم کا مرکزی خیال بتایئے؟

تدریسی معاونات/ وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ رول پلے میں استعمال ہونے والی اشیاء

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران

☆اپنی رائے کے اظہار کے دوران اور آپس میں تبادلہ خیال کے دوران

☆درست تلفظ اور اتار چڑھاؤ کے ساتھ نظم پڑھنے کے دوران

☆رول پلے میں طلبہ کی کارکردگی اور مکالموں کی ادائیگی کے دوران

☆سوالات کے جوابات لکھنے اور دیگر مشقیں حل کرنے کے دوران

☆متشابہ الفاظ لکھنے اور تحریر میں اس کے استعمال کے دوران

☆واحد کی جمع اور جمع کی واحد بنانے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆ایک دوسرے کا خیال رکھنا اور آپس میں مل جل کر رہنا۔

☆مل جل کر رہنے کے فوائد سے آگاہ ہوتے ہوئے ایک بہترین معاشرہ کا قیام کرنا۔

☆نظم کو اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ پڑھنا۔

☆نظم میں دیئے گئے پیغام کو سمجھنا اور شاعر کے انداز بیان پر غور کرتے ہوئے اشعار کی تشریح کرنا۔

☆ایک دوسرے کی رائے کو بغور سنتے ہوئے آپس میں تبادلہ خیال کرنا اور نظم کو نثر میں تبدیل کرنا۔

☆نظم کو سمجھ کر اس سے متعلق سوالات کے جوابات لکھنا اور اپنی تحریری صلاحیت کو بہتر بنانا۔

☆متشابہ الفاظ سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے تحریر میں اس کا استعمال کرنا اور تحریری صلاحیتوں میں اضافہ کرنا۔

☆واحد کی جمع اور جمع کی واحد بنانا اور ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

سوالات کے جوابات:

جواب نمبر ۱۔ زندگی میں لطف جب ہوتا ہے جب آپس میں پیار ہوتا ہے، ایک دوسرے سے محبت اور یگانگت ہوتی ہے اور ایک دوسرے کا خیال رکھا جاتا ہے۔

جواب نمبر۲۔ شاعر نے ''سمجھ والا'' اس شخص کو کہا ہے جو ہر کسی سے مل جل کر رہتا ہے اور سب سے بنا کر رکھتا ہے۔ وہ لڑائی جھگڑے کو برا سمجھتے ہوئے ہمیشہ اس سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔

جواب نمبر۳۔ بربادی وہاں ہوتی ہے جہاں نا اتفاقی اور لڑائی جھگڑا ہوتا ہے کیونکہ لڑائی جھگڑے سے برکت ختم ہو جاتی ہے اور کوئی کام صحیح نہیں ہوتا جبکہ مل جل کر رہنے سے ہر کام اچھا ہوتا ہے۔

جواب نمبر۴۔ محبت کی طاقت سے دنیا کو بدلا جا سکتا ہے کیونکہ جب ہم آپس میں پیار و محبت سے رہتے ہیں تو ایک مستحکم اور بہترین معاشرہ قائم ہوتا ہے۔ مل جل کر رہنے سے ہر کام اچھے طریقے سے ہوتا ہے اور ترقی کی راہیں ہموار ہوتی ہیں۔ اتحاد کی قوت ہمیں کامیابی کا راستہ دکھاتی ہے۔

جواب نمبر۵۔ اس مصرع کا مطلب یہ ہے کہ جو لڑائی جھگڑا کرے گا وہ ہمیشہ مشکلات کا شکار رہے گا کیونکہ نا اتفاقی ایک بری چیز ہے اور انسان اپنے آپ کو اکیلا محسوس کرتا ہے اور ہر مشکل کا مقابلہ اسے اکیلے کرنا پڑتا ہے جس سے وہ ہمیشہ پریشان رہتا ہے اور ناخوش رہتا ہے۔

مشق نمبر۲

☆ درج ذیل الفاظ کے دو دو ہم آواز الفاظ لکھیے جن میں سے ایک نظم میں سے لیا گیا ہو اور دوسرا لفظ نظم کے علاوہ ہو۔

۱۔ نیک: ایک۔ ٹیک	۲۔ تھوکے: چوکے۔ بھوکے	۳۔ مزاج: خراج۔ سراج
۴۔ عالم: ہم۔ سرگم	۵۔ زمانے: کارخانے۔ انجانے	۶۔ دکھاتا: آتا۔ جاتا

مشق نمبر۳

☆ مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

کامیابی:	جب مجھے امتحانات میں کامیابی ملی تو میں خوشی سے نہال ہو گئی۔
طوفان:	سمندری طوفان نے مچھیروں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔
پھوٹ:	میری بہن ذرا سی چوٹ لگنے پر پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع ہو جاتی ہے۔
چُوک:	میں نے لال بیگ مارنے کے لیے تاک کر جوتا مارا لیکن میرا نشانہ چوک گیا۔
گُر:	زندگی گزارنے کے گُر بزرگوں سے سیکھنے چاہییں۔
ملاپ:	پڑوسیوں سے میل ملاپ رکھنا اچھی بات ہے۔

مشق نمبر۴

☆ مصرعے مکمل کیجیے:　　(کتاب سے مدد لیجیے)

مشق نمبر۵

☆ اس نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے:

اس نظم کے شاعر نسیم امروہوی ہیں۔ شاعر اس نظم میں مل جل کر رہنے کے فوائد بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جہاں آپس میں پیار ہوتا ہے وہیں آسودگی ہوتی ہے۔ ایک دوسرے کا خیال رکھنے سے ایک بہتر معاشرہ وجود میں آتا ہے جہاں سکون اور اطمینان ہوتا ہے۔ جس معاشرے میں لوگ اتحاد و اتفاق سے رہتے ہیں وہی زندگی کے ہر میدان میں کامیاب ہوتے ہیں دنیا میں وہی قومیں ترقی کرتی ہیں جن میں آپس میں اتحاد ہوتا ہے کیونکہ وہ مل جل کر اپنے ملک کے لیے کام کرتی ہیں اور ہر مشکل کا مل کر سامنا کرتی ہیں۔ اگر ہم دوسروں کا خیال کریں گے اور مل کر رہیں گے تو دوسرے بھی وقت پڑنے پر ہمارا ساتھ دیں گے اور ہمارے کام آئیں گے اور ہماری مشکل بھی دور کرنے میں ہماری مدد کریں گے۔ شاعر ایک مثال کے ذریعے اتحاد کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جس طرح ایک پانی کی بوند اکیلی کوئی حیثیت نہیں رکھتی لیکن اگر بہت ساری بوندیں مل جائیں تو وہ سمندر کی شکل اختیار کر سکتی ہیں اور ایک طوفان لا سکتی ہیں۔ بالکل اسی طرح ایک اکیلا آدمی کچھ نہیں کر سکتا لیکن جب وہ ایک قوم بن جائے تو کوئی انہیں ہرا نہیں سکتا اور کوئی مشکل ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ جو سمجھدار ہوتا ہے وہ کبھی بھی لڑائی جھگڑے میں نہیں پڑتا اور ہمیشہ دوسروں کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ لڑائی جھگڑا ایک بری چیز ہے اور اس سے صرف نقصان ہوتا ہے کوئی بھی ملک اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا جب تک وہاں کے لوگ آپس میں مل جل کر نہ رہیں کیونکہ کسی بھی ملک کی ترقی کا دارومدار ہی اسی بات پر ہے کہ وہاں کے لوگ آپس میں اتحاد و اتفاق سے رہیں۔ جہاں لوگ نا اتفاقی سے رہتے ہیں، آپس میں لڑائی جھگڑا کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو نقصان پہنچاتے ہیں وہاں نہ ملک ترقی کرتا ہے اور معاشرہ بھی تباہی کی طرف گامزن ہوتا ہے شاعر ہمیں اس بات کی تلقین کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم اپنے اندر اچھے اخلاق پیدا کریں اور اچھے اخلاق کی نشانی یہی ہے کہ ایک دوسرے سے پیار سے بات کریں اور ایک دوسرے کا خیال رکھیں، ایک دوسرے کے لیے دلوں میں گنجائش رکھیں اور جھگڑے کے بجائے معاف کرنے کی عادت اپنائیں۔ اسی طرح ہم ایک اچھا معاشرہ تشکیل دے سکتے ہیں۔ ایک دوسرے کا خیال رکھنے اور مل جل کر رہنے سے ہم ایک دوسرے کا دل جیت سکتے ہیں اور اسی میں ہماری کامیابی ہے کیونکہ اگر لوگ ہم سے خوش ہوں گے تو اللہ بھی ہم سے خوش ہوگا پیار و محبت کے دو میٹھے بول سے ہم اپنی ہر بات منوا سکتے ہیں اور دنیا فتح کر سکتے ہیں۔ شاعر کہتے ہیں میرا تو یہی ماننا ہے کہ اتحاد سب سے بڑی قوت ہے جہاں پیار و محبت اور اتفاق ہوگا وہیں ایک بہتر زندگی کا وجود ہوگا اور ہماری بھلائی بھی اسی میں ہے کہ ہم مل جل کر رہیں۔

مشق نمبر ۶

تمہیدی گفتگو: معلم سب سے پہلے تختۂ سیاہ پر ایک جملہ لکھیں جس میں دو اقسام کے متشابہ الفاظ ہوں مثلاً

''میں نے ایک پل میں شاہراہ فیصل کا پُل پار کر لیا۔

معلم طلبہ سے جملے کے بارے میں پوچھیں۔ جب طلبہ اپنی رائے دے چکیں تو انہیں موضوع کی طرف لاتے ہوئے معلم متشابہ الفاظ کے بارے میں بتائیں کہ ایسے الفاظ جو لکھنے میں ایک جیسے ہوں لیکن اعراب کے فرق سے ان کے معنی مختلف ہو جائیں۔ یعنی ہم آواز لیکن مختلف معنی ایسے الفاظ کو قواعد کی رو سے متشابہ الفاظ کہتے ہیں۔

سرگرمی: طلبہ سے کہا جائے کہ وہ ایک چھوٹی سی کہانی یا عبارت لکھیں جس میں متشابہ الفاظ استعمال کیے گئے ہوں۔

☆ آپ ان مثالوں کو دیکھتے ہوئے دونوں قسموں کے دو دو متشابہ الفاظ لکھیے:

اعراب کا فرق

کل: آنے والا دن یا گزرا ہوا دن	کُل: پورا۔ تمام
دَھن: مال و دولت	دُھن: دھیان۔ خیال۔ شوق

املا کا فرق

شیر: جانور	شعر: دو مصرعوں کا مجموعہ
فیل: ناکام	فعل: کام

مشق نمبر ۷

☆ واحد کی جمع اور جمع کی واحد بنایئے:

عدد۔ اعداد	جوہر۔ جواہر	حدیث۔ احادیث	دلیل۔ دلائل
قانون۔ قوانین	مطلب۔ مطالب	استاد۔ اساتذہ	شریک۔ شرکاء

سبق نمبر ۱۳: مریم مختیار

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ فخرِ پاکستان مریم مختیار کی شخصیت سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے ان کے مقام اور ان کے کارنامے پر ان کو خراجِ تحسین پیش کریں۔

☆ مریم مختیار کے کارنامے کو دیکھتے ہوئے اپنے اندر حب الوطنی کا جذبہ پیدا کریں۔

☆ مریم مختیار کے سبق سے رہنمائی لیتے ہوئے کسی بھی شخصیت اور اس کے کارنامے کو جانیں اور اسے بخوبی بیان کر سکیں۔

☆ الفاظ کی ہجے کرتے ہوئے روانی سے پڑھیں اور نئے الفاظ کے معنی جانتے ہوئے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆ مریم مختیار کے بارے میں سوالات کے جوابات کو بیانیہ انداز میں لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنائیں۔

☆ سابقے اور لاحقے کے بارے میں جانتے ہوئے اپنی تحریر میں اس کا استعمال کریں اور ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆ مرکب عطفی 'و' اور مرکب عطفی 'اور' سے واقف ہوں اور ان کی مدد سے الفاظ بنا کر الفاظ کا ذخیرہ بڑھائیں اور اپنا اندازِ تحریر بہتر بنائیں۔

☆ فعل معروف اور فعل مجہول کا فرق جان کر تحریر میں ان کی شناخت کریں اور جملوں کو پہچان سکیں۔

☆ واحد کی جمع اور جمع کی واحد بنا کر اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

طریقۂ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

☆ سب سے پہلے معلم ایک پیشکش طلبہ کو دکھائیں۔ (یہ پیشکش معلم پہلے سے تیار کریں انٹرنیٹ کی مدد سے۔ انٹرنیٹ پر تمام معلومات درج ہیں) اس پیشکش میں پاکستان کی ان خواتین کی تصاویر اور ان کے بارے میں تھوڑی سی معلومات درج ہوں گی جنھوں نے پاکستان کا نام پوری دنیا میں روشن کیا اور جن پر پاکستان فخر کرتا ہے۔ مثلاً ارفع کریم جو کہ سب سے کم عمر مائیکروسوفٹ پروفیشنل تھیں، شرمین عبید چنائے۔ منہال سہیل جو اولمپکس میں پاکستان کی پہلی شوٹر ہیں۔ ملالہ یوسف زئی۔ ثمینہ بیگ جنھوں نے ماؤنٹ ایورسٹ پر پاکستان کا جھنڈا لگایا۔ یہ پیشکش ملٹی میڈیا پر دکھائی جا سکتی ہے۔ اس کا دورانیہ دس سے

پندرہ منٹ ہو۔طلبہ کو چند خواتین کے بارے میں بتا کر ان کی رائے لی جائے گی۔اس کے بعد طلبہ سے پوچھا جائے کہ ان کے علاوہ کوئی نام اگر آپ کو یاد ہو جنھوں نے پاکستان کا نام پوری دنیا میں اونچا کیا ہو اور وہ پاکستان کا سرمایہ ہوں۔طلبہ کی رائے لیتے ہوئے انہیں موضوع کی طرف لایا جائے کہ آج ہم پاکستان کی پہلی شہید خاتون پائلٹ مریم مختیار کے بارے میں جانیں گے کہ انہوں نے کیا عظیم کارنامہ انجام دیا۔

__پڑھائی:__ سبق کی انفرادی پڑھائی کروائی جائے گی۔طلبہ انفرادی طور پر خود پڑھنے کی کوشش کریں گے اور اگر بچوں کو مشکل پیش آئے تو معلم ان کی رہنمائی کریں گی۔(بلند خوانی بھی کروائی جا سکتی ہے)

☆سبق کے نئے الفاظ تختہ تحریر پر لکھے جائیں اور ان کے معنی طلبہ لغت کی مدد سے تلاش کریں۔معلم کی رہنمائی شامل رہے۔

☆سبق کے اختتام پر طلبہ کی رائے لی جائے گی اور اہم نکات پوچھے جائیں گے۔آخر میں ایک کل جماعتی گفتگو میں معلم طلبہ کو سبق کے اہم نکات سے آگاہ کریں۔

__سرگرمی:__

☆ انٹرنیٹ کی مدد لیتے ہوئے چند خواتین کے بارے میں معلومات ایک ایک الگ کمپیوٹر پیپر یا چارٹ پیپر پر لکھ کر انہیں جماعت میں چسپاں کیا جائے۔پوری جماعت میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر لگائے جائیں۔(کم از کم پانچ شخصیات)

☆جماعت کو پانچ گروپ میں تقسیم کیا جائے اور ہر گروپ کو باری باری ایک ایک شخصیت کے بارے میں پڑھنے کا موقع دیا جائے۔

☆ہر گروپ کو دس منٹ دیئے جائیں اور معلم تالی بجا کر گروپ کو مطلع کرے کہ وقت ختم ہو گیا ہے۔(گیلری واک بھی کروائی جا سکتی ہے)

☆جب تمام گروپ پڑھ لیں تو آخر میں معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں ہر شخصیت کے بارے میں طلبہ کی رائے لیں۔

__لکھائی:__

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

__گھر کا کام:__

☆ آپ اپنے ملک کے لیے کیا کارنامہ انجام دینا چاہتے ہیں؟ یا آپ بڑے ہو کر اپنے ملک کی خدمت کس طرح کریں گے؟

__نظرِ ثانی (اعادہ):__

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔مریم مختیار نے کس شعبے میں شمولیت اختیار کی؟

۲۔مریم کو بچپن سے کیا شوق تھا؟

۳۔تعلیم کے میدان میں مریم کیسی تھیں؟

۴۔اگر مریم مختیار کی جگہ آپ ہوتے تو کیا کرتے؟

__تدریسی معاونات/وسائل:__

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔ چارٹ پیپر پر درج اہم خواتین کی معلومات

__جانچ:__ دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆فخرِ پاکستان مریم مختیار کے بارے میں جاننے کے دوران

☆الفاظ کی ہجے کرنے اور معاونت کے بغیر پڑھنے کے دوران

☆اپنی رائے کے اظہار اور اہم نکات پر تبصرہ کے دوران

☆سوالات کے جوابات لکھنے اور کسی بھی شخصیت کے کارنامے کو بیان کرنے کے دوران۔

☆مرکب عطفی 'و' اور مرکب عطفی 'اور' بنانے کے دوران

☆فعل معروف اور فعل مجہول کے جملوں کو الگ کرنے کے دوران

__ہم نے سیکھا:__

☆فخرِ پاکستان مریم مختیار کی شخصیت اور ان کے کارنامے کے بارے میں جانتے ہوئے اپنے اندر بھی حب الوطنی کا جذبہ پیدا کرنا۔

☆ان خواتین کے بارے میں جاننا جنھوں نے اپنی پہچان بنائی۔

☆الفاظ کی ہجے کرتے ہوئے روانی سے پڑھنا اور نئے الفاظ کے معنی جانتے ہوئے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا۔

☆سابقے اور لاحقے کو اپنی تحریر میں استعمال کرنا اور ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا۔

☆مرکب عطفی 'و' اور مرکب عطفی 'اور' سے واقف ہوتے ہوئے مختلف الفاظ بنانا اور اپنا اندازِ تحریر بہتر بنانا۔

☆فعل معروف اور فعل مجہول کا فرق جاننا۔

☆واحد کی جمع اور جمع کی واحد بنا کر اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر۱

جواب نمبر۱۔ پاکستان ایئرفورس میں خواتین کی تعداد اتنی کم اس لیے ہے کیونکہ اس شعبے میں سخت اور انتھک محنت کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ خطرات سے پُر ہوتے ہیں۔اس شعبے میں زیادہ تر مردوں کو ترجیح دی جاتی ہے۔

جواب نمبر۲۔مریم مختیار کے طیّارے میں فنی خرابی پیدا ہوگئی جو دور نہیں ہوسکی اور صورت حال خطرناک ہوگئی۔

جواب نمبر۳۔مریم مختیار اور ان کے ساتھ پائلٹ نے نے جہاز سے نکلنے کا ارادہ اس لیے ملتوی کیا تھا کیونکہ طیارے کا رخ رہائشی علاقے کی طرف تھا اور اگر طیارہ آبادی پر گرتا تو بہت سی قیمتی جانیں ضائع ہو جاتیں۔

جواب نمبر۴۔مریم مختیار نے اپنے ساتھی پائلٹ ثاقب عباسی کو پہلے نکلنے کا موقع فراہم کیا۔

جواب نمبر۵۔مریم مختیار کو کامیاب اس لیے کہا گیا ہے کہ انہوں نے اپنی جان کے بجائے کسی اور کی جان بچانے میں پہل کی اور بہادری کا ثبوت دیا۔دنیا میں وہی لوگ کامیاب ہیں جو دوسروں کے لیے کچھ کر گزرتے ہیں۔مریم مختیار نے اپنے وطن کے لیے اپنی جان کی بازی لگا دی۔اسی لیے انہیں کامیاب قرار دیا گیا ہے اور حکومت پاکستان کی طرف سے تمغہ بسالت سے نوازا گیا۔

مشق نمبر۲

☆درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

ا۔جنون:	مجھے کتابیں پڑھنے کا جنون ہے۔
۲۔شمولیت:	میں نے اسکول کی کرکٹ ٹیم میں شمولیت اختیار کی ہے۔
۳۔شہادت:	وہ لوگ عظیم ہیں جنھوں نے وطن کی خاطر شہادت کا رتبہ پایا۔
ملتوی:	موسم کی خرابی کی وجہ سے میں نے لاہور کا سفر ملتوی کر دیا۔
ہم نصابی:	اسکول کے بچوں کی صلاحیتوں کو ابھارنے کے لیے ہم نصابی سرگرمیاں بہت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔
جان کی بازی ہارنا:	ہمارے ملک کے بیشتر فوجی جوان اپنی جان کی بازی ہار چکے ہیں۔

مشق نمبر۳

☆نیچے دیئے گئے مرکّب الفاظ کو سابقے اور لاحقے کے الگ الگ کالم میں لکھیے۔

سابقے:	نیم گرم	۔	بے بس	۔	غیر حاضر	
لاحقے:	قدردان	۔	کاشت کار	۔	حیرت انگیز	

مشق نمبر۴

☆تمہیدی گفتگو + سرگرمی:

طلبہ کو ایک عبارت دی جائے جس میں مرکب الفاظ کا استعمال کیا جائے اور طلبہ کو گروپ میں اس عبارت کو پڑھنے کو دیا جائے۔ چار چار کے گروپ بنائے جائیں اور ہر گروپ کو یہی عبارت دی جائے۔

<u>عبارت:</u>

احمد ایک ذہین و فطین بچہ ہے۔اس کا شمار جماعت کے ہونہار طلباء میں ہوتا ہے۔وہ صبح و شام پڑھائی میں مصروف رہتا ہے۔اس کے ابو ایک اعلیٰ و ارفع عہدے پر فائز ہیں لیکن پھر بھی انہیں مال و دولت سے لگاؤ نہیں ہے اور وہ کبھی بھی اس بات پر غرور اور تکبر نہیں کرتے۔وہ دل و جان سے احمد کو چاہتے ہیں اور انہیں احمد کی بہت فکر رہتی ہے کہ وہ خوب پڑھے اور لکھے اور ایک اچھا انسان بنے۔وہ احمد کو اچھے اور برے کی تمیز بھی سکھاتے ہیں اور اسے زندگی کے ہر میدان میں کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہونے کی ترغیب بھی دیتے ہیں۔احمد ایک خوش و خرم زندگی گزار رہا ہے۔وہ بھی اپنی امی اور ابو کا بہت خیال رکھتا ہے۔وہ انہیں کبھی پریشان نہیں کرتا۔وہ علم و دانش کی ایک اعلیٰ مثال بننا چاہتا ہے اور اپنے والدین کے لیے فخر و غرور کا باعث بھی بننا چاہتا ہے اسی لیے وہ محنت اور لگن سے پڑھتا ہے۔

☆عبارت پڑھنے کے بعد ہر گروپ سے پوچھا جائے کہ اس عبارت کی خاص بات کیا ہے؟ معلم طلبہ سے پوچھتے ہوئے انہیں موضوع کی طرف لائیں اور انہیں بتائیں کہ اس عبارت میں مرکب الفاظ کا استعمال ہوا ہے۔معلم تمام مرکب الفاظ کو تختہ تحریر پر لکھیں اور طلبہ کو بتائیں کہ ان مرکب الفاظ میں جو درمیان میں ''و'' اور ''اور'' ہیں وہ مرکب عطفی کہلاتے ہیں

☆معلم اس عبارت کو لکھ کر فوٹو اسٹیٹ کروائیں اور گروپ میں تقسیم کریں۔

☆ آپ پانچ مرکب عطفی ''و'' کی مدد سے اور پانچ مرکب عطفی ''اور'' کی مدد سے بنائیے:

مرکب عطفی ''و'' والے الفاظ:

آرام وسکون ۔ دل وجان ۔ حسین وجمیل ۔ جاہ وجلال ۔ زمین وآسمان

مرکب عطفی ''اور'' والے الفاظ

سیاہ اور سفید ۔ چاند اور تارے ۔ عزت اور ذلت ۔ پھول اور کانٹے ۔ دکھ اور سکھ

مشق نمبر ۵

تمہیدی گفتگو + سرگرمی: تختۂ تحریر پر ایک جملہ لکھا جائے جس میں فعل، فاعل اور مفعول تینوں ہوں اور طلبہ کی سابقہ معلومات جانچ کر ان سے پوچھا جائے کہ فعل، فاعل اور مفعول کون سا ہے۔ اس کے بعد چند اور مثالیں پوچھی جائیں۔ اسی طرح ان جملوں سے فاعل کو ہٹا دیا جائے۔

☆ طلبہ کو جوڑی میں دو دو جملے لکھنے کے لیے دیئے جائیں۔ ایک میں فعل، فاعل اور مفعول تینوں ہوں اور دوسرے میں فاعل نہ ہو۔

☆ نیچے دیئے گئے جملوں کو فعل معروف اور فعل مجہول کے الگ الگ خانوں میں لکھیے:

فعل معروف	فعل مجہول
مجھے بازار جانا ہے۔ شفیق سیر کے لیے جاتا ہے۔ بلی نے چوہا پکڑ لیا۔ تم چلا کیوں رہے ہو؟ حامد کا بستہ کھو گیا تھا۔	مکان بک گیا۔ سودا ہو گیا۔ کرکٹ میچ کھیلا جا رہا تھا۔ گھر میں رنگ ہو رہا ہوگا۔ حج کے فارم بھرے جا رہے ہیں۔

مشق نمبر ۶

☆ درج ذیل الفاظ میں سے واحد الفاظ کی جمع اور جمع کے واحد بنائیے:

واحد	جمع
رسم	رسوم
والد	والدین
حرکت	حرکات
حادثہ	حوادث
مقام	مقامات
شریک	شرکاء
حد	حدود
وجہ	وجوہات
فرد	افراد

سبق نمبر ۱۴: بجلی کی بچت: وقت کی ضرورت

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ ہماری روزمرہ زندگی میں بجلی کی اہمیت، ضرورت اور افادیت سے آگاہی حاصل کریں۔

☆ بجلی کے ضیاع سے پرہیز کرتے ہوئے اس کی بچت کے لیے سدّ باب اختیار کریں۔

☆ معلوماتی مضمون کے اندازِ تحریر کو سمجھتے ہوئے اور الفاظ پر غور کرتے ہوئے اپنی تحریری صلاحیت میں اضافہ کریں۔

☆ نئے الفاظ کی ہجے کرتے ہوئے معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں اور اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔۔

☆ محاورات کے بارے میں جانتے ہوئے جملوں میں اس کا استعمال کریں اور اپنی تحریر کو خوبصورت بنائیں۔

☆ مرکب الفاظ سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے اس کو اپنی تحریر کا حصہ بنائیں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

معلم جماعت میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے تمام لائیٹیں اور پنکھے بند کریں۔ طلبہ گھبرائیں گے اور سوال کریں گے۔ معلم طلبہ سے کہیں کہ آپ کو کیسا محسوس ہو رہا ہے؟ طلبہ اپنی رائے دیں گے۔ معلم طلبہ سے مزید سوالات کریں یہ تمام چیزیں کس سے چلتی ہیں؟ اگر یہ نہ ہوتو کیا ہوگا؟ آپ کے خیال میں سائنس کی بہترین ایجاد کیا ہے؟ طلبہ کو بتایا جائے کہ بجلی اس دور کی اہم ایجاد ہے۔ طلبہ سے بجلی کے فوائد پوچھے جائیں اور اس کی ضرورت واہمیت پر گفتگو کی جائے۔ ساتھ ہی پوچھا جائے کہ ہم بجلی کی بچت کے لیے کیا طریقے استعمال کر سکتے ہیں یا ہم کس طرح بجلی کی بچت کر سکتے ہیں۔ طلبہ کو بولنے کا موقع دیا جائے۔ معلم موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں کہ اگر بجلی نہ ہوتی تو ہم کتنی مشکلات میں زندگی گزارتے۔ آپ نے دیکھا ہوگا جب لوڈشیڈنگ ہوتی ہے تو ہمیں کتنی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ آج کل کا دور ایک جدید دور ہے اور نت نئی چیزیں ہماری آسانی اور ہمارے آرام کے لیے دستیاب ہیں جن کی بدولت ہم ایک پرسکون زندگی گزارتے ہیں لیکن یہ تمام چیزیں بجلی کے بغیر بے کار ہیں لہٰذا ہم اپنے آرام کے لیے جن چیزوں کا استعمال کرتے ہیں وہ سب بجلی کی مدد سے چلتی ہیں۔ اس لیے بجلی ایک اہم ضرورت ہے۔ اور آج ہم اسی حوالے سے ایک سبق پڑھیں گے۔ طلبہ خود نام بتائیں گے۔

سرگرمی: طلبہ کو چار چار کے گروپ میں تقسیم کیا جائے اور ایک پیشکش تیار کروائی جائے جس میں بجلی کی افادیت پر ایک مضمون لکھوایا جائے

عنوان: اگر بجلی نہ ہوتی تو! (یہ کام چارٹ پیپر پر کروایا جائے)

طلبہ گروپ میں ایک معلوماتی پیراگراف لکھیں اور تصاویر سے اسے واضح کریں۔ معلم کی معاونت اور رہنمائی شامل رہے۔

☆ دس سے پندرہ منٹ بعد ہر گروپ اپنی پیشکش جماعت کے سامنے پیش کرے اور اپنے لکھے ہوئے نکات سے طلبہ کو آگاہ کرے۔

پڑھائی:

طلبہ سے سبق کی بلند خوانی کروائی جاسکتی ہے۔ ساتھ ساتھ معلّمہ سبق کے نئے الفاظ کے معانی بھی سمجھاتی جائیں اور جہاں طلبہ کو مشکل ہو وہاں رہنمائی کی جائے۔ طلبہ سے کہا جائے کہ وہ سبق کے اہم نکات کو خط کشید کرتے جائیں۔ سبق کے آخر میں طلبہ سے رائے لی جائے اور ان نکات پر تبادلہ خیال کیا جائے۔ ضرورت محسوس ہو تو معلم سبق میں بتائی گئی اہم معلومات طلبہ کو بتائیں۔

لکھائی: درسی کتاب موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆ کیا آپ بجلی کو بچانے کے لیے سدِ باب اختیار کرتے ہیں؟ آپ بجلی کے حوالے سے کن باتوں کا خیال رکھتے ہیں اور کس طرح بجلی کی بچت کرتے ہیں؟

نظر ثانی (اعادہ): ☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔ آپ کے خیال میں بجلی آج کل کے دور میں کتنی ضروری ہے؟

۲۔ لوڈشیڈنگ سے کیا کیا نقصانات ہوتے ہیں؟

۳۔ ہمیں بجلی کی بچت کیوں کرنی چاہیے؟

☆۔ طلبہ سے سبق میں دیئے گئے سوالات کے جوابات سنے جائیں۔

تدریسی معاونات/ وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ چارٹ پیپر

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ بجلی کی اہمیت وافادیت اور ضرورت کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے اور رائے کے اظہار کے دوران

☆ علامات اوقاف کے استعمال کے ساتھ معلوماتی پیراگراف کی بلند خوانی اور نئے الفاظ سے آشنائی حاصل کرنے کے دوران

☆ گروپ میں کام کرنے اور پیشکش تیار کرنے دوران

☆ سوالات کے جوابات اور دیگر مشقیں حل کرنے دوران

ہم نے سیکھا:

☆ بجلی کی ضرورت واہمیت سے واقف ہوتے ہوئے اس کی بچت کے لیے سدِ باب اختیار کرنا

☆ ایک معلوماتی پیراگراف کے اندازِ تحریر کو سمجھتے ہوئے نئے الفاظ سیکھنا

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنا

☆قواعد میں محاورات اور مرکب الفاظ کے بارے میں جانتے ہوئے تحریر میں اس کا استعمال کرنا اور اپنی تحریر کو خوبصورت بنانا

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

☆درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے: (جوابات)

۱۔ سائنسی ایجادات میں سب سے اہم ایجادات پہیہ اور دوسری بجلی ہے۔

۲۔ بجلی پانی، ہوا، گیس، کوئلہ، پیٹرول اور شمسی توانائی سے پیدا کی جاتی ہے۔

۳۔ سبق میں یہ جملہ اس لیے کہا گیا ہے کیونکہ بجلی ہر گھر کی ضرورت بن چکی ہے۔ ہم جہاں چاہیں اندھیرے کو اجالے میں بدل دیں۔ گرمی لگے تو پنکھا یا ائیر کنڈیشنر چلا لیں۔ سردی محسوس ہو تو ہیٹر استعمال کر لیں۔ کپڑے دھونے ہوں تو واشنگ مشین کا سہارا لیں جو کپڑوں کو خشک بھی کر دیتی ہیں۔ کپڑوں کی سلوٹیں دور کرنی ہوں تو استری کر لیں۔ ٹھنڈا پانی پینا ہے تو ریفریجریٹر سے مدد لیں۔ اونچی عمارتوں میں پانی اوپر چڑھانا ہے تو موٹر چلا لیں۔ بلند و بالا سیڑھیاں چڑھنا مشکل ہو تو لفٹ استعمال کر لیں۔ انٹرنیٹ کے ذریعے معلومات حاصل کرنی ہوں تو کمپیوٹر یا لیپ ٹاپ کا سہارا لے لیں۔ یہ سب اور اسی طرح کے کئی دوسرے کام صرف ایک بٹن دبانے سے بجلی سر انجام دے دیتی ہے۔

۴۔ پاکستان دنیا کے ان ممالک میں شامل ہے۔ جہاں بجلی کی پیداوار اس کی ضرورت سے کم ہے۔ اس لیے باری باری مختلف علاقوں میں تھوڑی تھوڑی دیر کے لیے بجلی بند کی جاتی ہے جسے لوڈ شیڈنگ کہتے ہیں۔

۵۔ اکثر مقامات پر دیکھا گیا ہے کہ غیر ضروری استعمال سے بجلی ضائع کی جا رہی ہے۔ گھروں کو ہی لے لیجیے جس کمرے میں کوئی بھی نہیں بیٹھا ہوا ہے اس کمرے میں پنکھا بھی چل رہا ہے اور بلب بھی روشن ہیں۔ ائیر کنڈیشنر، ضرورت ہو یا نہ ہو، استعمال ہو رہا ہے۔ کہیں ٹی۔ وی کھلا چھوڑا ہوا ہے تو کہیں واشنگ مشین چلا کر بھول گئے ہیں۔ پانی کی موٹریں بار بار چلائی جاتی ہیں۔ موقع بے موقع استری استعمال کی جاتی ہے۔ گھروں سے زیادہ بری حالت سرکاری دفتروں اور اداروں کی ہے کیونکہ یہاں تو کسی بجلی کا بل اپنی جیب سے نہیں دینا ہوتا۔ اس لیے یہاں بجلی کا ضیاع بہت زیادہ ہوتا ہے۔ سارا سارا دن ہر کمرے کے پنکھے بھی چلتے رہتے ہیں اور بلب بھی روشن رہتے ہیں کہیں کہیں تو یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ دفتر بند ہو چکا ہے لیکن پنکھے بدستور چل رہے ہیں۔

۶۔ بہت سے لوگ یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ ایک ہماری احتیاط سے کیا فرق پڑے گا۔

مشق نمبر ۲

☆بجلی بچانے کے لیے ہم کیا کیا کر سکتے ہیں اس موضوع پر ایک پیراگراف لکھیے:

جواب: پاکستان میں توانائی کے بحران کو دیکھتے ہوئے یہ ہمارا قومی فریضہ ہے کہ ہم سب مل کر پاکستان کو اس مشکل صورت حال سے نکالیں بجلی کم سے کم اور صرف ضرورت کے وقت خرچ کریں اور بجلی کے ضیاع کو روکیں۔ مثلاً کمرے سے نکلتے وقت بلب بجھا دیں اور پنکھے بند کر دیں۔ رات کو سوتے وقت اور صبح اٹھنے کے بعد غیر ضروری بتیاں بجھا دیں، ائیر کنڈیشنر صرف ضرورت کے وقت استعمال کریں۔ موجودہ دور میں ترقی اور خوشحالی کا زیادہ انحصار بجلی پر ہے۔ ذرائع ابلاغ کو بھی چاہیے کہ وہ اپنے پروگراموں کے ذریعے لوگوں میں اس بات کا شعور پیدا کریں کیونکہ بجلی کی بچت کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔

مشق نمبر ۳

☆درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں۔

عمل دخل:　مجھے اپنے معاملات میں کسی کا عمل دخل پسند نہیں ہے۔

آرام دہ:　آرام دہ بستر پر لیٹتے ہی مجھے نیند نے آ لیا۔

بلند و بالا:　کراچی سے کوئٹہ جاتے ہوئے بلند و بالا پہاڑ راستے میں آتے ہیں۔

لوڈ شیڈنگ:　امتحانات کے دوران لوڈ شیڈنگ سخت کوفت کا باعث ہوتی ہے۔

بحران:　پاکستان میں مہنگائی کے اس بحران پر قابو پانا مشکل نظر آ رہا ہے۔

شعور:　ہمارے ملک کی عوام میں اس بات کا شعور ہونا چاہیے کہ تعلیم کتنی ضروری ہے۔

فریضہ:　یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ پچھلے سال ہم نے فریضہ حج ادا کیا۔

مشق نمبر ۴

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلم طلبہ کو بتائیں کہ ہماری اردو زبان کتنی خوبصورت زبان ہے۔ اس میں خوبصورت الفاظ کا استعمال ہے۔ تشبیہات ہیں، استعارات ہیں، محاورات ہیں غرض اس زبان کی خوبصورتی یہ ہے کہ یہ مختلف زبانوں سے مل کر وجود میں آئی ہے اور اس میں بے شمار عربی، فارسی اور ہندی الفاظ شامل ہیں۔

اس کے بعد معلم جماعت کو پانچ گروپ میں تقسیم کیا جائے اور ہر گروپ کو ایک ایک تصویر دی جائے جیسے ۱۔ایک اونٹ کی تصویر ہو اور اس کے منہ میں زیرہ ہو۔ ۲۔ایک شخص اپنے پاؤں میں کلہاڑی مار رہا ہو۔ ۳۔ایک شخص آسمان کی طرف دیکھ کر باتیں کر رہا ہو۔ ۴۔ایک شخص کی آنکھیں لال نظر آرہی ہوں۔ ۵۔کسی شخص کے اوپر چار چاند بنا دیے گئے ہوں۔

☆اگر مشکل ہو تو بازار میں محاورات پر ایک کتاب آتی ہے اسے خرید کر اس کی تصاویر کی فوٹو کاپی کروالی جائے۔

☆ہر گروپ اس تصویر کو دیکھ کر بتائے گا کہ اس میں کیا نظر آرہا ہے۔معلم ہر گروپ سے باری باری پوچھیں اور ہر گروپ کی بتائی گئی بات کو تختہ تحریر پر لکھیں۔جیسے پہلی تصویر میں بچے بتائیں گے کہ اونٹ کے منہ میں زیرہ تو معلم طلبہ کو بتائے کہ اس کا مطلب ہے چیز کم ہو اور کھانے والے زیادہ۔موضوع کی طرف آتے ہوئے معلم مزید بتائیں کہ الفاظ کا ایسا مجموعہ جس میں حقیقی معنوں کے بجائے دوسرے معنی استعمال ہوتے ہیں اسے محاورہ کہتے ہیں۔اور آج ہم چند محاورات آپ کو بتائیں گے۔

☆طلبہ کو چند محاورات لکھوائے جائیں۔ان محاورات پر کہانیاں بھی لکھوائی جاسکتی ہیں۔ہر گروپ کسی بھی ایک محاورہ پر کہانی لکھے۔

☆نیچے دیئے گئے جملوں کو مناسب محاورہ استعمال کر کے پُر کیجئے۔(محاورے دیئے گئے ہیں)

(جوابات)

(الف) چار چاند لگ گئے

(ب) ٹس سے مس نہیں ہوتا

(ج) چھکے چھوٹ گئے

(د) بھانڈا پھوٹے گا

(ہ) بے پر کی اڑاتے ہو

مشق نمبر۵

☆سبق میں سے تلاش کر کے کم سے کم چھ (۶) مرکّب الفاظ لکھیے:

۱۔عمل دخل	۲۔غیر ضروری	۳۔خوش حالی
۴۔سرانجام	۵۔دیکھا دیکھی	۶۔ذرائع ابلاغ

مشق نمبر۶

☆نیچے دیئے گئے الفاظ کو لغت کی ترتیب کے مطابق دوبارہ لکھیے:

مراد - مرتبہ - مرجان - مرچیں - مرضی - مرگی - مرنا ۔مریض

سبق نمبر۱۵: تین قیمتی باتیں

مقاصد (ہم سیکھیں گے):اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆سبق آموز قصے اور کہانیوں سے سبق سیکھتے ہوئے اپنی آئندہ زندگی میں بہتری لائیں۔

☆زندگی کے ہر معاملے میں عقل سے کام لیں اور لالچ سے پرہیز کریں۔

☆اپنے ملک کے لوک ورثے سے قصے اور کہانیوں کے ذریعے آگاہ ہوں۔

☆کہانی یا قصے کے انداز تحریر سے آشنائی حاصل کرتے ہوئے اسے بیان کر سکیں اور اس میں چھپے سبق سے نصیحت حاصل کریں۔

☆نئے الفاظ اور اس کے معنی سے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں اور الفاظ کی ہجے کر کے روانی سے پڑھ سکیں۔

☆کسی بھی لوک کہانی کے انداز تحریر سے آشنائی حاصل کرتے ہوئے نئے الفاظ سیکھیں اور اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆حرف بیانیہ سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے جملوں میں اس کا استعمال کریں۔

☆لاحقہ ''دان'' استعمال کرتے ہوئے الفاظ بنائیں اور اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرتے ہوئے اپنی تحریر میں اس کا استعمال کریں۔

☆''حروف استفہامیہ'' سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے جملوں میں اس کا استعمال کریں۔

طریقہ تدریس:

<u>تمہیدی گفتگو:</u>

سب سے پہلے معلم طلبہ سے پوچھیں کہ جب آپ کو کوئی اچھی بات بتاتا ہے یا سمجھاتا ہے تو آپ کیا کرتے ہیں؟ اس سے آپ کو کیا فائدہ ہوتا ہے؟ کوئی ایسی بات یا نصیحت جو آپ کو یاد ہو اور آپ نے اس پر عمل کیا ہو؟ طلبہ اپنی رائے دیں اس کے بعد موضوع کے حوالے سے معلم طلبہ سے مزید سوالات کریں اور پوچھیں کہ کہانی کی کتنی اقسام ہوتی ہیں؟ طلبہ کی رائے کو سامنے رکھتے ہوئے معلم بتائیں کہ کہانی کوئی قصہ یا داستان کو کہتے ہیں اس کی مختلف اقسام ہوتی ہیں مثلاً مزاحیہ، سبق آموز، سسپنس، ڈراؤنی، سچی وغیرہ بعض اوقات کہانیاں صرف انسان کی تفریح کا ذریعہ نہیں بنتی ہیں بلکہ کچھ ایسی کہانیاں اور قصے ہوتے ہیں جو لوگوں کی اصلاح کے لیے ہوں اور اس میں لوگوں کے لیے سبق موجود ہوتا ہے۔ معلم مزید بتائیں کہ اچھی باتیں یا نصیحتیں وہ ہوتی ہیں جو ہماری زندگی کو بہتر بناتی ہیں اور ہماری شخصیت سنوارتی ہیں۔ اگر آپ ان اچھی باتوں پر عمل کریں تو ایک کامیاب زندگی گزاریں گے اور آپ کو بہت سے فوائد حاصل ہوں گے جیسے کہ آپ کی روزمرہ زندگی میں بہتری آئے گی، آپ کے اندر اچھی عادتیں پیدا ہوں گی جس کی وجہ سے لوگ آپ کو پسند کریں گے۔ اسی طرح کی ایک کہانی ہم آج پڑھیں گے جس میں بڑی سبق آموز باتیں بتائی گئی ہیں۔ طلبہ خود اس کا نام بتا دیں گے۔

☆ مختلف بچوں کی کہانیاں یوٹیوب پر موجود ہیں اگر ممکن ہو تو کوئی ایک کہانی دکھائی جا سکتی ہے۔

پڑھائی:

سبق کی بلند خوانی کروائی جائے گی۔ چونکہ یہ ایک کہانی ہے اس لیے چند اچھے بچوں سے بلند خوانی کروائی جائے جس سے طلبہ کی دلچسپی قائم رہے۔ معلم ساتھ ہی سمجھاتے بھی جائیں۔ کہانی کے اختتام پر معلم طلبہ کی رائے لیں اور اس میں پوشیدہ سبق پر طلبہ سے اظہار خیال کروایا جائے۔ ساتھ ہی طلبہ کو کہانی لکھنے کے انداز تحریر کی طرف نشاندہی کروائی جائے اور بتایا جائے کہ کہانی کس طرح لکھی جاتی ہے اور اس میں کن چیزوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے اور اس کی دلچسپی کس طرح برقرار رکھی جاتی ہے مثلاً کہانی ہمیشہ زمانہ ماضی میں لکھی جاتی ہے، کہانی کے آخر میں ایک سبق پوشیدہ ہوتا ہے۔ اس میں کردار بھی ہوتے ہیں اور تحریر ایسی ہو کہ قاری کی دلچسپی آخر تک برقرار رہے۔

سرگرمی:

طلبہ کو چار چار کے گروپ میں تقسیم کیا جائے اور ایک ایک کمپیوٹر پیپر فراہم کیا جائے۔ ہر گروپ سے کہا جائے کہ وہ آپس میں تبادلہ خیال کرتے ہوئے کوئی ایک مختصر سی کہانی لکھے جس میں کوئی سبق بھی پوشیدہ ہو۔ معلم بچوں کی رہنمائی کرتے ہوئے انہیں مثال بھی دیں جیسے لڑائی جھگڑا کرنا بری بات ہے اس پر بھی کہانی بنائی جا سکتی ہے۔ ہر گروپ سے کہا جائے کہ وہ اپنا موضوع خود تجویز کرے اور ایک سبق آموز کہانی تیار کرے۔ (معلم کی معاونت اور رہنمائی شامل رہے معلم جماعت میں ہر گروپ کے پاس جا کر ان کو ہدایات دیں اور کہانی لکھنے میں ان کی مدد کریں)

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ کوئی بھی ایک لوک کہانی لکھ کر لائیے۔ (کسی کتاب یا انٹرنیٹ سے مدد لیجیے) یا

☆ کیا آپ کے ساتھ کبھی ایسا ہوا ہے کہ آپ کسی مشکل میں پھنس گئے ہوں اور پھر آپ نے کسی کے مشورے اور مدد سے اس مشکل سے چھٹکارا پا لیا ہو؟

نظر ثانی (اعادہ):

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے:

۱۔ اس کہانی سے آپ نے کیا سبق سیکھا؟

۲۔ گاؤں کے لوگ کسان کا مذاق کیوں اڑاتے تھے؟

۳۔ اگر آپ کسان کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟

☆ کتاب میں موجود سوالات میں سے چند ایک کے جوابات بھی پوچھے جا سکتے ہیں۔

تدریسی معاونات/وسائل:

درسی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔ کمپیوٹر۔ ملٹی میڈیا۔ انٹرنیٹ۔ یو۔ ٹیوب۔ کمپیوٹر پیپر

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (تمہیدی سوالات کے دوران)

☆ معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی (بلند خوانی) کے دوران اور اپنی رائے کے دوران

☆ کہانی لکھنے کے دوران (گروپ میں کام کے دوران)

☆ سوالات کے جوابات لکھنے اور دیگر مشقیں حل کرنے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆ سبق آموز قصے اور کہانیوں سے سبق سیکھتے ہوئے اپنی آئندہ زندگی کو بہتر بنانا اور اپنے اندر اچھے اوصاف پیدا کرنا

☆الفاظ کی صحیح ہجے کرتے ہوئے معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا اور نئے الفاظ سیکھ کر اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا

☆سبق آموز قصے کہانیوں کے اندازِ تحریر کو سمجھنا اور اسی انداز میں ایک کہانی تحریر کرنا

☆حرف بیانیہ۔حروف استفہام اور لاحقہ کو اپنی تحریر میں استعمال کرنا اور تحریری صلاحیتوں میں اضافہ کرنا

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

☆درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے:

جواب نمبر ۱: اجنبی ہم سفر مفت میں کسی سے بات کرنے کا قائل نہیں تھا اور اسے بلاضرورت کسی سے بات کرنا پسند نہیں تھا۔وہ عقل مند آدمی تھا اور عقل کی باتیں ہی کرتا تھا۔

جواب نمبر ۲۔اجنبی نے کسان سے کہا ''دیکھو باہر جو کچھ بھی دیکھو اسے گھر میں کبھی نہ بتاؤ''

جواب نمبر ۳۔اجنبی نے دوسری بات یہ بتائی ''دیکھو کبھی کسی بات پر شرط نہیں لگانا''

جواب نمبر ۴۔اجنبی نے سو روپے لے کر آخری قیمتی بات یہ بتائی ''جو وعدہ کرو اسے ضرور پورا کرو''

جواب نمبر ۵۔کسان نے پہلی غلطی یہ کی کہ اس نے اپنی بیوی کو تربوز کے بارے میں بتایا۔

جواب نمبر ۶۔سلیم یہ بات ماننے کے لیے تیار نہیں تھا کہ اس موسم میں تربوز ہو سکتا ہے۔اس پر کسان نے سلیم سے شرط لگالی۔

جواب نمبر ۷۔سلیم کافی عرصے سے کسان کی صحت مند گائے پر نظر رکھے ہوئے تھا اور اب وہ شرط کے مطابق گائے کو ہاتھ لگا کر اسے حاصل کرنا چاہتا تھا۔

مشق نمبر ۲

☆کسان مشکل صورت حال سے کس کی مدد سے اور کس طرح نکلا؟ اس پر ایک پیراگراف لکھیے:

جواب: کسان مشکل میں پھنس چکا تھا کیونکہ وہ سلیم سے لگائی شرط ہار چکا تھا اور شرط کے مطابق وہ گھر کی جس چیز کو ہاتھ لگاتا وہ اس کی ہو جاتی۔دراصل سلیم اس کی گائے پر نظر رکھے ہوئے تھا کہ اچانک کسان کو اجنبی عاقل میاں کا خیال آیا۔اس نے سلیم سے ایک دن کی مہلت مانگی اور عاقل میاں کے پاس پہنچا اور اسے اپنی بے وقوفی کی ساری کہانی سنائی۔عاقل میاں نے کسان کو اس مشکل کا حل بتایا اور کچھ کام کی باتیں سمجھائیں۔کسان نے گاؤں پہنچ کر سلیم سے کہا کہ تم کل صبح یہاں آجانا پھر تم جس چیز کو ہاتھ لگاؤ گے وہ تمہاری ہو جائے گی۔سلیم خوش ہو گیا۔کسان نے اپنا قیمتی سامان اور گائے کسی نہ کسی طرح چھت پر پہنچا دی۔صبح ہوتے ہی سلیم پہنچ گیا اور آتے ہی سیدھا اس کوٹھڑی کی طرف بڑھا جس میں گائے بندھی ہوتی تھی۔لیکن کوٹھڑی خالی تھی اور گائے چھت پر بندھی ہوئی تھی۔یہ دیکھ کر سلیم کو بہت طیش آیا اور اس نے چھت پر چڑھنے کے لیے جونہی سیڑھی کے ڈنڈے کو ہاتھ لگایا اسی وقت کسان نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا ''بس تمھاری شرط پوری ہو گئی۔تم نے ڈنڈے کو ہاتھ لگایا ہے۔شرط کے مطابق یہ لکڑی کا ڈنڈا تمہارا رہے۔اسے پکڑو اور یہاں سے چلتے پھرتے نظر آؤ۔''اس طرح کسان عاقل میاں کے عقلمندانہ مشورے پر عمل کر کے اس مشکل صورت حال سے نکلا۔

مشق نمبر ۳

☆درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

اجنبی: سفر کے دوران اجنبی لوگوں سے زیادہ بات نہیں کرنا چاہیے۔

ہم سفر: لاہور جاتے ہوئے ٹرین میں ایک بڑے اچھے ہم سفر سے میرا پالا پڑا۔

مطالبہ: میں نے اپنے ابو سے ایک اچھی سی گاڑی کا مطالبہ کیا۔

ہکا بکا رہ جانا: جب میں نے اپنے فیل ہونے کی خبر سنی تو میں ہکا بکا رہ گئی۔

منھ لٹکائے: جب اس کی ٹیم میچ ہاری تو وہ منھ لٹکائے واپس آ گیا۔

التجا: ہماری جماعت نے ہیڈ مسٹریس سے التجا کی کہ وہ ہمیں پکنک پر جانے کی اجازت دے دیں۔

طیش: جب کوئی کام اس کی مرضی کے خلاف ہوتا ہے تو وہ طیش میں آ جاتا ہے۔

مشق نمبر ۴

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلم تختہ تحریر پر دو جملے لکھے

اس نے خواب میں دیکھا۔وہ اول آیا ہے۔

معلم طلبہ سے پوچھیں کہ یہ دو جملے ہیں اگر ان کو ایک ہی جملہ میں لکھا جائے تو کیسے لکھیں گے۔کسی بچے سے اس کی رائے لی جائے۔ہر بچہ اپنی رائے دے گا۔صحیح ہونے پر اس کو شاباش دی جائے۔اگر بچے نہ بتا سکیں تو آخر میں انہیں بتایا جائے اور سمجھایا جائے کہ کچھ جملے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے درمیان 'کہ' استعمال کر کے ایک جملہ بنایا جا سکتا ہے۔طلبہ کو مزید بتایا جائے کہ یہ حرف بیانیہ کہلاتا ہے اور وہاں استعمال

ہوتا ہے جہاں کسی چیز کی تفصیل بتائی جا رہی ہو۔ جن دو جملوں کے درمیان ''کہ'' کا استعمال ہوتا ہے اس میں پہلے جملے میں آخر لفظ عموماً فعل ہوتا ہے جیسے ''اس نے کہا کہ اس کے پاس سو روپے ہیں۔''
ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ سے چند جملے بنوائے جائیں تا کہ مثالوں سے واضح ہو جائے۔

☆ایسے پانچ جملے بنائیے جس میں حرف بیانیہ ''کہ'' استعمال کیا گیا ہو۔

۱۔اس نے سوچا کہ آج کسی ہوٹل میں رات کا کھانا کھایا جائے۔

۲۔اس نے کہا کہ آج ڈاکٹر صاحب دیر سے آئیں گے۔

۳۔امی نے اسے حکم دیا کہ کمرہ جلدی سے صاف کرو۔

۴۔استاد نے بچوں کو نصیحت کی کہ ہمیشہ سچ بولو۔

۵۔میرے بھائی نے امی سے فرمائش کی کہ آج بریانی پکائیں۔

مشق نمبر ۵

تمہیدی گفتگو: طلبہ پچھلے اسباق میں قواعد میں ''سابقہ'' کے بارے میں پڑھ چکے ہیں اور مرکب الفاظ سے واقف ہیں۔ چند مرکب الفاظ تختۂ تحریر پر لکھے جائیں جو کہ مرکب الفاظ ہوں۔ مثلاً پہرے دار۔ کوڑا دان۔ پیشہ ور۔ جان دار۔ خطا کار۔ مددگار وغیرہ اس کے بعد طلبہ کی سابقہ معلومات کی جانچ کے لیے ان سے پوچھا جائے کہ ان الفاظ کی کیا خاص بات ہے؟ طلبہ اپنی رائے کا اظہار کریں اس کے بعد معلم موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائے کہ یہ مرکب الفاظ کی ایک قسم ہے اور اس میں ایک لفظ معنی دیتا ہے اور دوسرا لفظ بے معنی ہوتا ہے مثلاً کوڑا دان میں لفظ کوڑا کے معنی ہیں لیکن دان کے اپنے کوئی معنی نہیں جب وہ کوڑا کے ساتھ ملے گا تو معنی دے گا۔ اکیلا معنی نہیں دے گا۔ اوپر دیئے گئے الفاظ میں ہر دوسرا لفظ بے معنی ہے اور وہ اسی صورت میں معنی دے گا جب وہ کسی بامعنی لفظ کے ساتھ ملے گا۔ ایسا لفظ جو بے معنی ہوتا ہے وہ اگر بامعنی لفظ کے بعد ہو تو قواعد کی رو سے اسے ''لاحقہ'' کہتے ہیں۔ اگر یہ بے معنی لفظ کسی بامعنی لفظ سے پہلے ہو تو وہ ''سابقہ'' کہلاتا ہے۔

☆طلبہ کو جوڑی میں دو ایسے الفاظ لکھنے کے لیے کہا جائے جس میں لاحقہ استعمال ہو۔ معلم طلبہ کی رہنمائی کریں۔ پانچ منٹ بعد ہر جوڑی سے ان کے الفاظ پوچھے جائیں اور یہ تمام الفاظ تختۂ تحریر پر لکھے جائیں۔

☆طلبہ سے کہا جائے کہ وہ تختۂ تحریر پر لکھے ہوئے لاحقے والے الفاظ میں سے چند الفاظ لے کر ایک چھوٹی سی عبارت لکھیے۔ یہ کام کاپی میں کروایا جائے۔ طلبہ انفرادی طور پر یہ کام کریں۔

☆لاحقہ ''دان'' استعمال کر کے چھ (۶) الفاظ لکھیے:

پان دان ۔ اُگل دان ۔ کوڑا دان ۔ گل دان ۔ ناشتہ دان ۔ سیاست دان

مشق نمبر ۶

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلم تختۂ سیاہ پر ایک جملہ لکھیں مثلاً ''کیا تم کل اسلام آباد جا رہے ہو؟''
طلبہ سے رائے لی جائے کہ اس میں ''؟'' نشان کیوں لگایا ہے؟ طلبہ جواب دیں گے کہ اس میں سوال پوچھا جا رہا ہے اس لیے۔ معلم پھر طلبہ سے پوچھیں کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ اس میں سوال پوچھا جا رہا ہے۔ طلبہ بتائیں گے کہ اس میں ''کیا'' لفظ سے معلوم ہوا کہ اس میں سوال پوچھا جا رہا ہے۔ اس کے بعد معلم موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں کہ ''کیا'' ایک ایسا لفظ ہے جس سے آپ نے اندازہ لگایا کہ سوال پوچھا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ بھی اور اسی جیسے الفاظ ہیں جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ سوال ہے۔

☆طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے اور ہر گروپ سے تقریباً تین تین سوالات بنانے کے لیے کہا جائے۔

جب تمام گروپ سوالات بنا لیں تو ہر گروپ کے سوالات تختۂ تحریر پر لکھے جائیں۔ اس کے بعد ان سے پوچھا جائے کہ کون سا لفظ یہ ظاہر کر رہا ہے کہ یہ سوالیہ جملہ ہے۔ طلبہ بتائیں گے اگر غلط بتائیں تو معلم ان کی اصلاح کرتے ہوئے صحیح الفاظ کے گرد دائرہ بنائیں۔ اور ان الفاظ کو الگ کر کے لکھیں۔ کیوں۔ کیسے۔ کب۔ کہاں۔ کن۔ کس۔ کون وغیرہ۔ آخر میں معلم طلبہ کو بتائیں کہ یہ تمام الفاظ قواعد کی رو سے حروف استفہامیہ کہلاتے ہیں۔ یہ الفاظ سوالیہ جملوں میں استعمال ہوتے ہیں۔

☆مناسب حروف استفہامیہ استعمال کر کے خالی جگہ پُر کریں:

۱۔تم اتنا شور کیوں مچا رہے ہو۔

۲۔کیا بارش ہونے والی ہے۔

۳۔دیکھو ذرا! دروازے پر کون دستک دے رہا ہے؟

۴۔اتنی دیر ہو گئی ہے آخر ریل گاڑی کب چلے گی؟

۵۔حیرت ہے! تم نے اتنا مشکل سوال کیسے حل کر لیا؟

مشق نمبر ۵

☆اعراب لگائیے:

مُفْتْ ۔ اِلْتِجَا ۔ ہَکّابَکّا ۔ مُہلَت ۔ مُنْتَظِر ۔ مُطَالَبہ

سبق نمبر۱۶: شیخ چلّی

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ شیخ چلّی جیسے کلاسیکی اور کہانیوں کے مقبول کردار سے واقف ہوتے ہوئے اس کردار کی خصوصیات سے آگاہی حاصل کریں۔

☆ مزاحیہ نظم نگاری کے فن سے آشنا ہوتے ہوئے ہم قافیہ اشعار پر مبنی ایک نظم تیار کریں اور سادہ الفاظ کا استعمال کریں۔

☆ شیخ چلی کی احمقانہ حرکتوں سے محظوظ ہوتے ہوئے اپنے اندر مزاح کا ذوق پیدا کریں۔

☆ الفاظ کی درست ہجے، اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے نظم خوانی کریں۔

☆ نظم کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت پیدا کریں۔

☆ مصرعوں کو سادہ نثر میں تبدیل کرتے ہوئے اپنی لسانی مہارتوں کو بہتر بنائیں۔

☆ نظم کا خلاصہ لکھ کر اپنی تحریری صلاحیتوں میں نکھار پیدا کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ کو بتائیں کہ آج ہم آپ کو ایک مزیدار کہانی دکھانے والے ہیں۔ کہانی ملٹی میڈیا یا کمپیوٹر پر دکھائی جائے۔ یہ کہانی ’’شیخ چلّی‘‘ پر ہو۔ (یوٹیوب پر شیخ چلی کی بہت سی کہانیاں موجود ہیں۔ طلبہ کے لیے جو مناسب ہو معلم اسے دکھائیں)

کہانی کے اختتام پر معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ سے چند سوال کریں اس کہانی سے آپ نے کیا سیکھا؟ اس کہانی کا مرکزی کردار کون تھا؟ اس کہانی میں کیا بتایا گیا ہے؟ اس کہانی کی سب سے اچھی بات آپ کو کیا لگی؟ اگر آپ شیخ چلی کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟ وغیرہ

اس کہانی کے کردار شیخ چلی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ اس کہانی میں آپ کو شیخ چلی کے کردار کی کون سی خصوصیت نظر آئی ہے؟ آپ کے خیال میں شیخ چلی کیسے انسان ہیں؟ طلبہ سے ان سوالات کے جوابات لیتے ہوئے معلم انہیں شیخ چلی کے بارے میں مزید معلومات فراہم کریں کہ شیخ چلی پرانے زمانے کی ایک ایسی شخصیت تھیں جو کرتے کچھ نہ تھے بس خیالی پلاؤ پکاتے رہتے تھے۔ وہ بس خوابوں اور خیالوں کی دنیا میں رہتے تھے اور کر کے کچھ نہ دکھاتے تھے۔ انہیں کام سے کوئی غرض نہ تھی وہ سارا دن اسی سوچ میں غرق رہتے کہ میں یہ کرلوں گا تو یہ ہو جائے گا یعنی بس خیالوں ہی میں سارے کام کر جاتے مگر حقیقت میں کام سے دور بھاگتے۔ ان کی احمقانہ حرکتوں پر ہنسی بھی آتی تھی۔ اب معلم طلبہ سے نظم کے حوالے سے سوال کریں کہ آپ کو نظم پڑھنا اچھا لگتا ہے یا کہانی؟ نظم کیوں اچھی لگتی ہے اور کہانی کیوں اچھی لگتی ہے؟ بچوں سے ان کی رائے لی جائے۔ اس کے بعد موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتایا جائے کہ نظموں کی مختلف اقسام ہوتی ہیں مثلاً حمد، نعت، قصیدہ وغیرہ کچھ نظمیں مزاحیہ انداز میں لکھی جاتی ہیں جو زیادہ تر بچوں کے لیے ہوتی ہیں۔ اس میں مزاح کا پہلو بھی ہوتا ہے اور یہ ہلکے پھلکے انداز میں لکھی جاتی ہیں۔ اس میں زیادہ تر سادہ الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ اسی طرح کی ایک نظم ہم آج پڑھیں جو آپ کو بے حد پسند آئے گی۔ بچے نام خود بتائیں۔

پڑھائی:

طلبہ انفرادی طور پر اس نظم کو پڑھیں گے۔ یعنی خود اس نظم کو پڑھنے کی کوشش کریں گے۔ معلم سب بچوں کے پاس جا کر ان کی معاونت کریں۔ نظم پڑھنے کے بعد ہر بچہ اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے بچے سے اس نظم پر تبادلہ خیال کرے۔ معلم مشکل الفاظ اور ان کے معانی تختہ تحریر پر لکھیں۔

☆ نظم کے اختتام پر ایک کل جماعتی گفتگو میں معلم طلبہ کی رائے لیں گی اور اس نظم پر طلبہ اظہار خیال کریں گے۔ چونکہ یہ نظم آسان ہے لہٰذا اس کو سمجھنے میں دشواری پیش نہیں آئے گی۔

☆ آخر میں معلم طلبہ کو بتائیں کہ نظم میں شیخ چلی کی ایک احمقانہ حرکت کو بڑی خوبی سے بیان کیا گیا ہے۔ معلم نظم کا خلاصہ بیان کریں جو آگے درج ہے۔

سرگرمی:

طلبہ کے چار چار کے گروپ بنائے جائیں اور ہر گروپ سے کہا جائے کہ وہ کہانی اور نظم کی روشنی میں شیخ چلّی کی شخصیت کا ایک خاکہ مرتب کرے۔ یعنی شیخ چلّی کے کردار اور ان کی شخصیت کو ایک خاکے کے ذریعے بیان کرے۔ معلم ان کو صحیح طرح ہدایات دیں اور ہر گروپ کو ایک ایک کمپیوٹر پیپر یا چارٹ پیپر مہیا کریں۔ مثلاً ایک ایک لفظ میں بھی ان کے کردار کو بیان کیا جا سکتا ہے جیسے احمق، بے وقوف وغیرہ۔

☆ دس منٹ بعد ہر گروپ اپنے خاکے کو جماعت کے سامنے پیش کرے۔ سب سے اچھے خاکے کو سوفٹ بورڈ پر لگایا جائے۔

یا

☆ معلم بچوں کی مشاورت سے تختہ تحریر پر ایک نظم لکھیں: پہلا شعر خود بھی لکھ سکتے ہیں مثلاً

میرے دل میں آئی ہے ایک بات

زور سے ماروں اس کو میں لات

طلبہ اپنی فہم کے مطابق اشعار بتائیں گے معلم ان کو ہم وزن کرتے ہوئے اور نوک پلک درست کرتے ہوئے اسے تختہ تحریر پر لکھیں اس طرح ایک نظم تیار کی جائے۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ کتاب میں موجود سرگرمی گھر سے کرنے کے لیے دی جائے۔ یعنی اپنی پسند کے کوئی دو مزاحیہ اشعار لکھ کر لائیے:

(دوسرے دن جماعت میں سنے جائیں)

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ نظم کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔ شیخ چلی کو بیٹھے بیٹھے کیا بات سوجھی؟

۲۔ صبح کو جب شیخ چلی سو کر اٹھے تو کیا ہوا؟

۳۔ شیخ چلّی کیوں اپنی تمام چیزوں کے بارے میں لکھ رہے تھے؟

۴۔ نظم کا مرکزی خیال کیا ہے؟

☆ چند ایک طلبہ سے درسی کتاب میں موجود سوالات کے جوابات سنے جائیں گے۔

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ یوٹیوب پر موجود شیخ چلّی کی کہانی۔ انٹرنیٹ۔ چارٹ پیپر

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ شیخ چلّی کے کردار کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (کہانی دیکھنے کے دوران)

☆ مزاحیہ نظم پڑھنے اور اس کے اندازِ بیاں پر غور کرتے ہوئے اس سے لطف اندوز ہونے کے دوران۔

☆ شیخ چلّی کے کردار کی خصوصیات ایک خاکے کی صورت میں بیان کرنے کے دوران (گروپ میں کام کے دوران)

☆ نظم ''شیخ چلّی'' کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران

☆ نظم کو نثر کی صورت میں لکھنے کے دوران۔

☆ نظم کا خلاصہ لکھنے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆ شیخ چلّی جیسے کلاسیکی اور کہانیوں کے مقبول کردار سے واقف ہونا اور اس کردار کی خصوصیات جاننا۔

☆ مزاحیہ نظم نگاری کے فن سے آشنا ہونا اور ہم قافیہ اشعار پر مبنی ایک نظم تیار کرنا۔

☆ شیخ چلی کی احمقانہ حرکتوں سے محظوظ ہوتے ہوئے اپنے اندر مزاح کا ذوق پیدا کرنا۔

☆ الفاظ کی درست ہجے، اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے نظم خوانی کرنا۔

☆ نظم کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆ مصرعوں کو سادہ نثر میں تبدیل کرنا۔

☆ نظم کا خلاصہ لکھنا۔

نظم کا مرکزی خیال:

یہ نظم بچوں کے ایک مقبول و معروف کردار ''شیخ چلّی'' پر ہے جو اپنی احمقانہ حرکتوں اور بے وقوفیوں کی وجہ سے بہت مشہور ہیں اور اکثر اوقات وہ کچھ اس قسم کی باتیں کرتے ہیں کہ بے ساختہ لبوں پر ہنسی آ جاتی ہے۔ اس نظم کا مقصد بچوں میں حسِ مزاح پیدا کرنا ہے۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

☆درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے:

جواب نمبر۱۔شیخ چلّی نے سب سے پہلے جوتوں کے بارے میں لکھا۔

جواب نمبر۲۔چھڑی کونے میں اور گھڑی الماری کے اندر رکھی تھی۔

جواب نمبر۳۔چار پائی کے قریب چپل اور تپائی کے قریب جھاڑو رکھی گئی تھی۔

جواب نمبر۴۔نظم کے پانچویں شعر میں بتایا گیا ہے کہ میز پر ایک صراحی اور گلاس رکھا ہے اور اس کے پاس ایک کاپی بھی رکھی ہے۔

جواب نمبر۵۔شیخ صاحب نے فہرست میں اپنا نام بھی لکھ لیا تھا اور جب وہ فہرست میں دیکھ رہے تھے تو بستر پر اپنے آپ کو نہ پا کر سمجھے کہ شیخ صاحب کھو گئے ہیں۔ کیونکہ فہرست میں انھوں نے اپنی نشاندہی بستر کے اوپر کی تھی لہٰذا وہ بستر سے اٹھ کر بستر جھاڑنے لگے تو انہیں اپنا آپ وہاں نہیں ملا تو وہ سمجھے کہ وہ کھو گئے ہیں۔شاعر نے مزاح پیدا کرنے کے لیے یہ بات کی ہے کہ شیخ صاحب اپنے آپ کو سمجھ رہے ہیں کہ وہ کھو گئے ہیں۔ یہاں شیخ چلّی کی ایک اور خوبی سامنے آئی کہ وہ بے وقوف بھی ہیں اور غائب دماغ بھی۔

مشق نمبر۲

☆شعر مکمل کریں:　　　　(درسی کتاب سے مدد لیجیے)

(یہاں پر طلبہ کو بتایا جائے کہ نظم کی ایک لائن مصرع کہلاتی ہے اور دو مصرعے مل کر ایک شعر بناتے ہیں۔

مشق نمبر۳

☆جملوں میں استعمال کریں:

کھڑکی:　میرے کمرے کی کھڑکی کے سامنے ایک باغ ہے۔

گھڑی:　میں کہیں بھی جاتی ہوں تو گھڑی ساتھ لے کر جاتی ہوں۔

دیوار:　دیوار کی منڈیر پر ایک طوطا بیٹھا ہوا ہے۔

بستر:　وہ ہر وقت اپنے بستر میں گھسا آرام کرتا رہتا ہے۔

فہرست:　میں نے حج پر جانے سے پہلے تمام ضروری اشیاء کی فہرست بنائی۔

چارپائی:　صحن میں چار پائی پر بیٹھ کر ٹھنڈی ہوا کھانے کا مزا ہی اور ہے۔

مشق نمبر۴

☆درج ذیل الفاظ کے ہم آواز الفاظ لکھیے:

رات	بات	☆	رقم	ہم	☆	تار	دیوار
تپائی	چارپائی	☆	گلاس	پاس	☆	گھڑی	چھڑی

مشق نمبر۵

☆درج ذیل مصرعوں کو سادہ نثر میں تبدیل کیجیے:

جوابات:

۱۔　ایک دن شام گزرنے کے بعد جب رات آئی　۲۔　رقم سرہانے نیلی چادر پر ہے۔　۳۔　کھڑکی کے پاس میرے جوتے ہیں۔

۴۔　فہرست میں موجود ساری چیزیں مل گئیں　یا　ساری چیزیں فہرست سے مل گئیں۔　۵۔　تولیہ تار پر لٹکا ہوا ہے۔

مشق نمبر۶

☆اس نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے:

یہ نظم نازش حیدری نے لکھی ہے۔اس میں انھوں نے ایک مشہور کردار شیخ چلّی کو متعارف کروایا ہے اور مزاح کے پہلو کو اجاگر کرتے ہوئے شیخ چلّی کی احمقانہ حرکت کو اس خوبی سے بیان کیا ہے کہ بے ساختہ لبوں پر ہنسی آجائے۔شاعرہ کہتی ہیں کہ شیخ چلّی کی یادداشت خراب ہو گئی تھی اور وہ اکثر باتیں بھول جایا کرتے تھے۔ایک دن اچانک انہیں کیا سوجھی کہ شام ہونے کے بعد جب رات ہوئی تو پنسل ہاتھ میں لے کر کمرے میں رکھی ہوئی اپنے استعمال کی تمام چیزوں کے بارے میں لکھنے لگے کہ وہ کہاں رکھی ہیں مثلاً کھڑکی کے پاس جوتے ہیں، کونے میں چھڑی رکھی ہے اور گھڑی الماری کے اندر ہے۔میز پر ایک صراحی کے ساتھ گلاس رکھا ہے اور اس کے پاس ہی ایک کاپی پڑی ہے۔ایک جھاڑو بھی ہے جو تپائی کے قریب رکھی ہے اور چار پائی کے قریب چپل ہے۔شیروانی دیوار میں کیل پر ٹنگی ہوئی ہے اور تولیہ تار پر لٹکا ہوا ہے۔رقم سرہانے نیلی چادر پر رکھی ہے اور گدے پر تکیہ ہے اور بستر پر وہ خود ہیں یعنی انہوں نے اپنے بارے میں بھی لکھا کہ وہ خود بستر پر ہیں۔اب جب صبح سو کر اٹھے تو ان تمام چیزوں کو فہرست کے حساب سے دیکھا ہر چیز اپنی جگہ موجود تھی لیکن جب بستر پر آئے اور اسے جھاڑا تو دیکھا کہ وہ بستر پر موجود نہیں ہیں۔انہوں نے سوچا کہ وہ کہیں کھو گئے ہیں جب ہی نہیں ملے۔یعنی شیخ چلی اپنے آپ کو سمجھ رہے

تھے کہ وہ کھو گئے ہیں کیونکہ جو انھوں نے جگہ لکھی تھی وہ وہاں نہیں تھے۔ یعنی رات کو وہ بستر پر تھے اب وہ کھڑے ہو کر بستر جھاڑ رہے تھے۔ بے وقوف شیخ چلی اپنے آپ کو ڈھونڈنے لگے۔ اس بات سے معلوم ہوا کہ شیخ چلی کتنے احمق ہیں۔

سبق نمبر ۱۷:　　　موبائل فون کی دنیا

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ قدیم اور جدید دور میں رائج پیغام رسانی کے مختلف طریقوں سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے ان کا موازنہ کریں۔

☆ موبائل فون کی تاریخ، اقسام، فائدے اور نقصانات سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے اپنی معلومات میں اضافہ کریں۔

☆ موبائل فون کے استعمال کو اپنے لیے موثر بنائیں اور اس سے استفادہ حاصل کریں۔ اس کے غیر ضروری استعمال سے گریز کریں۔

☆ الفاظ کی درست ادائیگی کرتے ہوئے اور علامات اوقاف پر نظر رکھتے ہوئے سبق کے معلوماتی پیراگراف کو معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ نئے الفاظ اور اس کے معنی تلاش کریں اور اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت میں اضافہ کریں۔

☆ بے جان مذکر اور مونث سے واقف ہوتے ہوئے تحریر میں اس کے استعمال سے آشنا ہوں۔

☆ الفاظ کے متضاد لکھ کر اپنے الفاظ کا ذخیرہ بڑھائیں اور ان الفاظ کو اپنی تحریر کا حصہ بنائیں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم اپنا موبائل جماعت کے سامنے رکھیں انہیں دکھائیں اور ان سے پوچھیں کہ یہ ایک موبائل ہے اس کی کیا خصوصیات ہیں؟ طلبہ موبائل کے بارے میں جو باتیں بتائیں معلم انہیں تختہ تحریر پر لکھتے جائیں۔ طلبہ موبائل کے حوالے سے اپنی رائے دیں گے اور اس کے بارے میں جو کچھ انہیں معلوم ہو گا وہ بتائیں گے۔ معلم طلبہ سے مزید پوچھیں کہ ہم موبائل کو کیوں استعمال کرتے ہیں؟ یہ کب، کہاں اور کن مواقع پر استعمال کیا جاتا ہے؟ بات چیت کے علاوہ کوئی اور کام بھی لیا جا سکتا ہے؟ طلبہ کی رائے لیتے ہوئے معلم موضوع کی طرف آئیں اور انہیں بتائیں کہ اس دورِ جدید کی سب سے زیادہ استعمال ہونے والی ایجاد موبائل ہے۔ یہ پیغام رسانی کا جدید ذریعہ ہے۔

موبائل سے پہلے پیغام رسانی کے مختلف ذرائع تھے سب سے پہلے لوگ کبوتر کے ذریعے اپنے پیغامات ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچاتے تھے، اس کے بعد ڈاک کا نظام آیا ایک دوسرے کو جانوروں اور انسانوں کے ذریعے خطوط بھیجے جانے لگے، جب سائنس نے ترقی کی تو ڈاک بحری جہازوں، ریل گاڑیوں اور ہوائی جہازوں کے ذریعے بھیجی جانے لگی۔ پھر بجلی کے آنے سے برقی تار یعنی ٹیلی گرام کے ذریعے پیغام اسی دن پہنچنے لگے۔ پھر جیسے ہی ٹیلی فون ایجاد ہوا تو براہ راست گفتگو کے ذریعے پیغامات پہنچنے لگے۔ تو یہ سفر شروع ہوا کبوتر سے۔ اور آج موبائل کے ذریعے لوگ منٹ منٹ پر اپنی خیریت پہنچا سکتے ہیں اور ہر وقت بات کر سکتے ہیں۔ آج ہم پڑھیں گے کہ موبائل کس نے ایجاد کیا اور کب ایجاد ہوا؟ اس کے فوائد اور نقصانات کیا ہیں؟ طلبہ موضوع کا نام خود بتائیں گے۔

پڑھائی:

اس سبق میں چونکہ نئے الفاظ زیادہ ہیں اس لیے سبق کی بلند خوانی کروائی جائے۔ ہر بچہ باری باری سبق کا کچھ حصہ پڑھے گا ضرورت پڑنے پر معلم رہنمائی کریں۔ ساتھ ساتھ سبق کے اہم نکات خط کشید کرواتے جائیں تا کہ سبق میں دی گئی معلومات اچھی طرح ذہن نشین ہو جائیں اور بچے کا دھیان بھی نہ بٹ سکے۔

☆ سبق کے اختتام پر طلبہ سے رائے لی جائے اور اہم نکات واضح کیے جائیں۔ چند سوالات کیے جائیں جس سے سبق کا اعادہ ہو جائے۔

سرگرمی:

جماعت کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے گا اور ایک گروہ موبائل کے فوائد بتائے گا اور دوسرا گروہ موبائل کے نقصانات۔ ہر گروپ کو باری باری موقع دیا جائے پہلے ایک گروپ سے ایک بچہ فائدہ بتائے پھر دوسرا بچہ نقصان بتائے۔ اسی طرح ایک ایک کر کے بچے اپنے اپنے نکات بتائیں گے۔ آخر میں ایک کل جماعتی گفتگو میں معلم اپنی رائے دیں گے اور بتائیں گے کہ کسی بھی چیز کی زیادتی نقصان کا باعث ہوتی ہے ہمیں چاہیے کہ ہم سائنس کی ان ایجادات سے فائدہ اٹھائیں بجائے اس کے کہ ہم اس کا بے جا استعمال کریں اور اپنے آپ کو نقصان پہنچائیں۔

یا

جماعت کو پانچ پانچ کے گروپ میں تقسیم کیا جائے۔ جماعت میں ایک طرف چار میزیں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر رکھی ہوں۔ پرانے زمانے میں پیغام رسانی کے جو مختلف ذرائع استعمال ہوتے تھے ان کے بارے میں معلومات الگ الگ ان میزوں پر رکھی ہوں مثلاً ایک میز پر پیغام رسانی کا پہلا ذریعہ کبوتر تھا اس کے بارے میں لکھی ہوئی معلومات رکھی ہوں۔ کمپیوٹر سے پرنٹ نکال لیا جائے اور کبوتر کا کوئی نقلی ماڈل رکھ دیا جائے۔ دوسری میز پر اونٹ، گھوڑے اور خچر کا کوئی ماڈل ہو اور اس کے بارے میں معلومات لکھی ہوں۔ پھر بحری جہاز اور ریل گاڑی کے ذریعے ڈاک کی ترسیل کے بارے میں معلومات ہوں، اس

کے بعد برقی تار یا ٹیلی گرام کے بارے میں معلومات ہوں۔ ہر گروپ باری باری ایک ایک میز پر جائے اور اس پر موجود معلومات کو پڑھے۔اس طرح پیغام رسانی کے مختلف ذرائع کے حوالے سے معلومات حاصل کرے۔معلم تالی بجا کر یا آواز سے ہر گروپ کو دس منٹ بعد مطلع کرے۔جب تمام گروپ یہ معلومات پڑھ لیں پھر معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ کی رائے لیں اور ان کی حاصل کردہ معلومات کی جانچ کریں۔اس سرگرمی کے بارے میں بھی طلبہ سے رائے لی جائے۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆اپنے پسندیدہ موبائل کے بارے میں بتائیے۔اس کی خصوصیات لکھیے اور تصویر بھی بنائیے یا چپکائیے:(انٹرنیٹ سے مدد لیجیے)　　　　　یا

☆آپ کی نظر میں موبائل ہمارے لیے نعمت ہے یا زحمت؟ وجہ بھی بتائیے:

نظر ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔آج کل جو جدید موبائل بازار میں دستیاب ہیں ان میں کیا خاص بات ہے؟

۲۔کن کن لوگوں کے ہاتھ میں موبائل فون دکھائی دیتا ہے؟

۳۔ہمیں موبائل فون کس وقت اور کتنی دیر کے لیے استعمال کرنا چاہیے؟

۴۔کیا آپ کے خیال میں موبائل فون سائنس کی بہترین ایجاد ہے؟

۵۔اگر موبائل فون نہ ہوتا تو؟

تدریسی معاونات/وسائل:

درسی کتاب۔　عملی کتاب۔　تختہ سفید/سیاہ۔　موبائل فون۔

جانچ:　دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆پیغام رسانی کے مختلف طریقوں کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران۔

☆موبائل فون کے بارے میں اپنی رائے کے اظہار کے دوران

☆موبائل فون کے فوائد و نقصانات کے بارے میں اپنی رائے کے اظہار کے دوران (گروپ میں کام کے دوران)

☆درست تلفظ کے ساتھ معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران

☆سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران

☆بے جان مذکر اور مونث کی شناخت کے دوران اور جملوں میں ان کے استعمال کے دوران

☆الفاظ کے متضاد لکھ کر تحریر میں ان کا استعمال کرنے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆قدیم اور جدید دور میں رائج پیغام رسانی کے مختلف طریقوں سے آگاہی حاصل کرنا۔

☆موبائل فون کی تاریخ، اقسام، فائدے اور نقصانات سے آگاہ ہونا۔

☆موبائل فون کے استعمال کو اپنے لیے موثر بنانا اور اس سے استفادہ حاصل کرنا۔

☆الفاظ کی ہجے کرنا اور علامات اوقاف پر نظر رکھتے ہوئے سبق کے معلوماتی پیراگراف کو معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆نئے الفاظ اور اس کے معنی تلاش کرنا۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆بے جان مذکر اور مونث سے واقف ہونا، الفاظ کے متضاد لکھنا اور ان کو اپنی تحریر کا حصہ بنانا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

سوالات کے جوابات:

جواب نمبر۱۔ ابتدا میں انسان نے اس مقصد کے لیے کبوتر کا سہارا لیا اور ایک عرصے تک سکھائے ہوئے تربیت یافتہ کبوتر اپنے پنجوں میں پیغام دبا کر ادھر ادھر جاتے رہے۔ پھر ڈاک کا نظام آیا تو انسانوں کے ساتھ ساتھ گھوڑوں، اونٹوں اور خچروں کو پیغام بھیجنے کے لیے استعمال کیا جانے لگا۔ جب سائنس نے ترقی کی تو بحری جہاز وجود میں آ گئے پھر ایک طویل عرصے کے بعد ریل گاڑی ایجاد ہوئی تو ڈاک ان کے ذریعے بھیجی جانے لگی۔ ہوائی جہاز کی ایجاد کے بعد پیغام رسانی تیز ہوگئی اور وقت کم خرچ ہونے لگا۔

جواب نمبر۲۔ بجلی کی دریافت نے تو پیغام رسانی کے سلسلے کو آسان اور مزید تیز رفتار کر دیا۔ جب ٹیلی گراف یعنی برقی تار ایجاد ہوا تو پیغام دور دراز کے مقامات پر بھی تار (ٹیلی گرام) کے ذریعے اسی دن پہنچنے لگا۔

جواب نمبر۳۔ ٹیلی فون کی ایجاد سے پیغام رسانی کے شعبے میں انقلاب برپا ہوگیا۔ اب لوگ ٹیلی فون کی بدولت دور بیٹھے بیٹھے ایک دوسرے سے بات چیت کرنے لگے۔

جواب نمبر۴۔ ۱۹۷۳ء میں دستی فون (موبائل فون) وجود میں آیا اور اس کے موجد کا نام ''مارٹن کوپر'' تھا۔

جواب نمبر۵۔ پاکستان میں موبائل فون کی آمد ۱۹۹۰ میں ہوئی۔ ابتدا میں مہنگے ہونے کی وجہ سے ہر شخص کی دسترس میں نہیں تھے لیکن جیسے ہی موبائل فون سستے ہوئے اس کی خریداری میں ایک دم اضافہ ہوا اور اب تو پاکستان میں یہ حال ہے کہ ایک اندازے کے مطابق ہر تین پاکستانیوں میں سے دو کے پاس موبائل فون ہے۔

مشق نمبر۲

☆ موبائل فون کے کیا فوائد ہیں اس پر ایک پیراگراف لکھیے: (کتاب سے مدد لیجیے لیکن اپنے نکات بھی شامل کیجیے)

جواب: آج کی تیز رفتار اور مصروف زندگی میں موبائل فون ہر شخص کی ضرورت بن گیا ہے اب یہ صرف فون یا پیغام رسانی کا ذریعہ نہیں رہا بلکہ اس کے ذریعے اور بہت سے کام لیے جا رہے ہیں۔ بجلی کا بل جمع کرانا ہو، اسکول اور کالج کی فیس ادا کرنی ہو، ایک شہر سے دوسرے شہر یا ایک ملک سے دوسرے ملک رقم بھیجنی ہو یا پھر انٹرنیٹ کے ذریعے معلومات کا حصول ہو۔ یہ سب کام اب موبائل فون کے ذریعے کم وقت میں اور آسانی کے ساتھ ہونے لگے ہیں۔ موبائل فون تفریح کا بھی ایک ذریعہ ہے اس میں کھیل بھی کھیلے جا سکتے ہیں۔ اگر ریڈیو چلالیں تو ملک کے حالات سے بھی لمحہ بہ لمحہ واقف رہ سکتے ہیں۔ خاص مواقع کو محفوظ کرنے کے لیے تصویریں بھی کھینچ سکتے ہیں اور متحرک فلم (مووی) بھی بنا سکتے ہیں۔ اس سے کیلکولیٹر کا کام بھی لیا جا سکتا ہے۔ وقت بھی دیکھا جا سکتا ہے اور الارم بھی لگایا جا سکتا ہے۔ اب تو ایسا لگتا ہے کہ موبائل کے بغیر زندگی ادھوری ہے۔

مشق نمبر۳

☆ موبائل فون کے کیا نقصانات ہیں اس پر ایک پیراگراف لکھیے: (کتاب سے مدد لیجیے لیکن اپنے نکات بھی شامل کیجیے)

جواب: جس طرح موبائل فون کے متعدد فائدے ہیں اسی طرح اب اس کے کئی نقصانات بھی سامنے آنے لگے ہیں۔ دراصل کسی بھی چیز کی زیادتی بری ہوتی ہے۔ موبائل فون کا مقصد صرف یہ تھا کہ انسان ہنگامی حالت میں ایک دوسرے سے فوری رابطہ کر سکے لیکن ہم نے تو ہر وقت کو ہنگامی حالت سمجھ لیا ہے اب ہمیں ہر وقت موبائل فون کی ضرورت محسوس ہوتی ہے ہر وقت ہمارے ہاتھ میں موبائل فون ہوتا ہے لوگ گھنٹوں دوستوں سے گپ شپ کرتے ہیں یا موبائل فون پر گیم کھیلتے رہتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں ایک طرف پیسے کا اور دوسری طرف وقت کا ضیاع ہو رہا ہے ساتھ ہی ان کی صحت بھی خراب ہو رہی ہے اور آنکھیں بھی کمزور ہونے لگی ہیں۔ رشتے داروں میں آنا جانا اور لوگوں سے ملنا ملانا کم ہوگیا ہے لوگ موبائل پر ہی لوگوں کی خیریت دریافت کر لیتے ہیں۔ لوگ اس کے اتنے عادی ہو چکے ہیں کہ گاڑی چلاتے وقت بھی کان پر موبائل فون لگا ہوتا ہے اس سے کوئی حادثہ بھی ہو سکتا ہے۔ انسان کی قوت سماعت بھی متاثر ہو رہی ہے۔ ان موبائل فون کی بدولت عبادت میں بھی خلل پڑتا ہے لوگ مساجد میں لے کر جاتے ہیں اور اگر وہ بجتا ہے تو اس کی آواز سے نمازیوں کو پریشانی ہوتی ہے۔ بعض اوقات تو گانوں کی دھنیں لگائی ہوتی ہیں جو گناہ کا باعث ہوتی ہیں۔ ان موبائل فون کی بدولت انسان گناہ کی طرف بھی راغب ہوتا ہے۔ نمازوں کو بھول جاتا ہے اور موبائل کی دنیا میں گم رہتا ہے۔

مشق نمبر۴

☆ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں:

میانہ روی:	اگر ہم اپنی زندگی میں سکون چاہتے ہیں تو ہر معاملے میں میانہ روی سے کام لیں۔
ضیاع:	وقت اور پیسوں کا ضیاع تباہی کی طرف لے جاتا ہے۔
محتاط:	لوگوں سے گفتگو کرتے ہوئے ہمیں محتاط رویہ اختیار کرنا چاہیے۔
متعارف:	سوزوکی کمپنی نے جو نئی گاڑی WAGON R متعارف کروائی ہے وہ بہت اچھی ہے۔
قوت سماعت:	زوردار آواز میں کوئی بھی چیز سننے سے قوت سماعت متاثر ہوتی ہے۔
دست رس:	وہ گھڑی مہنگی بہت ہے اور میری دست رس میں نہیں ہے۔
غیر ضروری:	غیر ضروری گفتگو کرنا میری عادت نہیں ہے۔

مشق نمبر۵

☆ نیچے دیئے گئے الفاظ کا غلط املا لکھا گیا ہے انہیں درست کر کے دوبارہ لکھیے:

صحیح املا: ذخیرہ - عادی - قسمت - ہاتھی - ثابت - تعریف

مشق نمبر۶

☆سبق کی مدد سے نیچے دی گئی خالی جگہوں کو پُر کیجئے:

(الف) کبوتر (ب) ٹیلی فون (ج) ۱۹۷۳ (د) تین۔دو (ہ) دور۔آواز (و) برقی تار

مشق نمبر۷

تمہیدی گفتگو: پچھلے اسباق میں طلبہ پڑھ چکے ہیں لہٰذا ان کی سابقہ معلومات کی جانچ کے لیے ان سے سوالات کیے جائیں اور مثالیں پوچھتے ہوئے ان کا اعادہ کروایا جائے۔ پھر دیئے گئے الفاظ میں سے دو دو الفاظ کو جملوں میں استعمال کروایا جائے۔

☆درج ذیل الفاظ میں سے مذکر اور مونث الگ کیجئے:

مذکر: جھوٹ ۔ بچپن ۔ قرآن پاک ۔ سامان ۔ سلام

مونث: مسجد ۔ زمین ۔ ہجرت ۔ خلافت ۔ جنّت ۔ تعلیم۔وفات

مشق نمبر۸

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلم ایک جملہ تختہ سیاہ پر لکھیں جملے کی خالی جگہوں کو الفاظ اوراس کے متضاد سے پُر کیا گیا ہو۔مثال:

ا۔کتابیں میز کے اوپر رکھی ہیں اور جوتے میز کے نیچے رکھے ہیں۔ ۲۔احمد بڑا ہے جبکہ علی چھوٹا ہے۔

☆طلبہ سے ان جملوں پر غور کروایا جائے اور بتایا جائے کہ یہ الفاظ متضاد کی جوڑیاں ہیں۔کتاب میں دی گئی مشق کروائی جائے اور ان الفاظ کی مدد سے ایک چھوٹی سی عبارت لکھوائی جائے۔

☆درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے:

الفاظ	متضاد
زندگی	موت
مختصر	طویل
سستا	مہنگا
بہادر	ڈرپوک۔بزدل
عالم	جاہل
کھٹا	میٹھا
کمی	زیادتی
الجھانا	سلجھانا

سبق نمبر۱۸: ایک اکیلا دو گیارہ

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ایک دوسرے کا خیال رکھیں اور آپس میں مل جل کر رہیں۔

☆اتحاد و اتفاق کی اہمیت سے آگاہ ہوتے ہوئے ایک بہترین معاشرہ کا قیام کریں۔

☆قومی یک جہتی کے جذبات پیدا کرتے ہوئے وقت آنے پر ایک قوم بن کر اپنے ملک کی ترقی میں حصہ لیں۔

☆سبق کے مضمون کو سمجھتے ہوئے نئے الفاظ اور اس کے معنی تلاش کر کے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆الفاظ کی ہجے کرتے ہوئے لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆سبق کو سمجھ کر اس سے متعلق سوالات کے جوابات لکھیں اور اپنی تحریری صلاحیت کو بہتر بنائیں۔

☆اضافی جملہ لگا کر مرکب جملہ بنائیں اور اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں۔

☆زمانہ ماضی اور زمانہ حال کے جملوں کو زمانہ مستقبل میں تبدیل کیجیے اور لسانی مہارتوں کو سنواریں۔

☆اسم ظرف مکاں اور اسم ظرف زماں سے واقف ہوتے ہوئے تحریر میں ان کا استعمال کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ کو ایک کہانی سنائیں (جس میں مل جل کر رہنے میں بھلائی کا سبق دیا گیا ہو)

نوٹ: سبق میں جو بوڑھے کا قصہ بتایا ہے اسے کہانی کی صورت میں سنایا جاسکتا ہے۔ آگے مشق نمبر۳ میں پوری کہانی درج ہے۔

کہانی سنانے کے بعد معلم طلبہ سے سوال کریں کہ اس کہانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟ معلم طلبہ کی رائے لیتے ہوئے مزید پوچھیں کہ مل جل کر رہنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے اور بوڑھے نے اپنے بچوں کو کیا نصیحت کی؟ اس کے بعد معلم طلبہ کو موضوع کی طرف لاتے ہوئے بتائیں کہ مل جل کر رہنے کے کتنے فوائد ہوتے ہیں۔ مل جل کر کام کرنے سے نہ صرف کام میں برکت ہوتی ہے بلکہ آسانی سے ہو جاتا ہے۔ مل جل کر ہر پریشانی کا حل بھی نکالا جاسکتا ہے اور ایک دوسرے کا خیال رکھنے سے ایک بہتر معاشرے کی تعمیر ہوتی ہے۔ اس ملک کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا جہاں کے لوگ آپس میں پیار و محبت سے رہیں اتحاد کسی بھی قوم کی طاقت ہوتی ہے اور وہی ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہوتا ہے جہاں کے لوگ مل جل کر اس کی بہتری کے لیے کام کریں۔ اسی لیے ہمیں مل جل کر رہنا چاہیے اور ایک دوسرے کا خیال رکھنا چاہیے۔

پڑھائی۔ سرگرمی

☆طلبہ سے سبق کی جگ سا کے طریقے سے پڑھائی (jig saw reading) کروائی جائے گی۔ (طریقہ آگے درج ہے)

☆سب سے پہلے طلبہ کو چھ چھ کے گروپ میں تقسیم کیا جائے گا۔ یہ گروپ ہوم گروپ (home group) کہلائے گا۔ گروپ کے ہر بچے کو ا سے لے کر ۶ تک نمبر دیے جائیں گے۔ (سبق کے بھی چھ پیراگراف ہیں)

☆جس بچے کو پہلا نمبر دیا گیا ہے وہ پہلا پیراگراف پڑھے گا۔ جس کو ۲ وہ دوسرا، جس کو ۳ وہ تیسرا، جس کو ۴ وہ چوتھا، جس کو ۵ وہ پانچواں اور جس کو ۶ نمبر دیا گیا ہے وہ چھٹا پیراگراف پڑھے گا۔

☆جب تمام بچے اپنا اپنا پیراگراف پڑھ لیں تو تمام پہلے نمبر والے بچے ایک گروپ میں آ جائیں گے دوسرے نمبر والے دوسرے گروپ میں اسی طرح تیسرے، چوتھے، پانچویں اور چھٹے نمبر والے اپنے اپنے گروپ میں جمع ہو جائیں گے۔ یہ کہلائے گا ایکسپرٹ گروپ (expert group)۔ یہ تمام بچے ایک ہی پیراگراف پڑھ کر آئے ہیں وہ اپنے اسی پیراگراف پر تبادلہ خیال کریں گے اور اہم نکات پر گفتگو کریں گے۔

☆دس منٹ بعد یہ بچے واپس اپنے ہوم گروپ میں جائیں گے اور اپنی اپنی حاصل کردہ معلومات ہوم گروپ کے بچوں کو بتائیں گے۔ ہوم گروپ کا ہر بچہ اپنے پیراگراف کے اہم نکات دوسرے بچوں کو بتائے گا۔ اس طرح یہ پڑھائی عمل میں لائی جائے گی۔

☆آخر میں ایک کل جماعتی گفتگو میں معلم طلبہ سے سبق کے اہم نکات پوچھیں اور سبق کے حوالے سے چند سوالات کریں تاکہ طلبہ کی جانچ ہو سکے۔

لکھائی:

☆درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ہمیں کہاں کہاں اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہوئے قومی یک جہتی کا ثبوت دینا چاہیے؟

یا

☆کتاب میں موجود سرگرمی بھی گھر سے کرنے کے لیے دی جاسکتی ہے۔

یا

☆اتحاد میں طاقت ہے کے عنوان پر کوئی ایک کہانی لکھیے۔ خود کوشش کیجیے یا کسی رسالے میں لکھیے:

نظر ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔ آپ کے خیال میں مل جل کر رہنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟　　۲۔ اچھی قوم کی کیا نشانی ہے؟

۳۔ ہماری عام زندگی میں اتحاد و اتفاق کی کون سی مثالیں ہیں؟　　۴۔ اگر ہم قومی یک جہتی سے رہیں تو ملک کو کیا فائدہ ہوگا؟

تدریسی معاونات/ وسائل: درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ کہانی

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆اتحاد و اتفاق کی اہمیت کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (کہانی سننے کے دوران)

☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے اور آپس میں تبادلہ خیال کے دوران (jig saw پڑھائی کے دوران)

☆سبق کے مضمون کے نئے الفاظ اور اس کے معنی تلاش کرنے کے دوران

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران

☆اضافی جملہ لگا کر ایک مرکب جملہ بنانے کے دوران

☆زمانہ حال اور زمانہ ماضی کے جملوں کو زمانہ مستقبل میں تبدیل کرنے کے دوران

☆اسم ظرف مکاں اور اسم ظرف زماں سے واقف ہونے اور ان کی مدد سے جملے بنانے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆آپس میں مل جل کر کام کرنا اور لڑائی جھگڑے سے دور رہنا۔

☆اتحاد و اتفاق کی اہمیت سے آگاہ ہونا ایک بہترین معاشرہ کا قیام کرنا۔

☆قومی یک جہتی کے جذبات پیدا کرنا اور وقت آنے پر ایک قوم بن کر اپنے ملک کی ترقی میں حصہ لیں۔

☆سبق میں دی گئی معلومات کو سمجھنا اور اس کے انداز تحریر پر غور کرتے ہوئے نئے الفاظ اور اس کے معنی تلاش کرنا۔

☆الفاظ کی ہجے کرنا اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆سبق کو سمجھ کر اس سے متعلق سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆اضافی جملہ لگا کر مرکب جملہ بنانا۔

☆زمانہ ماضی اور زمانہ حال کے جملوں کو زمانہ مستقبل میں تبدیل کرنا۔

☆اسم ظرف مکاں اور اسم ظرف زماں سے واقف ہونا اور تحریر میں ان کا استعمال کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ا

سوالات کے جوابات:

جواب نمبر ا۔ ایک اکیلا اور دو گیارہ کا مطلب ہے کہ دو آدمی آپس میں اتحاد کر لیں تو ان کی طاقت اکیلے آدمی سے گیارہ گنا زیادہ ہو جاتی ہے۔

جواب نمبر ۲۔ کسی بھی قوم کی خوش حالی اور بد حالی ایک دوسرے سے جڑی ہوتی ہے۔ اگر قوم میں آپس میں یک جہتی ہو تو ان کی بڑی سے بڑی مشکل حل ہو جاتی ہے۔ بد حالی خوش حالی میں بدل جاتی ہے اور وہ بڑی آسانی سے ترقی کی منزلیں طے کرتے ہوئے آگے بڑھتی چلی جاتی ہے۔ دنیا کی ہر قوم ان کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی خواہش مند ہوتی ہے۔ دشمن ان کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنے کی ہمت نہیں کرتا۔

جواب نمبر ۳۔ اگر ان میں آپس میں اختلاف ہو جائے اور وہ آپس میں لڑائی جھگڑا اور فساد کرنے لگیں تو ان کی یک جہتی ختم ہو جاتی ہے۔ پھر وہ قوم دوسروں کے رحم و کرم پر ہوتی ہے جسے دشمن جب چاہے اپنا غلام بنا لے۔

جواب نمبر ۴۔ پاکستان دنیا کے ان چند ممالک میں سے ایک ہے۔ جہاں مختلف زبانیں بولنے والے آباد ہیں۔ بعض لوگوں کے رسم و رواج اور رہن سہن کے طریقے دوسروں سے الگ ہیں۔ یہاں صرف مسلمان ہی نہیں، ہندو، عیسائی، سکھ اور پارسی مذہب کے لوگ بھی رہتے ہیں

جواب نمبر ۵۔ پاکستان کی ترقی کا راز بھی تمام کے اتحاد میں پوشیدہ ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ تمام پاکستانی، مذہب، زبان، نسل اور علاقوں کے اختلافات کو بھلا کر آپس میں بھائیوں کی طرح مل جل کر رہیں۔ سب ایک دوسرے کے ہم درد اور خیر خواہ ہوں۔ جو طاقت ور ہیں وہ کمزوروں کو سہارا دیں اور ان کے دکھ درد دور کرنے کی کوشش کریں۔

مشق نمبر ۲

☆درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں۔

جھونکا: میں صحن میں بیٹھی کام کر رہی تھی کہ ہوا کا ایک تیز جھونکا آیا اور سارے کاغذات اڑا لے گیا۔

جذب: اس کپڑے نے سارا پانی جذب کر لیا ہے۔

قلعہ: لاہور کا شاہی قلعہ مغل دور کی ایک یادگار نشانی ہے۔

دوستانہ: ملک چین سے پاکستان کے دوستانہ مراسم ہیں۔

رسم و رواج: ہر مذہب کے لوگ اپنے اپنے رسم و رواج کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔

خیر خواہ: ماں باپ اپنے بچے کے خیر خواہ ہوتے ہیں۔

اتحاد: اتحاد سے رہنے میں ہی ہم سب کی بھلائی ہے۔

مشق نمبر ۳

☆ بوڑھے نے اپنے بیٹوں کو کس طرح تعلیم دی؟ اسے اپنے الفاظ میں ایک پیراگراف میں لکھیے:

جواب: ایک بوڑھا جب بہت بیمار ہو گیا اور اس کے مرنے کا وقت قریب آ پہنچا تو اس نے اپنے بیٹوں کو بلایا اور انہیں الگ الگ ایک ایک لکڑی توڑنے کے لیے دی۔ سب نے اپنی اپنی لکڑی بڑی آسانی سے توڑ دی۔ پھر اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ ان تمام لکڑیوں کو ملا لو اور پھر انہیں توڑو۔ اب لکڑیاں ایک گٹھر بن چکی تھیں لہٰذا کوئی اسے نہ توڑ سکا۔ سب نے اپنا اپنا زور لگایا۔ اس پر بوڑھے نے ان سے کہا کہ اگر تم بھی سب مل اسی طرح مل کر رہو گے تو تمہاری طاقت بھی بہت زیادہ ہو جائے گی۔ پھر تمہیں کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا کیونکہ اتفاق میں برکت بھی ہوتی ہے اور طاقت بھی اور یہی چیز ترقی اور کامیابی کا ذریعہ ہے۔ اس طرح بوڑھے نے انہیں نصیحت کی کہ مل جل کر رہو اسی میں تم سب کی بھلائی ہے۔

مشق نمبر ۴

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلم کتاب میں دیئے گئے دو جملے الگ الگ لکھے مثلاً

میں گھر جا رہا ہوں۔ میری طبیعت خراب ہے۔

☆ اب معلم بچوں سے کہیں کہ اگر ہم ان دو جملوں کو ملا کر لکھیں تو کیسے لکھیں گے۔ ہر بچہ اپنی اپنی رائے دے گا۔ اس کے بعد معلم ان دو جملوں کو ملا کر اس طرح لکھیں:

میں گھر جا رہا ہوں کیونکہ میری طبیعت خراب ہے۔

☆ اس کے بعد معلم بچوں کو بتائیں کہ دو جملوں کو ملا کر ایک مرکب جملہ بنتا ہے اور ملانے کے لیے ہم ان الفاظ کا انتخاب کرتے ہیں جیسے

''اور۔ پھر۔ یا۔ مگر۔ لیکن۔ کیوں کہ۔ تو۔ چاہے۔ پھر وغیرہ

☆ دو سادہ جملوں کے درمیان اور۔ پھر۔ یا۔ مگر۔ لیکن۔ کیوں کہ۔ تو۔ چاہے۔ پھر وغیرہ استعمال کر کے دیئے گئے جملوں کے ساتھ اضافی جملے لگا کر مرکب جملے بنائیے۔

(الف) تم ابھی جا رہے ہو کیوں کہ امی نے تمہیں بلایا ہے؟

(ب) ایک گلاس ٹوٹ گیا تو کیا ہوا۔

(ج) کل اتوار ہے اور مجھے دعوت میں جانا ہے۔

(د) کامیابی چاہتے ہو تو خوب دل لگا کر پڑھو۔

(ہ) میں تمہارے گھر آ جاتا لیکن مجھے ایک ضروری کام ہے۔

(و) کھانا مزے دار تو ہے مگر اس میں گھی بہت زیادہ استعمال ہوا ہے۔

☆ مرکب جملوں کی چند مزید مثالیں پوچھی جائیں یا لکھوائی جائیں۔

مشق نمبر ۵

تمہیدی گفتگو: طلبہ اپنی سابقہ جماعتوں میں فعل کی اقسام زمانے کے لحاظ سے سیکھ کر آ چکے ہیں ان کا اعادہ کروایا جائے۔

سب سے پہلے معلم بچوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے اپنے بارے میں کوئی بات کریں۔ مثال: میں آج اسکول جلدی آ گیا تا کہ کچھ ضروری کام کر سکوں۔ میں نے جلدی جلدی اپنا کام کیا اور پھر اسمبلی میں چلا گیا۔ اس کے بعد مختلف جماعتوں میں گیا۔ وقفے میں کچھ سکون ملا۔ اب میں آپ کی جماعت میں ہوں اور کتاب میرے ہاتھ میں ہے۔ آج میں آپ کو ایک مزیدار کہانی سناؤں گا اور کام کی باتیں بتاؤں گا۔

اپنی بات مکمل ہونے کے بعد معلم طلبہ سے پوچھیں کہ کون سا کام میں نے پہلے کیا؟ کون سا اب کر رہا ہوں اور کون سا کام آگے کروں گا۔ طلبہ کی رائے لیتے ہوئے معلم انہیں بتائیں کہ جو کام پہلے ہو رہا ہے وہ پرانی بات ہے (مثلاً میں آج اسکول جلدی آ گیا تا کہ کچھ ضروری کام کر سکوں۔ میں نے جلدی جلدی اپنا کام کیا اور پھر اسمبلی میں چلی گیا۔ اس کے بعد مختلف جماعتوں میں گیا۔ وقفے میں کچھ سکون ملا)۔ اس کے بعد کچھ کام ابھی ہو رہا ہے (مثلاً اب میں آپ کی جماعت میں ہوں اور کتاب بھی میرے ہاتھ میں ہے) اور آخر میں وہ کام جو ابھی ہو گا یا ہونے والا ہو (مثلاً آج میں آپ کو ایک مزیدار کہانی سناؤں گا اور کام کی باتیں بتاؤں گا)۔

☆ تو جو کام پہلے ہو رہا تھا وہ زمانہ ماضی کہلاتا ہے۔ جو کام ابھی ہو رہا ہے وہ زمانہ حال کہلاتا ہے اور جو کام آنے والے وقت میں ہو گا وہ زمانہ مستقبل کہلاتا ہے۔

☆ نیچے دیئے ہوئے زمانہ حال اور زمانہ ماضی کے جملوں کو زمانہ مستقبل میں تبدیل کیجئے:

زمانہ حال	زمانہ مستقبل
بچہ شور مچا رہا ہے۔	بچہ شور مچا رہا ہوگا یا بچہ شور مچائے گا۔
میں خبریں دیکھتا ہوں۔	میں خبریں دیکھوں گا۔
میرے پاس دو گاڑیاں ہیں۔	میرے پاس دو گاڑیاں ہوں گی۔

زمانہ ماضی	زمانہ مستقبل
خالد سو چکا تھا۔	خالد سو چکا ہوگا یا خالد سوئے گا۔
کیا منوّر نے گھر بیچ دیا؟	کیا منوّر گھر بیچے گا۔
بھیا دفتر چلے گئے۔	بھیا دفتر جائیں گے۔

☆ایک چھوٹی سی عبارت تحریر کیجیے جس میں زمانہ مستقبل استعمال کیا گیا ہو۔

مشق نمبر ۶

تمہیدی گفتگو: طلبہ پچھلے اسباق میں اسم معرفہ اور اسم نکرہ کے بارے میں پڑھ چکے ہیں لہٰذا اس کا اعادہ کروایا جائے۔

سب سے پہلے معلم چند جملے تختہ تحریر پر لکھیں جیسے

پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔

کراچی سب سے بڑا شہر ہے۔

معلم طلبہ سے پوچھیں کہ ان جملوں میں پاکستان، ملک، کراچی، شہر کیا ہے۔ طلبہ کی رائے لیتے ہوئے معلم موضوع کی طرف آئیں کہ یہ تمام الفاظ قواعد کی رو سے اسم ہیں۔ معنی کے لحاظ سے اسم کی دو اقسام ہیں اسم معرفہ اور اسم نکرہ۔ درج بالا الفاظ میں پاکستان اور کراچی کیونکہ خاص نام کی طرف اشارہ کر رہا ہے اس لیے یہ اسم معرفہ ہے اور شہر اور ملک عام طور پر بولا جاتا ہے یہ کسی خاص چیز کی طرف اشارہ نہیں کر رہا اس لیے یہ اسم نکرہ ہے۔ اسم نکرہ کی بھی مزید اقسام ہوتی ہیں۔ اسم ظرف مکاں اور اسم ظرف زماں۔ (کتاب میں ان کی تعریف لکھی ہے)

☆نیچے دیے گئے جملوں میں سے اسم ظرف مکاں اور اسم ظرف زماں تلاش کیجیے اور انہیں الگ الگ کالم میں لکھیے:

جوابات:

(الف) شام۔ اسم ظرف زماں　(ب) مدرسے۔ اسم ظرف مکاں　(ج) جنگل۔ اسم ظرف مکاں

(د) دوپہر۔ اسم ظرف زماں　(ہ) اسٹیڈیم۔ اسم ظرف مکاں　(و) آدھی رات۔ اسم ظرف زماں

مشق نمبر ۷

☆اسم ظرف زماں اور اسم ظرف مکاں کی مدد سے چار چار جملے لکھیے:

اسم ظرف زماں:	اسم ظرف مکاں:
۱۔ میں صبح سویرے سو کر اٹھ جاتا ہوں۔	۱۔ باغ کا حسین منظر دیکھ کر دل خوش ہو گیا۔
۲۔ شام سے ہی کالے بادل چھا رہے ہیں۔	۲۔ ریلوے اسٹیشن پر بھیڑ دیکھ کر میں گھبرا گیا۔
۳۔ گرمیوں کی دوپہر میں ٹھنڈا ٹھنڈا شربت پینے کا اپنا ہی مزا ہے۔	۳۔ گھر میں سفیدی کا کام چل رہا ہے۔
۴۔ کھانا کھانے کے بعد رات کو ٹہلنا بہت ضروری ہے۔	۴۔ ہوٹل کا کھانا کھا کر اکثر طبیعت خراب ہو جاتی ہے۔

سبق نمبر ۱۹: ملّی نغمہ

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆اپنے پیارے وطن کی اہمیت و ضرورت کو سمجھتے ہوئے اس سے محبت کریں اور وقت آنے پر اس کی تعمیر و ترقی میں حصہ لیں۔

☆ملی شاعری سے واقف ہوئے وطن سے محبت کا اظہار نظم کی صورت میں کریں۔

☆درست تلفظ، آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ اور ترنگ کے ساتھ ملی نغمہ کو پڑھ سکیں۔

☆ نئے الفاظ کی بچے اور اس کے معنی تلاش کر کے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔
☆ متلازم یا گروہی الفاظ لکھ کر اپنے الفاظ کے ذخیرہ کو بڑھائیں۔
☆ اعراب لگا کر الفاظ کے صحیح تلفظ سے واقف ہوں اور پڑھائی میں مہارت حاصل کریں۔

طریقۂ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم بچوں کو ایک ملی نغمہ سنائیں (موبائل کے ذریعے یا ٹیپ ریکارڈر پر) یا نغمے کے چند اشعار خود ہی گنگنا دیں۔ اس کے بعد بچوں سے ایک کل جماعتی گفتگو میں انفرادی طور پر اپنے وطن کے حوالے سے کچھ سوالات کریں مثلاً اپنے وطن کے لیے آپ کے کیا خیالات اور جذبات ہیں؟ آپ اپنے ملک کے لیے کیا کرنا چاہتے ہیں؟ آپ اپنے ملک کو کس مقام پر دیکھنا چاہتے ہیں اور کیوں؟ کیا آپ ایک آزاد وطن کے شہری ہیں؟ ہمیں اپنے ملک پر فخر و غرور کب ہوتا ہے؟ کیا ہمارا وطن حسین ہے؟ آپ نے اپنے ملک کی کون کون سی جگہیں دیکھی ہیں؟ وغیرہ طلبہ سے ان کی رائے لیتے ہوئے اپنے ملک کی اہمیت پر گفتگو کی جائے اس کے بعد معلم موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں کہ ہمارا ملک ہماری پہچان ہے اور ہم اس سے بہت محبت کرتے ہیں اور ہماری محبت کا تقاضا ہے کہ ہم اس کی تعمیر و ترقی میں بھرپور حصہ لیں۔ آج ہم اپنے پیارے وطن پر لکھی گئی ایک نظم پڑھیں گے۔ اس کے شاعر شمس وارثی ہیں۔ بچے نظم کا نام خود بتائیں۔

پڑھائی:

معلم سب سے پہلے نظم پڑھیں (نظم آواز کے اتار چڑھاؤ، آہنگ اور ترنگ کے ساتھ پڑھنی ہے) ساتھ ہی نظم کے نئے الفاظ تختہ سیاہ پر لکھے جائیں گے۔ اور ان کے مطالب سمجھائے جائیں گے۔
☆ اس کے بعد طلبہ سے نظم خوانی کروائی جائے گی۔ مشکل پیش آنے کی صورت میں معلم رہنمائی کریں۔ نظم کی تشریح بھی ساتھ ساتھ کروائی جائے۔ پہلے بچوں سے پوچھا جائے اس کے بعد معلم بتائیں۔
☆ نظم کے اختتام پر طلبہ سے پوچھا جائے گا کہ آپ کو کون سا بند پسند آیا اور کیوں؟ چند ایک طلبہ سے اظہار خیال کروایا جائے گا۔ اس کے بعد معلم نظم کا مرکزی خیال اور خلاصہ طلبہ کو بتائیں۔ (آگے درج ہے)

سرگرمی:

جماعت میں طلبہ کے درمیان آپس میں ملی نغمے گانے مقابلہ کروایا جائے۔ (سرگرمی کتاب میں موجود ہے)

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (نظم کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ اپنے ملک سے اپنی محبت کا اظہار چند جملوں کی صورت میں کیجیے یا نظم کی صورت میں کیجیے:

یا

☆ شاعر کی اپنے وطن کے لیے کی گئی دعاؤں میں سے آپ کو سب سے زیادہ کون سی دعا پسند آئی اور کیوں؟

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ نظم کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:
۱۔ شاعر وطن کو جنت کیوں بنانا چاہتے ہیں؟
۲۔ شاعر نے اپنے وطن کو کون کون سی دعائیں دی ہیں؟
۳۔ اس نظم کا کون سا بند آپ کو سب سے اچھا لگا اور کیوں
۴۔ آپ کو اپنے وطن کی سب سے اچھی چیز کیا لگتی ہے؟

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ ملی نغمہ۔ ٹیپ ریکارڈر یا موبائل (گانا سنانے کے لیے)

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔
☆ جذبہ حب الوطنی کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (ملی نغمہ سننے اور سوالات کے جوابات کے دوران)
☆ ملی شاعری سے واقف ہونے اور نظم کو ترنگ آہنگ کے ساتھ پڑھنے کے دوران
☆ نئے الفاظ کے معنی تلاش کرنے اور بند کی تشریح کرنے کے دوران
☆ نظم کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران
☆ متلازم یا گروہی الفاظ بنانے اور اسے تحریر میں استعمال کرنے کے دوران

☆الفاظ پر اعراب لگانے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆اپنے پیارے وطن کی اہمیت و ضرورت کو سمجھنا اور اس سے محبت کرتے ہوئے اس کی تعمیر و ترقی میں حصہ لینا۔

☆ملی شاعری سے آگاہ ہونا اور نظم کی صورت میں وطن سے محبت کا اظہار کرنا

☆درست تلفظ اور آواز کے اتار چڑھاؤ اور ترنگ کے ساتھ ملی نغمہ پڑھنا

☆نظم کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆متلازم یا گروہی الفاظ لکھنا اور تحریر میں ان کا استعمال کرنا۔

☆الفاظ پر اعراب لگا کر اس کو صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنا۔

مرکزی خیال:

اس نظم میں شاعر نے وطن سے اپنی محبت کا اظہار بڑے خوبصورت انداز میں کیا ہے اور اپنے وطن کے لیے اپنے جذبات اور احساسات بیان کیے ہیں۔ اس نظم کا مقصد لوگوں کو ملی شاعری سے روشناس کروانا اور ان میں حب الوطنی کے جذبات اجاگر کرنا ہے۔

خلاصہ:

اس نظم کے شاعر شمس وارثی ہیں۔ شاعر نے اس نظم میں وطن سے اپنی محبت اور وفاداری کا اظہار بڑے خوبصورت الفاظ میں کیا ہے۔ شاعر اپنے وطن سے مخاطب ہوتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے میرے وطن ہم تمہیں جنت بنائیں گے یعنی ایک ایسی جگہ جہاں خوبصورتی ہو، امن و سکون ہو، ہر کوئی خوش ہو۔ ہم صرف تجھ سے پیار کریں گے اور تیری ہی محبت میں سرشار رہیں گے، صرف تیرے ہی بارے میں سوچیں گے اور تیرے لیے ہی کام کریں گے۔ شاعر دعا کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرے وطن تیرے کھیت کھلیان لہلہاتے رہیں، ہمارے وطن کی سرزمین سونا اگلے، خوب فصلیں اور اناج پیدا ہو، ندیاں ایسے ہی پانی سے بھری رہیں اور بہتی رہیں معلوم ہو جیسے رقص کر رہی ہیں۔ اس ملک کے رہنے والے امن اور سکون سے زندگی گزاریں۔ یہ بستیاں آباد رہیں اور ان میں رہنے والے ہمیشہ شاد رہیں۔ یہ ملک ہمیشہ آباد رہے اس پر کوئی آنچ نہ آئے۔ شاعر کہتے ہیں کہ اے وطن تو ہے تو ہم ہیں۔ تو ہی ہماری پہچان ہے اور ہم تیرے ہی دم پر سر اٹھا کر کھڑے ہیں تیرے نام سے ہی ہم دنیا کے ہر کونے میں پہچانے جاتے ہیں۔ تیری عزت میں ہی ہماری عزت ہے۔ تو اس خواب کی تعبیر ہے جو ہمارے بزرگوں نے دیکھا تھا تیری ہی بدولت ہم ایک آزاد فضا میں سانس لے رہے ہیں جہاں ہمیں ہر طرح کی آزادی ہے۔ میرے وطن تیری خوبصورتی ہمیشہ قائم و دائم رہے اور تیرا ذرہ ذرہ مہکتا رہے۔ اور تو ہمیشہ سرسبز و شاداب رہے۔ ہماری اولین ترجیح یہ ہو کہ ہم تجھے ترقی کی ان منزلوں تک پہنچا دیں جہاں دنیا تجھ پر فخر کرے۔ ہماری بس یہی تمنا ہے کہ ہم تیرے لیے محنت کریں اور تجھے خوب سے خوب تر بنانے کے لیے اپنا تن من دھن سب قربان کر دیں۔ ہم تجھ پر دل و جان سے فدا ہیں اور ہمارے لبوں پر بس تیرے ہی نغمے ہیں۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

☆سوالات کے جوابات:

۱۔ شاعر اپنے وطن کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے میرے وطن ہم تجھ کو جنت بنائیں گے یعنی تجھ کو اتنا خوبصورت، صاف ستھرا اور پرامن بنائیں گے کہ دنیا تیری مثالیں دے۔ جہاں ہر سو آسودگی ہو اور ہر کونا حسین ہو۔

۲۔ اس کا مطلب ہے کہ اے وطن تو سدا آباد رہے اور یہاں کے رہنے والے یونہی ہنستے بستے رہیں۔ میرے وطن میں اندھیروں کا گزر نہ ہو اور کوئی اسے اجاڑ نہ سکے کوئی ویرانی نہ ہو بلکہ ہر طرف زندگی دوڑتی ہوئی محسوس ہو اور ہر گھر میں خوشیوں کے چراغ روشن ہوں۔

۳۔ شاعر نے یہ اس لیے کہا ہے کہ ہمارا وطن ہماری پہچان ہے اور ہم جہاں بھی جاتے ہیں اپنے وطن سے پہچانے جاتے ہیں اگر ہمارا ملک ترقی کرے گا اور نمایاں حیثیت رکھے گا تو ہمارا سر بھی فخر سے بلند ہوگا اور دنیا میں ہمیں بھی عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔

۴۔ ''اے وطن تجھ کو جنت بنائیں گے ہم''

مشق نمبر ۲

☆مصرے مکمل کیجئے: (کتاب سے مدد لی جاسکتی ہے۔)

مشق نمبر ۳

☆درج ذیل الفاظ کے دو دو ہم آواز الفاظ لکھئے:

ندیاں ۔ کھیتیاں ۔ بستیاں　　　تقدیر۔ توقیر۔ تعبیر　　　چمن۔ گلشن۔ انجمن

سراپا ۔ مہکتا ۔ تمنا　　　بنائیں۔ گائیں ۔ سنائیں

مشق نمبر۴

☆جملوں میں استعمال کیجئے:

گیت:　جشن آزادی کی تقریب میں مہمان خصوصی کا استقبال گیت گا کر کیا گیا۔

توقیر:　ہمیں ایسے کام کرنے چاہئیں جس سے ہمارے وطن کی توقیر میں اضافہ ہو۔

خواب:　اکثر خواب سچے ہو جاتے ہیں۔

تقدیر:　ہماری تقدیر میں جو ہوتا ہے وہ ہمیں مل کر رہتا ہے۔

جنّت:　پاکستان کے شمالی حصے کے کچھ علاقے جنت نظیر ہیں۔

مشق نمبر۵

نوٹ: طلبہ اپنی پچھلی جماعتوں میں اس کے بارے میں پڑھ چکے ہیں لہٰذا وہ آسانی سے یہ کام کرلیں گے۔

☆درج ذیل الفاظ کے متلازم الفاظ لکھیے:

باغ:　گھاس۔ پھول۔ پودے۔ ہریالی۔ مالی۔ درخت۔ کیاری۔ سبزہ۔ پھل۔ پتے۔

اسکول:　جماعت۔ یونیفارم۔ بستہ۔ گھنٹی۔ اساتذہ۔ ہیڈ ماسٹر۔ کاپیاں۔ کتابیں۔ تختہ سیاہ۔ میزیں۔ کرسیاں

ٹی وی:　ریموٹ۔ چینل۔ ڈرامہ۔ فلم۔ کارٹون۔ خبریں۔ اداکار۔ اداکارہ۔ انٹینا۔ کیبل۔ ڈش

مسجد:　جائے نماز۔ قرآن پاک۔ موذن۔ امام صاحب۔ گنبد۔ نماز۔ رحل

بازار:　دکانیں۔ بھیڑ۔ خریداری، ٹھیلے۔ تھکاوٹ۔ اشیاء۔ روپے۔ پیسے

سرگرمی: درج بالا کسی بھی ایک لفظ اور اس کے گروہی الفاظ کی مدد سے ایک عبارت لکھیے: یا کوئی واقعہ بیان کیجئے:

مشق نمبر۶

☆اعراب لگایئے:

رَقْص　-　خُواب　-　تَوقِیْر　-　گُلْشَن　-　تَمَنّا

سبق نمبر۲۰:　اسلامی ممالک کی تنظیم (O.I.C)

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆اسلامی ممالک کی تنظیم (O.I.C) سے متعارف ہوتے ہوئے اس کے مقصد اور اس کے کام سے واقف ہوں۔

☆اسلامی ممالک کی تنظیم (O.I.C) کی خدمات کو سراہتے ہوئے اپنے اندر بھی دوسروں کی امداد کا جذبہ پیدا کریں اور مل جل کر کسی بھی مقصد یا کسی کی مدد کے لیے کوئی تنظیم بنائیں۔

☆آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ اتحاد اور یک جہتی کا مظاہرہ کریں اور مل جل کر رہیں۔

☆سبق میں دی گئی معلومات کے دلچسپ انداز تحریر پر غور کرتے ہوئے اپنی معلومات میں اضافہ کریں۔

☆نئے الفاظ اور اس کے معنی تلاش کر کے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھتے ہوئے کسی بھی کوئز مقابلے کے لیے خود کو تیار کرسکیں۔

☆اسلامی ممالک کی تنظیم (O.I.C) کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت بہتر بنا سکیں۔

☆''تو'' ''اور'' لگا کر مرکب جملے بنائیں اور اپنی لسانی مہارتوں میں اضافہ کریں۔

☆محاورات سے واقف ہوتے ہوئے چند محاورات کے معنی لکھیں اور جملوں میں اس کا استعمال کرتے ہوئے اپنی تحریری صلاحیت ابھاریں

☆الفاظ پر اعراب لگا کر ان کی صحیح ہجے کریں اور اپنے تلفظ کو درست کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ سے ایک سوال کریں کہ ہمارے اسکول میں پریفیکٹ (prefect) کیا کام سرانجام دیتے ہیں۔ طلبہ بتائیں گے کہ اسکول میں نظم وضبط قائم رکھنے میں مدد کرتے ہیں، بچوں کا خیال رکھتے ہیں اور ان کے کام آتے ہیں۔ اس کے بعد معلم طلبہ کو بتائیں کہ اسکول میں مختلف جماعتوں کے چند بچوں کو منتخب کر کے ایک تنظیم یا کمیٹی بنائی جاتی ہے جو اسکول میں نظم وضبط قائم رکھنے میں معاون و مددگار

ثابت ہوتی ہے۔اس کے علاوہ دیگر سرگرمیوں میں بھی اس سے کام لیا جاتا ہے۔یہ تنظیم نہ صرف بچوں پر نظر رکھتی ہے بلکہ بچوں کے مسائل حل کرنے میں بھی مدد کرتی ہے۔بالکل اسی طرح دنیا کے تمام مسلم ممالک نے مل کر ایک تنظیم بنائی ہے جس کا کام یہ ہے کہ دنیا میں جہاں جہاں مسلمان مصیبت میں ہیں اور ظلم اور ناانصافی کا شکار ہیں ان کی مدد کی جائے اور ان مظلوم مسلمانوں کی دادرسی کی جائے۔اسلامی ممالک کی یہ تنظیم مسلمانوں میں آپس میں اتحاد اور یک جہتی کا ایک مظہر ہے۔تمام مسلمانوں کے آپس میں یکجا ہونے سے کوئی مسلمانوں پر بری نظر نہیں ڈال سکتا اور نہ ہی انہیں نقصان پہنچا سکتا ہے۔اس تنظیم کا وجود بھی اسی وجہ سے عمل میں آیا آج ہم اس تنظیم کے بارے میں پڑھیں گے۔اور اس کے قیام کی وجہ جانیں گے۔

پڑھائی:

یہ سبق چونکہ ایک کوئز پروگرام کی طرح ہے لہٰذا اسے ایسے ہی پڑھوایا جائے۔یعنی جماعت کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ایک جوہر ٹیم اور ایک اقبال ٹیم۔سبق میں استاد جو سوال کر رہے ہیں وہ معلم خود کریں۔جماعت کی ٹیموں کو ہدایت دی جائے کہ ہر سوال پر ہاتھ اٹھائیں معلم خود جس بچے کی طرف اشارہ کریں وہی بچہ جواب دے۔سبق کا باقی حصہ معلم خود پڑھیں تاکہ سبق کی دلچسپی قائم رہے۔

☆سبق کے اختتام پر بچوں سے رائے لی جائے اور سبق کے حوالے سے چند اہم نکات طلبہ کو بتائے جائیں کہ مسلمانوں میں اتحاد اور یکجہتی کا ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ اگر دنیا میں کہیں بھی مسلمانوں پر ظلم ہو تو تمام مسلمان ایک قوت بن جائیں تاکہ دشمنوں کا ڈٹ کا مقابلہ کریں۔اگر تمام دنیا کے مسلمان متحد ہو جائیں تو کوئی مسلمانوں کے ساتھ برا نہیں کر سکتا۔جس طرح جسم کے ایک حصے کو تکلیف ہوتی ہے تو پورا جسم مفلوج ہو جاتا ہے بالکل اسی طرح جب دنیا کے کسی کونے میں مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہو تو تمام دنیا کے مسلمانوں کو آواز اٹھانی چاہیے۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆درسی کتاب میں موجود سرگرمی کرنے کے لیے دی جائے۔

☆اقوام متحدہ کے بارے میں ایک پیراگراف لکھیے:(انٹرنیٹ سے مدد لیجیے)

☆آپ کے خیال میں اور کون سا ایسا ذریعہ ہے جس سے دنیا کے مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر لایا جا سکتا ہے؟

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔کلاس کے بچے پرجوش کیوں تھے؟

۲۔فاتح ٹیم کے لیے کیا انعام رکھا گیا تھا؟

۳۔کون سی ٹیم جیتی؟

۴۔O.I.C اور U.N.O کا مخفف کیا ہے؟

تدریسی معاونات/وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔ انٹرنیٹ۔کمپیوٹر۔

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆اسلامی ممالک کی تنظیم (O.I.C) کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران

☆آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ اتحاد اور یک جہتی کا مظاہرہ کرنے کے دوران

☆سبق میں دی گئی معلومات کے دلچسپ اندازِ تحریر پر غور کرنے اور نئے الفاظ اور اس کے معنی تلاش کرنے کے دوران

☆کوئز مقابلے کے دوران

☆اسلامی ممالک کی تنظیم (O.I.C) کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران

☆"تو" "اور" لگا کر مرکب جملے بنانے کے دوران

☆محاورات کے معنی لکھنے اور جملوں میں اس کے استعمال کے دوران

☆الفاظ پر اعراب لگانے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆اسلامی ممالک کی تنظیم (O.I.C) سے متعارف ہونا اور اس کے مقصد اور اس کے کام سے واقف ہونا۔

☆اسلامی ممالک کی تنظیم (O.I.C) کی خدمات کو دیکھتے ہوئے اپنے اندر بھی دوسروں کی امداد کا جذبہ پیدا کرنا اور مل جل کر کسی بھی مقصد یا کسی کی مدد کے لیے کوئی تنظیم بنانا۔

☆ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ اتحاد اور یک جہتی کا مظاہرہ کرنا اور مل جل کر رہنا۔

☆ نئے الفاظ اور اس کے معنی تلاش کرنا۔

☆ سبق میں دی گئی معلومات کے حوالے سے کوئز کے مقابلے کی تیاری کرنا اور فوری سوالات کے جوابات دینا۔

☆ اسلامی ممالک کی تنظیم (O.I.C) کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆ ''تو''،''اور'' لگا کر مرکب جملے بنانا۔

☆ محاورات کے معنی لکھنا اور جملوں میں اس کا استعمال کرنا۔

☆ الفاظ پر اعراب لگا کر ان کی صحیح ہجے کرنا اور درست تلفظ سے آگاہ ہونا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

جواب نمبر ۱۔ جب ۱۹۶۹ء میں مسلمانوں کے قبلہ اول مسجد اقصیٰ کو آگ لگائی گئی تو دنیا کے تمام مسلمانوں میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی۔ باہمی مشاورت سے اس اہم مسئلے پر اسلامی ملکوں کے سربراہوں کا ایک اجلاس بلانے کا فیصلہ کیا گیا۔

جواب نمبر ۲۔ پہلی اسلامی سربراہی کانفرنس ستمبر ۱۹۶۹ میں مراکش کے شہر رباط میں ہوئی۔

جواب نمبر ۳۔ دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس میں چالیس سے زیادہ مسلم ممالک شریک ہوئے۔ پاکستان نے بڑھ چڑھ کر میزبانی کی اور پاکستان کا وقار بلند ہوا۔

جواب نمبر ۴۔ اسلامی ممالک کی تنظیم کا مرکزی دفتر جدّہ (سعودی عرب) میں واقع ہے۔

جواب نمبر ۵۔ اس تنظیم میں دنیا کے تمام ستاون (۵۷) اسلامی ممالک شامل ہیں۔

جواب نمبر ۶۔ اس تنظیم کے جھنڈے کا رنگ سبز ہے اور اس پر اللہ اکبر لکھا ہوا ہے۔

مشق نمبر ۲

☆ درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

پُر جوش:	ورلڈ کپ جیتنے کے بعد پاکستان کی کرکٹ ٹیم کا ایئر پورٹ پر پُر جوش طریقے سے استقبال کیا گیا۔
آزمائش:	اسکولوں ذہنی آزمائش کے مقابلے بچوں کی ذہنی صلاحیتوں کو نکھارتے ہیں۔
قبلہ اول:	مسلمانوں کا قبلہ اول مسجد اقصیٰ فلسطین میں واقع ہے۔
اشتیاق:	شادی بیاہ میں دولہا اور دلہن کو دیکھنے کا سب کو اشتیاق ہوتا ہے۔
موضوع:	احمد کی تقریر کا موضوع تھا پاکستان ایک اسلامی ریاست
گام زن:	میری دعا ہے کہ پاکستان ہمیشہ ترقی کی راہ پر گامزن رہے۔
وقار:	ہمیں اپنے ملک کے وقار کو قائم رکھنے کے لیے محنت اور لگن سے کام کرنا ہے۔

مشق نمبر ۳

☆ مسلمانوں میں اتحاد کیوں ضروری ہے؟ اس موضوع پر ایک پیراگراف اپنے الفاظ میں لکھیے:

جواب: ایک مثال ہے کہ ایک اکیلا اور دو گیارہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ایک اکیلے آدمی کی حیثیت یا طاقت کوئی معنی نہیں رکھتی لیکن اگر دو آدمی مل جائیں تو ان کی طاقت گیارہ کے برابر ہوتی ہے۔ اسی طرح کوئی بھی چیز ہو وہ اکیلے کوئی حیثیت نہیں رکھتی جیسے پانی کا ایک قطرہ بذات خود کوئی اہمیت نہیں رکھتا لیکن اگر بہت سارے قطرے مل جائیں تو وہ سمندر کی شکل اختیار کرلیں جو پہاڑوں کو ہلا دے۔ اس مثال کی روشنی میں یہ بات واضح ہے کہ اتحاد میں کتنی طاقت ہوتی ہے لہٰذا یہ ایک ضروری امر کہ مسلمانوں میں آپس میں اتحاد ہو کیونکہ اگر تمام مسلمان مل کر رہیں گے تو ایک ایسی طاقت بنیں گے جنھیں کوئی ہرا نہیں سکتا، ان کی کوئی حق تلفی نہیں کرسکتا، ان پر کوئی ظلم و زیادتی نہیں کرسکتا، ان کا کوئی خون نہیں بہا سکتا، ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور ان کو تنگ نہیں کرسکتا۔ اگر مسلمان اپنی بقا چاہتے ہیں تو انہیں مل کر مقابلہ کرنا ہوگا۔ اسلام بھی ہمیں اتحاد سے رہنے کا سبق دیتا ہے لہٰذا ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم پر یہ لاگو ہے کہ ہم تمام مسلمان آپس میں اتحاد و اتفاق سے رہیں۔ اگر ہم ہی آپس میں لڑیں گے تو کوئی بھی بیرونی طاقت ہمیں آسانی سے نقصان پہنچا سکتی ہے۔ ہمیں ان طاقتوں کو یقین دلانا ہے کہ ہم اکیلے نہیں ہیں اور ہم پر بری نظر ڈالنے سے پہلے انہیں دس بار سوچنا پڑے گا۔ اگر مسلمان اتحاد سے رہیں گے تو کسی کی مجال نہیں ہوگی کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ برا کرے۔ اتحاد سے رہنے میں ہی تمام مسلمانوں کی بھلائی ہے۔ اگر مسلمان مل جل کر پیار و محبت سے رہیں گے اور ایک دوسرے کا خیال رکھیں گے تو ہر لحاظ سے فائدے میں رہیں گے۔ مل کر کسی مشکل کا مقابلہ کریں گے تو وہ مشکل ضرور دور ہو جائے گی۔ آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرنے اور ایک دوسرے کا غم بانٹنے سے درد بھی کم ہوتا ہے۔ اگر کسی ایک مسلمان کو تکلیف ہو تو دوسرے مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اس کی مدد کرے اور اس کا ساتھ دے۔ اتحاد میں برکت ہے اور اتحاد ہی کی بدولت ہر مشکل، مصیبت اور پریشانی کا مقابلہ بآسانی کیا جاسکتا ہے۔

مشق نمبر ۴

☆ ''تو''، ''اور'' کو استعمال کرتے ہوئے تین تین مرکّب جملے بنائیے:

تو	اور
وہ بازار جائے گی تو میرے لیے سامان لائے گی۔	وہ روز صبح کام پر جاتا ہے اور شام ہوتے ہی واپس آجاتا ہے۔
اسے بھوک لگی تو اس نے کھانا مانگا۔	وہ نیک لڑکا ہے اور بڑوں کی بہت عزت کرتا ہے۔
فقیر نے اس سے پیسے مانگے تو اس نے فوراً نکال کر دے دیئے	وہ گاڑی میں بیٹھا اور تیزی سے روانہ ہو گیا۔

مشق نمبر ۵

☆ نیچے دیئے گئے محاورات کے معنی تلاش کر کے لکھیے:

آنکھیں دکھانا: کسی بات پر روکنا۔غصہ کا اظہار　　　زخموں پر نمک چھڑکنا:　دکھ یاد دلانا۔زخم تازہ کرنا

لال پیلا ہونا: غصہ ہونا　　　پیٹ میں چوہے دوڑنا: بہت زور کی بھوک لگنا　　　غصہ پینا: غصے پر قابو پانا

☆ دیئے گئے محاورات کو جملوں میں استعمال کیجیے: (معنی لکھ دیئے گئے ہیں ان سے مدد لیجیے لیکن جملے میں محاورہ لکھنا ہے)

مشق نمبر ۶

☆ نیچے دیئے گئے الفاظ پر اعراب لگائیے:

مُشَاوَرَت　-　قَوَاعِد　-　وَقَار　-　تَبَسُّم　-　تَنْظِیم　-　اِخْتِتَام

سبق نمبر ۲۱:　پاکستان کی اہم فصلیں

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ پاکستان میں پائی جانے والی فصلوں کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہوئے ان کی ضرورت و اہمیت سے واقف ہوں۔

☆ پاکستان کی زراعت کا جائزہ لیتے ہوئے اس میں پیدا ہونے والی سبزیوں، پھلوں اور اناج پر نظر ڈالیں اور اپنے ملک کی قدر کریں۔

☆ سبزیوں اور پھلوں کی افادیت و اہمیت سے واقف ہوں اور ان سے فائدہ اٹھائیں۔

☆ الفاظ کی درست ہجے اور علامات وقف کا درست استعمال کرتے ہوئے معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں اور اہم نکات خط کشید کریں۔

☆ سبق میں دی گئی اہم فصلوں کے حوالے سے معلومات کو پڑھ کر ایک دوسرے سے تبادلہ خیال کرتے ہوئے پر اعتماد طریقے سے اسے بیان کریں اور اپنی رائے کا اظہار کریں۔(fish bowl activity)

☆ نئے الفاظ کے معنی تلاش کریں اور اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرتے ہوئے اپنی تحریر میں ان کا استعمال کریں۔

☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھیں اور اپنی تحریری صلاحیت میں اضافہ کریں۔

☆ بے جان مذکر اور مونث سے آگاہ ہوتے ہوئے اس کی شناخت کریں اور اپنی لسانی مہارتوں کو بہتر بنائیں۔

☆ خط لکھنے کے طریقہ کار سے واقف ہوتے ہوئے تمام قواعد و ضوابط کو مدنظر رکھتے ہوئے خط تحریر کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلم طلبہ سے پوچھیں کہ پاکستان کی سب سے اہم خصوصیت کیا ہے؟ یا پاکستان کو کس چیز میں سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے؟ یہاں زیادہ تر لوگ کس شعبے سے وابستہ ہیں؟ کیا آپ نے کبھی گاؤں یا دیہات کی سیر کی ہے وہاں آپ نے کیا دیکھا؟ کبھی لاہور جاتے ہوئے راستے میں جب پنجاب آتا ہے تو کیا نظر آتا ہے؟ ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ سے جوابات لیے جائیں اور اس کے بعد موضوع کی طرف آتے ہوئے معلم انہیں بتائیں کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور یہاں کی بیشتر آبادی اسی زراعت یا اس سے تعلق رکھنے والے شعبوں سے وابستہ ہے۔ پاکستان میں ہر طرح کے پھل ،سبزیاں، خشک میوے اور اناج پیدا ہوتے ہیں۔ یہ ہم پر اللہ کا کرم ہے کہ یہ پھل، سبزیاں، اناج وغیرہ نہ صرف ہمارے ملک میں دستیاب ہیں بلکہ ہمارے ملک کی اپنی پیداوار ہیں یعنی ہمارے ملک میں پیدا ہوتے ہیں۔ سندھ، پنجاب، بلوچستان اور خیبر پختونخوا کے علاقوں کے وسیع و عریض علاقوں میں کھیتی باڑی کی جاتی ہے ملکی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے پھل، سبزیاں، اناج اور خشک میوے وغیرہ کی کاشت کی جاتی ہے۔ یہ پیداوار اگر ملکی ضروریات سے زیادہ ہوں تو برآمد بھی کی جاتی ہیں جس سے ملکی معیشت کو فائدہ ہوتا ہے۔ آج ہم آپ کو بتائیں گے کہ پاکستان میں کون کون سی چیزیں کاشت کی جاتی ہیں، یہاں کی اہم پیداوار کون سی ہیں اور ہمارا ملک کن چیزوں کی پیداوار میں خود کفیل ہے۔ سبق کا نام طلبہ خود بتائیں۔

(نوٹ: میرے حساب سے یہ سرگرمی پڑھائی سے پہلے کروائی جائے لیکن اگر معلم چاہیں تو سبق کی پڑھائی کے بعد بھی یہ سرگرمی کروائی جا سکتی ہے۔)

سرگرمی:

☆طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے گا۔ گروپ ممبران چار سے زیادہ نہ ہوں۔

☆جماعت میں یا کسی راہداری میں یا اسکول میں کسی کھلی جگہ پر تھوڑے تھوڑے فاصلے سے چند میزیں رکھی جائیں اور ہر میز پر کوئی اناج یا پھل یا سبزی رکھی جائے جو معلم کو سہولت ہو وہ لے آئیں۔ کم از کم سبق میں جن چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے ان کو ضرور رکھا جائے جیسے گندم، جوار، باجرہ، کپاس، گنا، چاول، مکئی، خشک میوے تھوڑے سے ایک جگہ رکھ دیں۔ آلو اور پیاز کی زیادہ پیداوار ہوتی ہے اس لیے ایک آلو اور ایک پیاز بھی رکھ دیں۔ یہ تمام چیزیں الگ الگ میز پر ہوں اور ان کے بارے میں کمپیوٹر سے معلومات حاصل کی جائیں اور درج شدہ معلومات کے پرچے ان کے ساتھ رکھے جائیں جس میں تفصیل سے لکھا ہو کہ یہ فصل کب پیدا ہوتی ہے؟ کتنی مقدار میں ہوتی ہے؟ کس کام آتی ہے؟ اس کا استعمال کہاں کہاں ہوتا ہے وغیرہ اب ہر گروپ باری باری ایک میز پر جائے ان چیزوں کو بغور دیکھے ان کے بارے میں پڑھے اور معلومات حاصل کرے۔ معلم کی معاونت شامل رہے اور ہر گروپ کو پانچ سے سات منٹ کا وقت دیا جائے۔

☆جب تمام گروپ اس جگہ رکھی ہوئی ہر چیز کے بارے میں معلومات حاصل کر لیں پھر جماعت میں ان سے اظہارِ رائے کروایا جائے۔ معلم چند سوالات کریں اور طلبہ کی معلومات کی جانچ کریں۔　　یا

☆گروپ کے ہر بچے کو ایک ایک ورک شیٹ دی جا سکتی ہے۔ اس ورک شیٹ پر میز نمبر ا۔ میز نمبر ۲، میز نمبر ۳، میز نمبر ۴، میز نمبر ۵ لکھا ہو۔ ساتھ ہی چند سوالات لکھے ہوں گے مثلاً ا۔ یہ کیا ہے؟ ۲۔ یہ کون سی فصل کہلاتی ہے؟ ۳۔ کہاں استعمال ہوتی ہے؟ ۴۔ کتنی مقدار میں پیدا ہوتی ہے؟ ۵۔ کن علاقوں میں پائی جاتی ہے؟ ۶۔ کن مہینوں میں بوئی جاتی ہے؟ ۷۔ کن مہینوں میں کاٹی جاتی ہے؟

☆طلبہ کو یہ ورک شیٹ انفرادی طور پر حل کرنے کے لیے دی جائے۔ طلبہ جماعت میں آ کر یہ ورک شیٹ حل کریں گے۔

پڑھائی:

☆طلبہ کی جوڑی میں بھی پڑھائی کروائی جائے۔ ایک صفحہ ایک بچہ پڑھے تو دوسرا سنے۔ اس طرح دو صفحات پڑھے جائیں۔ معلم نئے الفاظ اور ان کے معانی تختۂ تحریر پر لکھیں گی۔ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ آپس میں تبادلہ خیال کریں۔ (اس دوران معلم کی معاونت شامل ہوگی)

☆جب طلبہ جوڑی میں تبادلہ خیال کر چکیں تو فش بول کی سرگرمی (fish bowl activity) کروائی جائے۔ اس میں جماعت کے تمام بچے دائرے کی صورت میں بیٹھیں اور درمیان میں دو کرسیاں رکھی جائیں۔ دو دو بچے آمنے سامنے بیٹھ کر سبق کے متعلق حاصل کردہ معلومات کو جماعت کے سامنے پیش کریں اور گفتگو کے انداز میں سبق کے اہم نکات پر روشنی ڈالیں۔ اس طرح باری باری دو دو بچے آئیں اور سبق کے متعلق رائے دیں اور اہم نکات بتائیں۔ جہاں ضرورت ہو وہاں معلم مدد کریں اور طلبہ کی رہنمائی کریں۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆کتاب میں موجود سرگرمی گھر سے کر کے لانے کے لیے کہا جائے گا۔

☆سبق میں جن سبزیوں اور پھلوں کا ذکر کیا گیا ہے ان کا بھی ایک چارٹ بنائیے اور بتائیے کہ ان میں کون سے وٹامن پائے جاتے ہیں اور یہ وٹامن ہمیں کیا فائدہ پہنچاتے ہیں؟ (انٹرنیٹ سے مدد لیجیے)

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

ا۔ پاکستان کی معیشت میں کون سی چیز سب سے اہم ہے؟

۲۔ بیجوں میں سب سے اہم بیج کون سا ہے؟

۳۔ تمباکو کس چیز میں استعمال ہوتا ہے؟

۴۔ جو کا استعمال کہاں ہوتا ہے؟

۵۔ پاکستان میں کتنی قسم کی کپاس ہوتی ہے؟

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ انٹرنیٹ سے حاصل کردہ معلومات۔ سبق میں لکھی ہوئی تمام اشیا (تھوڑی مقدار)

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆پاکستان کی زراعت اور اس میں پائی جانے والی فصلوں کی ضرورت و اہمیت سے واقف ہونے کے دوران

☆الفاظ کی درست ہجے اور علامات وقف کا درست استعمال کرتے ہوئے معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنے کے دوران۔

☆فش بول کی سرگرمی (fish bowl activity) کے دوران

☆نئے الفاظ کے معنی تلاش کرنے کے دوران۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران۔

☆بے جان مذکر اور مونث کی شناخت کرنے اور جملے میں اس کے مناسب استعمال کے دوران۔

☆دیئے گئے طریقے کے مطابق خط لکھنے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆پاکستان میں پائی جانے والی فصلوں کی ضرورت و اہمیت سے واقف ہونا۔

☆پاکستان کی زراعت کے حوالے سے معلومات حاصل کرنا اور ملک میں پیدا ہونے والی سبزیوں، پھلوں اور اناج کے بارے میں آگاہ ہونا۔

☆سبزیوں اور پھلوں کی افادیت و اہمیت سے واقف ہونا اور ان سے فائدہ اٹھانا

☆الفاظ کی درست ہجے کرتے ہوئے معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆سبق میں دی گئی اہم فصلوں کے حوالے سے معلومات پر تبادلہ خیال کرنا اور پر اعتماد طریقے سے اپنی رائے کا اظہار کرنا۔

☆سبق میں موجود نئے الفاظ سیکھنا اور ان کے معنی تلاش کرنا۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆بے جان مذکر اور مونث کی شناخت کرنا اور جملے میں ان کا مناسب استعمال کرنا۔

☆خط لکھنے کے طریقہ کار سے واقف ہونا اور تمام قواعد و ضوابط کی روشنی میں خط تحریر کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

☆سوالات کے جوابات:

جواب نمبر ۱۔ ربیع کی فصلوں کی کاشت اکتوبر، نومبر میں کی جاتی ہے اور کٹائی اپریل اور مئی کے مہینوں میں ہوتی ہے۔ ربیع کی سب سے اہم فصل گندم ہے۔ ربیع کی دوسری اہم فصل تمباکو ہے اور اس کی دیگر فصلوں میں مختلف اقسام کے تیل کے بیج اور جو وغیرہ شامل ہیں۔

جواب نمبر ۲۔ خریف کی فصلیں عام طور پر مئی اور جون کے مہینوں میں بوئی جاتی ہیں اور ان کی کٹائی اکتوبر اور نومبر کے مہینوں میں ہوتی ہے لیکن صوبہ سندھ کے کچھ گرم علاقوں مثلاً بعض جنوبی حصوں میں ایک آدھ ماہ پہلے بھی فصل تیار ہو جاتی ہے۔ خریف کی فصلوں میں سب سے اہم فصل کپاس ہے گنا بھی خریف کی اہم فصل ہے۔ پاکستان کی دوسری اہم غذائی فصل چاول ہے، جس کا شمار بھی خریف کی فصلوں میں ہوتا ہے۔

جواب نمبر ۳۔ دو بڑی غذائی فصلیں گندم اور چاول ہیں۔ گندم کی زیادہ تر کاشت پنجاب اور سندھ میں ہوتی ہے۔ تھوڑی بہت گندم بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں بھی پیدا ہوتی ہے۔ چاول کی کاشت زیادہ تر پنجاب اور سندھ کے نہری علاقوں میں ہوتی ہے کیونکہ چاول کے لیے زیادہ پانی درکار ہوتا ہے۔

جواب نمبر ۴۔ کپاس پاکستان کی آمدنی کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

جواب نمبر ۵۔ گنا شکر سازی کا سب سے اہم ذریعہ ہے۔ اس کے علاوہ گنا کاغذ بنانے میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ گنے کی کاشت زیادہ تر پنجاب، سندھ اور خیبر پختونخواہ میں ہوتی ہے۔ خاص طور پر مردان کا گنا بہت مشہور ہے۔

جواب نمبر ۶۔ مکئی کا شمار بھی غذائی فصلوں میں ہوتا ہے۔ انسانوں کی غذا کے علاوہ یہ جانوروں کے چارے میں بھی استعمال ہوتی ہے۔ جوار اور باجرہ بھی جانوروں کے چارے کے طور پر زیادہ استعمال کیے جاتے ہیں۔

مشق نمبر ۲

☆سبق کی مدد سے پاکستان میں پیدا ہونے والی دالوں، سبزیوں اور پھلوں پر ایک پیراگراف لکھیے:

جواب: سبق کے آخری پیراگراف کو ملاحظہ کیجئے۔ تفصیل سے اس پیرگراف کو پڑھ کر طلبہ مختصر کرتے ہوئے اپنی فہم کے مطابق لکھیں۔

مشق نمبر ۳

☆درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجئے:

اتار چڑھاؤ:	ڈالر کی قیمت میں اتار چڑھاؤ سے ملک کی معیشت متاثر ہوتی ہے۔
درآمد:	پاکستان بہت سی اشیا دوسرے ممالک سے درآمد کرتا ہے۔
خریف:	خریف کی فصلوں میں کپاس ایک ایسی فصل ہے جس سے ہر قسم کا سوتی کپڑا تیار کیا جاتا ہے۔
وافر:	شادیوں میں لوگ کھانا وافر مقدار میں ضائع کرتے ہیں۔

خودکفیل: انسان خودکفیل ہو تو اسے کسی کام کے لیے دوسرے کی محتاجی نہیں ہوتی۔

اضافی: فیس دیر سے جمع کرانے کی وجہ سے اسے کچھ روپے اضافی دینے پڑے۔

کاشت: پاکستان میں ہر طرح کی سبزی اور پھل کاشت کیے جاتے ہیں۔

برآمد: پاکستان میں گنے سے وافر مقدار میں چینی بنتی ہے جو برآمد کی جاتی ہے۔

مشق نمبر ۴

☆ درج ذیل جملوں کے آگے صحیح یا غلط کا نشان لگائیے:

(الف) صحیح　(ب) غلط　(ج) صحیح　(د) غلط　(ہ) صحیح

مشق نمبر ۵

تمہیدی گفتگو: پچھلے اسباق میں طلبہ کو اس کے بارے میں بتایا جا چکا ہے لہٰذا ان کا اعادہ کروایا جائے اور ایک سرگرمی کرنے کے لیے دی جائے۔ سرگرمی کروانے کے بعد طلبہ کتاب میں موجود مشق کریں:

سرگرمی: دی گئی عبارت کو غور سے پڑھیے اور خط کشیدہ الفاظ کو دیکھ کر بتائیے کہ یہ مذکر ہیں یا مونث؟ یہ بھی بتائیے کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا یعنی کس چیز کو دیکھ کر آپ نے اندازہ لگایا کہ یہ مذکر ہے یا مونث:

وقت ایک بیش بہا خزانہ ہے۔ کھوئی ہوئی دولت ہمیں واپس مل سکتی ہے دولت بار بار کمائی جا سکتی ہے مگر گزرا ہوا وقت واپس نہیں آتا۔ جو لوگ وقت کی قدر کرتے ہیں وقت انہیں دل کی راحت سے نوازتا ہے اور عزت و وقار عطا کرتا ہے۔ قدرت کا کارخانہ پابندی وقت کی گواہی دے رہا ہے۔ سورج کا وقت پر طلوع ہونا اور وقت پر غروب ہونا، دن کا رات میں اور رات کا دن میں تبدیل ہونا اور موسموں کا تغیر و تبدل وقت کی پابندی کی علامات ہیں۔ اگر یہ مظاہر فطرت وقت کے پابند نہ ہوتے تو کائنات کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔

طلبہ سے درج بالا خط کشیدہ الفاظ کے بارے میں پوچھتے ہوئے معلم انہیں موضوع کی طرف لائیں اور انہیں بتائیں کہ جملوں کو دیکھ کر ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ آیا یہ لفظ مذکر ہے یا مونث۔ جملے میں اگر نر کی طرح بات کی جا رہی ہو تو وہ لفظ مذکر ہو گا اور اگر مادہ کی طرح بات کی جا رہی ہو تو وہ لفظ مونث ہو گا۔

☆ درج ذیل الفاظ کو مذکر اور مونث کے الگ الگ خانوں میں لکھیے:

مذکر	:	باجرا ۔	دہی ۔	ٹھکانہ ۔	خواب ۔	چاول ۔	بادام	۔ اخروٹ
مونث	:	جنگ ۔	دھرتی ۔	بھول ۔	کھجور ۔	پیاز		

☆ درج بالا دو مذکر اور دو مونث الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

مشق نمبر ۶

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ سے چند سوالات کریں مثلاً جب آپ کو کسی کی خیریت معلوم کرنی ہوتی ہے تو آپ کس کے ذریعے معلوم کرتے ہیں۔ یا اگر کسی کا حال چال پوچھنا ہوتا ہے یا کسی کو کوئی پیغام دینا ہوتا ہے یا کسی کو دعوت نامہ بھیجنا ہوتا ہے تو کن چیزوں کا سہارا لیتے ہیں؟ طلبہ اپنی رائے دیں گے مثلاً ای میل۔ ایس۔ ایم۔ ایس۔ فیکس۔ فیس بک وغیرہ۔ طلبہ سے مزید پوچھا جائے کہ جب یہ چیزیں اتنی عام نہیں تھیں تو پرانے زمانے میں کس کے ذریعے لوگوں کی خیریت پوچھی جاتی تھی اور کن چیزوں کا سہارا لیا جاتا تھا۔ طلبہ پچھلے اسباق میں ذرائع مواصلات کے بارے میں پڑھ چکے ہیں لہٰذا ان کی معلومات جانچی جائیں اور انہیں موضوع کی طرف لاتے ہوئے بتایا جائے کہ پرانے زمانے میں خط کو بہت اہمیت حاصل تھی۔ لوگ دور دراز بیٹھے لوگوں کی خیریت خط کے ذریعے دریافت کرتے تھے۔ پہلے تو کبوتر کے ذریعے بھی خط پہنچائے جاتے تھے لیکن جوں جوں سائنس نے ترقی کی ویسے ہی خط لکھنے کا رواج بھی ماند پڑ گیا اب تو کمپیوٹر کا دور دورہ ہے۔ لیکن آج بھی خط لکھنے اور پڑھنے کا اپنا ہی مزا ہے۔ خط لکھنے کا ایک مخصوص طریقہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد معلّمہ طلبہ کو تختہ تحریر کی مدد سے خط لکھنے کا طریقہ سکھائیں گی۔ خط لکھنے کے اصول کتاب میں موجود ہیں۔ معلم چاہیں تو کسی بچے سے انہیں بلند آواز سے پڑھوائیں ساتھ ہی ان اصولوں کو تختہ تحریر پر بھی لکھیں تاکہ طلبہ کو سمجھانے میں آسانی ہو پھر ایک خاکہ تختہ تحریر پر بنائیں۔ خط لکھنے کے کے لیے اس کا خاکہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس کے بعد خط لکھنے کے اصول سمجھاتے ہوئے طلبہ کو ایک خط تحریر کرنے کے لیے کہا جائے۔

☆ آپ بھی اوپر دیے گئے اس نمونے کے مطابق اپنے دوست کو خط لکھیے جس میں اسے اچھے نمبروں سے کامیاب ہونے پر مبارک باد دیجیے:

(خط اگلے صفحے پر ملاحظہ کیجیے)

کراچی

۱۰۔ اپریل ۲۰۱۸

میری عزیز دوست/ میری پیاری سہیلی ۔۔۔۔۔!

السّلام علیکم

امید ہے تم خیریت سے ہو گی۔ تمہارا خط ملا اور یہ پڑھ کر انتہائی مسرت ہوئی کہ تم اس سال بہت اچھے نمبروں سے کامیاب ہو گئی ہو اور تم نے اپنے اسکول میں دوسری پوزیشن حاصل کی

ہے۔۔اس خوشخبری سے جو خوشی مجھے حاصل ہوئی ہے میں بیان نہیں کر سکتی۔ میرے تمام گھر والے بھی تمہاری تعریف کر رہے ہیں اور سب تمہاری پڑھائی اور محنت کے معترف ہیں۔ مجھے امید ہے آئندہ بھی تم ایسی محنت اور کوشش سے پڑھو گی اور اپنی آئندہ زندگی میں ایک اونچا مقام حاصل کرو گی۔

فائزہ! یہ حقیقت ہے کہ محنت کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔ جو شخص محنت کرتا ہے کامیابی ضرور اس کے قدم چومتی ہے۔ تمہاری یہ کامیابی آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ ہے جس پر میں تمہیں دلی مبارکباد پیش کرتی ہوں اور ساتھ ہی ایک گھڑی اپنی طرف سے انعام کے طور پر بھیج رہی ہوں۔ امید ہے تمہیں پسند آئے گی۔ یہ گھڑی تمہیں نہ صرف میری یاد دلائے گی بلکہ تمہیں پابندی وقت بھی سکھائے گی۔ بس تم اسی طرح دل لگا کر پڑھتی رہو اور اچھے نمبروں سے پاس ہوتی رہو۔ میری دعا ہے کہ تم اسی طرح کامیابیاں حاصل کرتی رہو اور اپنی منزل تک پہنچ جاؤ۔

اچھا اب اجازت دو۔ اپنی خیریت سے مطلع کرتی رہنا۔ اپنی امی کو میرا سلام کہنا۔

تمہاری دوست

سبق نمبر ۲۲: ایک وقت میں ایک کام

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ وقت کی ضرورت و اہمیت کو سمجھتے ہوئے اپنا کام وقت پر کرنے کی عادت ڈالیں۔

☆ وقت کو ضائع نہ کریں اور ہر کام کو اس کے صحیح وقت پر سر انجام دیں تاکہ مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

☆ آواز کے اتار چڑھاؤ اور الفاظ کی درست ہجے کے ساتھ معاونت کے بغیر نظم خوانی کر سکیں۔

☆ بچوں کے مقبول شاعر اسمٰعیل میرٹھی سے واقف ہوتے ہوئے ان کے انداز بیاں کو سمجھیں اور نظم کے ہم قافیہ اشعار پر غور کریں۔

☆ نظم کے مفہوم کو سمجھ کر شاعر کے دیئے گئے پیغام سے آشنا ہوں اور ان کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے ایک کامیاب زندگی گزاریں۔

☆ نظم کے حوالے سے اشعار کی تشریح اور سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت میں اضافہ کر سکیں۔

☆ نظم کے ہم آواز الفاظ کی نشاندہی کرتے ہوئے مزید ایک ہم آواز لفظ لکھ کر اپنے ذخیرہ الفاظ کو بڑھائیں۔

☆ غلط فقرات کو درست کر کے صحیح جملہ بنانے کے فن سے آشنا ہوں اور اپنی لسانی مہارتوں میں نکھار پیدا کریں۔

☆ الفاظ میں اعراب کا استعمال کرتے ہوئے اس کے درست تلفظ سے آگاہ ہوں اور اس کی صحیح ادائیگی کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ کو جوڑی میں بٹھائیں اور تمام طلبہ کو ایک ایک سادہ پرچہ دیں (کمپیوٹر پیپر بھی دیا جا سکتا ہے)۔

☆ معلم طلبہ کو ہدایات دیں کہ وہ انفرادی طور پر اپنے اپنے معمولات کے بارے میں لکھیں کہ روزانہ ان کی کیا مصروفیات ہوتی ہیں جیسے اسکول سے گھر جانے کے بعد کھانے، کھیل اور پڑھائی کو کتنا وقت دیتے ہیں؟ اور اس کے علاوہ ان کی کیا مصروفیات ہوتی ہیں؟ یعنی وہ فارغ اوقات میں کیا کرتے ہیں؟ وغیرہ۔

☆ طلبہ کو دس منٹ دیئے جائیں گے کہ وہ اسکول سے گھر جانے کے بعد کی تمام دن کی مصروفیات لکھیں۔ معلم کی معاونت شامل رہے۔

☆ دس منٹ بعد ہر بچہ اپنی لکھی ہوئی مصروفیات والا پرچہ اپنے جوڑی دار کو دے گا۔ جوڑی دار ایک دوسرے کے بارے میں پڑھ کر آپس میں تبادلہ خیال کریں۔ اس کے بعد ایک کل جماعتی گفتگو میں معلم سب بچوں سے باری باری ان کی مصروفیات کے بارے میں پوچھیں لیکن تمام بچے اپنے جوڑی دار کے بارے میں بتائیں گے۔

☆ جب تمام بچے ایک دوسرے کے بارے میں بتا چکیں تو معلم طلبہ سے رائے لیں کہ آپ کے خیال میں کیا صحیح ہے اور کیا غلط ہے۔ بچے اپنا محاسبہ کرتے ہوئے بتائیں کہ جب ہم زیادہ وقت کھیل میں لگا دیتے ہیں تو اسکول کا کام نہیں کر پاتے جس کی وجہ سے مس سے ڈانٹ پڑتی ہے۔ اس کے علاوہ اگر ہم کھانا دیر سے کھاتے ہیں تو وہ صحیح سے ہضم نہیں ہوتا، اگر ہم دیر سے سوتے ہیں تو صبح دیر سے آنکھ کھلتی ہے، جب ہم پڑھتے نہیں ہیں تو امتحان میں فیل بھی ہو جاتے ہیں ہمارے کم نمبر آتے ہیں۔ غرض طلبہ اپنی اپنی رائے دیں گے۔ معلم تمام طلبہ کی رائے کو بغور سنیں اور ان کی مصروفیات کو سامنے رکھتے ہوئے انہیں موضوع کی طرف لاتے ہوئے بتائیں کہ جس طرح ہر کام کو اس کے صحیح وقت پر انجام دینا ضروری ہوتا ہے اسی طرح اس کام کو دیانت داری اور پوری ایمانداری سے کرنے کے لیے توجہ اور لگن کا ہونا بھی اتنا ہی ضروری ہے جب ہی ہم اس کام میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسے اگر آپ جماعت میں پڑھنے، سمجھنے اور لکھنے کے بجائے کام کے دوران کھیلیں گے، باتیں کریں گے یا شور مچائیں گے تو اس سے کیا ہوگا؟ مس سے ڈانٹ پڑے گی۔ پڑھائی کا حرج ہوگا۔ کام نامکمل رہ جائے گا۔ دوسرے بچوں سے پیچھے رہ جائیں گے۔ سبق سمجھ میں نہیں آئے گا تو امتحانات میں مشکل ہوگی وغیرہ لہٰذا ہر کام کو وقت پر اور پوری توجہ سے کیا جائے تب ہی وہ کام صحیح طریقے سے انجام پاتا ہے اور اس کام میں کامیابی ہوتی ہے اور ہر کام اسی وقت صحیح طریقے سے ہوتا جب اس پر پوری توجہ دی جائے اور ایک وقت میں صرف ایک

کام ہی کیا جائے۔ جو کام وقت پر نہ کیا جائے اس کام کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے اور کبھی کبھار وقت پر نہ ہونے کی صورت میں نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اسی لیے کہتے ہیں ''آج کا کام کل پر نہ چھوڑو'' دنیا میں جتنے بڑے لوگ گزرے ہیں ان میں ایک قدر مشترک تھی کہ وہ تمام لوگ وقت کی پابندی کرتے تھے۔ انھوں نے کبھی اپنا وقت ضائع نہیں کیا اور ہر کام کو صحیح وقت پر انجام دیا اس لیے انھوں نے اتنا نام کمایا۔ اسی لیے اگر ہم بھی دنیا میں نام پیدا کرنا چاہتے ہیں یا کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ ہر کام کو اس کے صحیح وقت پر انجام دیں اور آج کا کام کبھی کل پر نہ چھوڑیں۔ ہمارا مذہب بھی ہمیں وقت کی پابندی کا سبق دیتا ہے۔

پڑھائی:

سب سے پہلے معلم نظم کو اتار چڑھاؤ کے ساتھ پڑھیں اور نئے الفاظ کے معانی تختہ سیاہ پر تحریر کریں۔

☆ اس نظم میں ۱۴ اشعار ہیں۔ طلبہ جوڑی کی صورت میں بیٹھیں اور ہر جوڑی کو ایک ایک شعر دیا جائے گا۔ ہر جوڑی اس شعر کو پڑھ کر اس کے مفہوم کو سمجھنے کی کوشش کرے اور آپس میں تبادلہ خیال کرتے ہوئے اس کا مطلب سمجھنے کی کوشش کرے۔ معلم ہر جوڑی کے پاس جا کر ان کی رہنمائی کریں۔

☆ دس منٹ بعد ہر جوڑی اپنے دیئے گئے شعر کا مطلب جماعت کو بتائے گی۔ اگر ضرورت محسوس ہو تو معلم ان کا ساتھ دیں اور کوئی نکتہ رہ جائے تو معلم ان کے ساتھ شامل ہو جائیں اور شعر کی تشریح کریں۔ اس طرح اس نظم کی پڑھائی عمل میں لائی جائے۔ نظم آسان ہے طلبہ آسانی سے سمجھ لیں گے۔

☆ آخر میں ایک کل جماعتی گفتگو میں معلم نظم کا خلاصہ طلبہ کو بتائیں۔ (خلاصہ آگے درج ہے)

مرکزی خیال:

یہ نظم بچوں کی اصلاح اور ان کی تربیت کے لیے لکھی گئی ہے۔ اس نظم کا بنیادی مقصد بچوں کو وقت کی اہمیت ذہن نشین کروانا ہے اور ان کی اخلاقی تربیت کرتے ہوئے یہ سمجھانا ہے کہ ہر کام کو اس کے مناسب وقت پر اور پوری توجہ اور لگن کے ساتھ انجام دینا چاہیے۔

خلاصہ

یہ نظم بچوں کے مقبول شاعر اسمٰعیل میرٹھی کی لکھی ہوئی ہے۔ اس نظم میں شاعر نے بچوں کو وقت کی اہمیت سے آگاہ کیا ہے اور انہیں نصیحت کی ہے کہ ایک وقت میں ایک ہی کام کرنا چاہیے اور صرف اسی پر توجہ دینا چاہیے۔ اگر ہم دو کام ساتھ کریں گے تو کسی بھی کام کو صحیح طریقے سے انجام نہیں دے پائیں گے مثلاً پڑھائی کے وقت پڑھائی کرنی چاہیے۔ اگر ہم پڑھائی کے ساتھ کھیل بھی کھیلیں گے تو پڑھائی صحیح سے نہ ہو پائے گی اور کھیل میں بھی مزا نہ آئے گا اسی طرح اگر ہم دو کام ایک ساتھ کریں گے تو کوئی بھی کام صحیح سے نہ ہو پائے گا شاعر کہتے ہیں کہ پڑھائی کے وقت تو کھیل کا نام بھی نہیں لینا چاہیے اور اس طرف سے ذہن بالکل ہٹا دینا چاہیے لیکن شاعر کھیلنے سے منع نہیں کر رہے بلکہ وہ کہہ رہے ہیں کہ کھیل کا وقت ہو تو خوب کھیلو جتنا چاہے کھیلو لیکن ایک مقررہ وقت پر کیونکہ ہر چیز اپنے وقت پر اچھی لگتی ہے اور اگر انسان اصولوں کے مطابق اور طریقے سے زندگی گزارے تو یقیناً وہ ایک بہتر اور خوشگوار زندگی گزار سکتا ہے۔ اگر وہ اپنی زندگی میں نظم و ضبط کا مظاہرہ کرتا ہے اور ہر کام مناسب وقت پر سرانجام دیتا ہے تو وہ ایک کامیاب زندگی کا حقدار ہوتا ہے۔ شاعر بچوں سے مخاطب ہوتے ہوئے انہیں ایک اور نصیحت بھی کر رہے ہیں کہ اگر تم پر کوئی مشکل آن پڑے یا کسی مصیبت میں گرفتار ہو جاؤ تو ذرا نہ گھبراؤ اور کسی صورت بھی ہمت نہ ہارو اور دوسروں کی مدد لینے کے بجائے اپنے زورِ بازو پر بھروسہ کرتے ہوئے اس کے آگے ڈٹ جاؤ اور مردانہ وار مقابلہ کرو چاہے نتیجہ جو بھی ہو تم مایوس نہ ہو ہار کا ڈر اپنے دل سے نکال دو۔ شاعر بچوں سے مزید کہتے ہیں کہ تم ہر کام اپنے بل بوتے پر خود کرو کیونکہ اگر دوسروں سے اپنے کام کرواؤ گے یا اپنے کام کے لیے دوسروں سے مدد لو گے تو کوئی دوسرا اس محنت اور جانفشانی سے وہ کام نہیں کرے گا جتنا تم خود کرو گے اس لیے کہ تمہاری ہار جیت سے یا فائدے نقصان سے اسے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اسی لیے بہتری اسی میں ہے کہ ہر کام خود کرو تاکہ ہر فائدہ اور نقصان کے ذمہ دار بھی تم خود ہو۔ کسی بھی کام کو ادھورا نہ چھوڑو کیونکہ کام مکمل نہ ہونے کی صورت میں اس کام کا کوئی فائدہ نہیں۔ کوئی بھی کام اسی صورت میں بہتر طریقے سے انجام پذیر ہو سکتا ہے جب اسے پوری توجہ اور لگن سے کیا جائے اور ساری محنت اور توجہ اسی پر صرف کی جائے۔ دو کاموں کو ساتھ کرنے میں ایک بھی کام ڈھنگ سے نہیں ہو پائے گا۔ شاعر آخر میں وقت کی اہمیت بتاتے ہوئے بچوں سے کہتے ہیں کہ وقت ایک قیمتی خزانہ ہے اور ہمیں اس کی قدر کرنی چاہیے۔ جو وقت گنواتا ہے وہ بعد میں ہاتھ ملتا رہ جاتا ہے اور جو وقت کے ساتھ چلتا ہے وہ کامیابی کی زندگی گزارتا ہے۔ اسی لیے ہمیں وقت کے ساتھ چلنا چاہیے اور وقت پر ہی اپنے تمام کام مکمل کرنے چاہییں کیونکہ گیا وقت پھر ہاتھ نہیں آتا۔

سرگرمی: طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے۔ جماعت میں چار گروپ بنائے جائیں۔ ہر گروپ کو ایک الگ کام دیا جائے۔ گروپ کو نمبر دیئے جائیں۔ گروپ نمبر ۱-۲-۳-۴۔

☆ اب گروپ نمبر ۱ کو وقت کی اہمیت اور اس کی قدر پر کہانی لکھنے کے لیے دی جائے۔

گروپ نمبر ۲ کو وقت کی اہمیت پر ایک مضمون تحریر کرنے کے لیے کہا جائے۔

گروپ نمبر ۳ کو وقت کی اہمیت پر چند مصرعوں پر مبنی ایک چھوٹی سی نظم تیار کرنے کے لیے دی جائے۔

گروپ نمبر ۴ کو وقت کی اہمیت/ پابندی پر چند مکالموں پر مبنی ایک رول پلے تیار کرنے کے لیے دیا جائے۔

نوٹ: معلم بچوں کی صلاحیت، قابلیت اور دلچسپی کے حساب سے ان کے گروپ بنائیں۔ بچے خود بھی اپنی مرضی سے گروپ میں شامل ہو سکتے ہیں جو بچہ جو کام کرنا چاہے۔ (۱۵ سے ۲۰ منٹ دیئے جائیں)

☆ تقریباً ۲۰ منٹ بعد ہر گروپ اپنا کیا ہوا کام جماعت کو دکھائے گا۔ رول پلے والے بچے رول پلے کر کے دکھائیں گے۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ آپ اپنے کون کون سے کام وقت پر کرتے ہیں؟ اور اس سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟　　یا

☆ کیا کبھی ایسا ہوا کہ آپ نے وقت پر کوئی کام نہ کیا ہو یا ادھورا چھوڑ دیا ہو اور آپ کو نقصان اٹھانا پڑا ہو؟　　یا

☆ کتاب میں موجود سرگرمی بھی گھر سے کر کے لانے کے لیے کہا جا سکتا ہے۔

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆ نظم کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

ا۔ نظم کا مرکزی خیال کیا ہے؟

۲۔ اسمٰعیل میرٹھی کون ہیں؟

۳۔ کیا آپ شاعر کی بات سے اتفاق کرتے ہیں؟

۴۔ ہمت ہارنے سے کیا ہوتا ہے؟

۵۔ ایک کام کے ساتھ اگر دوسرا کام بھی چھیڑ دیا جائے تو کیا ہوتا ہے؟

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ چھوٹا سا پرچہ۔

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (جوڑی میں کام کے دوران)

☆ وقت کی اہمیت پر کل جماعتی گفتگو میں اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔

☆ نظم کے مفہوم کو سمجھنے اور ہم قافیہ اشعار پر غور کرتے ہوئے اس کا مطلب جاننے اور جوڑی دار سے تبادلہ خیال کے دوران

☆ نظم کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے اور اشعار کی تشریح کے دوران

☆ نظم کے ہم آواز الفاظ کی نشاندہی کرنے اور ایک نیا ہم آواز لفظ لکھنے کے دوران۔

☆ غلط فقرات کو درست فقرات میں تبدیل کرنے کے دوران

☆ جملوں میں مناسب حرفِ علّت کے استعمال کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆ وقت کی ضرورت و اہمیت کو سمجھنا، اپنا کام وقت پر کرنے کی عادت ڈالنا اور وقت ضائع نہ کرنا۔

☆ ہر کام کو اس کے صحیح وقت پر سرانجام دینا اور ایک وقت میں ایک ہی کام کو فوقیت دینا۔

☆ آواز کے اتار چڑھاؤ اور الفاظ کی درست ہجے کے ساتھ معاونت کے بغیر نظم خوانی کرنا۔

☆ بچوں کے مقبول شاعر اسمٰعیل میرٹھی سے واقف ہونا اور ان کے اندازِ بیاں کو سمجھنا۔

☆ نظم پڑھ کر شاعر کی نصیحت پر عمل کرنا اور اپنی زندگی میں سدھار لانا۔

☆ نظم کے حوالے سے اشعار کی تشریح کرنا اور سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆ نظم کے ہم آواز الفاظ لکھنا اور اپنی طرف سے بھی ایک ہم آواز لفظ کا اضافہ کرنا

☆ غلط فقرات کو درست کرنا اور ایک جملے کی صحیح ساخت اور بناوٹ سے واقف ہونا۔

☆ الفاظ میں اعراب کا استعمال کرنا اور صحیح تلفظ سے آگاہ ہونا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ا

جوابات:

ا۔ کام کے وقت تو کھیل کا نام بھی نہیں لینا چاہیے اور اس طرف سے ذہن بالکل ہٹا دینا چاہیے صرف اپنے کام پر توجہ دینی چاہیے ورنہ کام صحیح طرح نہیں ہو پائے گا۔

۲۔ اگر انسان اصولوں کے مطابق اور طریقے سے زندگی گزارے تو یقیناً وہ ایک بہتر اور خوشگوار زندگی گزار سکتا ہے۔ شاعر نے خوش رہنے کا طریقہ یہ بتایا ہے کہ انسان اپنی زندگی میں نظم وضبط پیدا کرے، ہر کام کا ایک وقت مقرر کرے اور اسے اس کے مقررہ وقت پر سر انجام دے اور کوئی کوتاہی نہ کرے۔

۳۔ کسی بھی طرح کی کوئی مشکل ہو یا پریشانی ہو اس سے ڈرنا نہیں چاہیے نہ ہی ہمت ہارنی چاہیے بلکہ اس مشکل کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیے اور ہمت اور حوصلے سے کام لینا چاہیے۔

۴۔ ایک کام کے دوران اگر دوسرا کام بھی شروع کر دیا جائے تو کوئی کام بھی صحیح طریقے سے نہ ہو پائے گا اور دونوں ہی کام خراب ہو جائیں گے۔

۵۔ ہر کام خود کرنا چاہیے کسی کی مدد لینے کے بجائے اپنے زورِ بازو پر یقین رکھنا چاہیے اور ہر کام اپنی ذمہ داری پر کرنا چاہیے یعنی ہر فیصلہ خود کرنا چاہیے کسی اور کو شامل کرنے کے بجائے اپنے اوپر بھروسہ کرنا چاہیے اور اپنی مدد آپ کے تحت ہر کام کرنا چاہیے۔

مشق نمبر۲

☆ شعر مکمل کریں: (نظم سے مدد لیجیے)

مشق نمبر۳

☆ درج ذیل الفاظ کے دو دو ہم آواز الفاظ لکھیے جن میں سے ایک نظم میں سے لیا گیا ہو اور دوسرا لفظ نظم کے علاوہ منتخب کیا جائے۔

کام	نام	شام		
کرنا	ڈرنا	مرنا		
کھیلو	ڈنڈ پیلو	جھیلو		
سہارا	خدارا	تمہارا		
قدم	کرم	نرم		

مشق نمبر۴

☆ جملوں میں استعمال کریں:

غیر:　آج کل کے اس نفسا نفسی کے دور میں اپنے بھی غیر معلوم ہوتے ہیں۔

سلیقہ:　ہمارے سامنے ایک عورت رہتی ہے جو بہت سلیقہ مند ہے۔

ادھورا:　دعوت میں اگر میٹھا نہ ہو تو کھانا ادھورا سا لگتا ہے۔

بہتری:　ہماری بہتری اسی میں ہے کہ ہم ایک اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں۔

خزانہ:　اپنی بنجر زمین کے نیچے سے خزانہ پا کر وہ مالدار ہو گیا۔

انجام:　برے کام کا انجام ہمیشہ برا ہوتا ہے۔

مشق نمبر۵

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلم طلبہ سے کوئی بات کریں لیکن جملہ کی ترتیب درست نہ ہو مثال:

'کل پڑھاؤں گی نیا سبق میں آپ کو لیکن کریں گے ہم دوسرا آج کام' یا (کوئی بھی جملہ)

بچے معلم کی بات بغور سنتے ہوئے انہیں بتائیں گے کہ یہ آپ نے کس طرح کا جملہ کہا ہے؟ معلم طلبہ سے پوچھیں کہ میں نے کیا غلط کہا؟

طلبہ سے رائے لی جائے اور انہیں سمجھایا جائے کہ ایک اردو کے جملے کی بناوٹ کیسی ہوتی ہے کس طرح لکھا جاتا ہے؟

سب سے پہلے فاعل آتا ہے، پھر مفعول اور اس کے بعد فعل یعنی کوئی کام　　مثال: ہم سیر کے لیے جائیں گے۔

ہم فاعل ہے، سیر مفعول ہے اور جائیں گے فعل ہے۔

بس اسی طرح ہم آج جملے صحیح کر کے لکھیں گے۔ جملے کی درستگی میں ان سب باتوں کا خیال رکھا جائے۔ طلبہ کو چند اور مثالیں دے کر واضح کیا جائے اور جملے کی درستگی کے حوالے سے ہدایات دی جائیں۔ اس کے بعد مشق کروائی جائے۔

☆ نیچے دیئے گئے غلط فقرات کو درست کر کے لکھیے:

درست فقرات:

(الف)　اتنی زور سے کیوں چلّا رہے ہو؟　　(ب)　ہم شام سے پہلے گھر پہنچ جائیں گے۔

(ج)　بابر پہلا مغل بادشاہ تھا۔　　(د)　ہمارے گھر میں چھ کمرے ہیں۔

(ہ)　ہم عصر سے مغرب تک فٹ بال کھیلتے ہیں۔

مشق نمبر۶

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے تمام طلبہ کو ایک عبارت انفرادی طور پر تقسیم کی جائے جس میں خالی جگہوں کو پر کروایا جائے۔

عبارت: ''احمد آج جلدی گھر آ گیا تھا۔۔۔۔۔۔وہ اپنے دوست کی طرف جا سکے۔۔۔۔۔۔اس کے گھر دعوت تھی۔اس کے دوست کا گھر بہت دور تھا۔۔۔۔۔۔وہ جلدی گھر سے نکل گیا۔اس کی گاڑی بھی خراب ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔اس نے ٹیکسی منگوائی۔جب وہ دوست کے گھر پہنچا تو کھانا لگ چکا تھا۔۔۔۔۔۔وہ فوراً کھانے میں شامل ہو گیا۔کھانا بہت مزے کا تھا۔کچھ دیر بعد اس نے واپسی کی راہ لی''۔

اس عبارت کی خالی جگہوں کو بچوں سے پر کروایا جائے اس کے بعد تختہ تحریر پر اس کے جوابات لکھے جائیں۔تمام طلبہ اپنی اصلاح کریں اس کے بعد طلبہ کو بتایا جائے کہ جو حروف ہم نے ان خالی جگہوں میں استعمال کیے ہیں وہ حروف علت کہلاتے ہیں۔پھر مشق کروائی جائے۔

☆درج ذیل خالی جگہوں کو مناسب حرف علّت استعمال کر کے پُر کیجیے: (جوابات)

(الف) تاکہ　　(ب) اس لیے　　(ج) کیونکہ　　(د) اسی وجہ سے　　(ہ) کیونکہ

مشق نمبر ۷

☆اعراب لگائیے:

ڈَنڈ　-　ہِمَّت　-　بُوتے　-　کَرَم　-　اَکارَت

سبق نمبر ۲۳:　کارٹون سے کمپیوٹر گیم تک

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆کمپیوٹر کے بے جا اور غیر ضروری استعمال سے گریز کریں اور صحت کو متاثر کرنے والے عوامل سے آگاہ ہوں۔

☆جسمانی کھیل اور ورزش کی اہمیت سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے ان کو اپنے معمولات کا حصہ بنائیں۔

☆مکالموں کی شکل میں لکھے گئے اس مختصر سے ڈرامے سے ملنے والے پیغام سے آگاہ ہوتے ہوئے اس کے دلچسپ پہلوؤں پر غور کریں اور مکالمہ نویسی میں مہارت حاصل کریں۔

☆نئے الفاظ کی ہجے کریں اور ان کے معنی تلاش کرتے ہوئے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھتے ہوئے سبق کو ایک ڈرامے کی شکل میں پیش کریں اور مکالموں کی ادائیگی بہترین انداز سے کریں۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھ کر اپنی تحریری صلاحیت میں اضافہ کریں۔

☆متضاد الفاظ لکھ کر اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں اور تحریر میں اس کا استعمال کریں۔

☆صفت عددی اور صفت مقداری سے واقف ہوتے ہوئے جملے میں اس کی شناخت کریں اور تحریر میں ان کے استعمال کو بروئے کار لائیں

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ سے ایک کل جماعتی گفتگو میں طلبہ سے انفرادی طور پر کچھ سوالات کریں مثلاً کیا آپ روزانہ ورزش کرتے ہیں؟ شام کے وقت کرکٹ، فٹ بال یا بیڈمنٹن یا کوئی بھاگنے والا کھیل کھیلتے ہیں؟ طلبہ اپنی اپنی رائے دیں گے جو بچہ نہیں کھیلتا ہو اس سے پوچھا جائے کہ کیوں؟ اگر وہ یہ تمام کھیل نہیں کھیلتا تو کس قسم کے کھیلوں میں دلچسپی رکھتا ہے اور فارغ وقت میں کیا کھیلتا ہے؟ معلم مزید پوچھیں کہ گھر میں آپ فارغ وقت میں زیادہ تر کیا کام کرتے ہیں؟ بچے بتائیں گے کہ ہم موبائل یا کمپیوٹر پر گیم کھیلتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔پھر بچوں سے پوچھا جائے کہ آپ کتنی دیر کمپیوٹر کا استعمال کرتے ہیں؟ آج کل تو ہر گھر میں کمپیوٹر ہے لہٰذا ہر بچہ ہی بتائے گا کہ وہ کتنی دیر کمپیوٹر استعمال کرتا ہے۔طلبہ سے رائے لینے کے بعد معلم موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو ورزش کی اہمیت بتائیں اور انھیں کمپیوٹر کے زیادہ استعمال سے گریز کرنے کے لیے کہیں۔معلم طلبہ کو بتائیں کہ دن کے ایک حصے میں ہمیں بھاگنا، تیز چلنا یا کوئی ایسی ورزش ضرور کرنی چاہیے یا کوئی ایسا کھیل کھیلنا چاہیے جس سے ہمارے جسم کو حرکت ملے اور ہم چاق و چوبند اور تندرست رہیں۔اگر ہم دن بھر بیٹھے رہیں گے یا ایک جگہ بیٹھ کر کوئی کام کرتے رہیں گے تو یقیناً ہم اپنے آپ کو سست محسوس کریں گے۔اکثر دیکھا گیا ہے کہ آپ لوگ اب زیادہ تر کمپیوٹر گیم یا موبائل گیم میں دلچسپی رکھتے ہیں اور ہر وقت بیٹھے رہتے ہیں اور مستقل نظریں کمپیوٹر پر ہوتی ہیں لیکن یہ سخت نقصان دہ آپ کو ہر طرح کے کھیل کھیلنے چاہییں صرف کمپیوٹر گیم ہی نہیں بلکہ جسمانی کھیل بھی۔آپ اگر صحت مند رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معمولات میں ورزش یا جسمانی کھیل کا اضافہ کیجیے اور زیادہ وقت کمپیوٹر کے سامنے بیٹھنے سے گریز کیجیے۔آج کا سبق بھی اسی موضوع پر ہے۔

پڑھائی:

چونکہ یہ سبق ایک چھوٹے سے ڈرامے کی شکل میں ہے، جس میں مکالمے اور کردار ہیں ان کے ذریعے طلبہ کو ایک اہم پیغام دیا گیا ہے لہٰذا اس کی پڑھائی بھی اسی طرح کروائی جائے گی۔سبق میں موجود کرداروں کے حوالے سے بچوں کو تیار کیا جائے گا۔ایک بچہ ماجد کا کردار ادا کرتے ہوئے اس کے مکالمے ادا کرے گا۔اسی طرح والد صاحب اور ڈاکٹر کے لیے بھی دو بچوں کو کھڑا کیا جائے گا۔باقی کے سبق کے لیے کسی ایک بچے کو کھڑا کیا جائے گا یا معلم پڑھ لیں۔سبق کی پڑھائی اس طرح عمل میں لائی جائے کہ جیسے ایک ڈرامہ یا رول پلے چل رہا ہو۔

مکالموں کی ادائیگی میں مشکل پیش آنے کی صورت میں معلم رہنمائی کریں۔

☆سبق پڑھنے کے بعد معلم بچوں سے رائے لیں کہ آپ کو سبق کیسا لگا اور اس میں کیا اہم بات بتائی گئی ہے اور کیا آپ نے کچھ سیکھا؟

(اس سبق کو رول پلے کی صورت میں اسمبلی میں بھی کروایا جا سکتا ہے)

سرگرمی:

جماعت کو دو گروہوں میں تقسیم کیا جائے گا اور ایک مباحثہ (debate) کروایا جائے۔ ایک موضوع تختہ تحریر پر لکھا جائے:

''کمپیوٹر ہماری تفریح کا بہترین ذریعہ ہے''

ایک گروپ اس موضوع کی حمایت میں بولے گا اور دوسرا گروپ اس موضوع کی مخالفت میں بولے گا۔(۱۰ منٹ تیاری کے لیے دیئے جائیں) ☆طلبہ اپنی مرضی سے گروپ میں شامل ہوں اور ایک بحث کروائی جائے جس میں ہر گروپ اپنے اپنے نکات باری باری پیش کرے۔ ☆۱۵ سے ۲۰ منٹ جاری اس مباحثے میں ہر اہم نکتہ کے بعد تالیاں بھی بجوائی جائیں۔

☆ آخر میں معلم اس بحث کو ایک اچھے انداز میں ختم کرتے ہوئے کچھ اس طرح اظہار رائے کریں کہ کسی کی حق تلفی نہ ہو۔ معلم کہیں کہ یہ بحث لا حاصل ہے کہ کون سی ایجاد مفید ہے یا مضر۔ کمپیوٹر یا سائنس کی کوئی بھی ایجاد بنیادی طور پر نہ مفید ہے نہ مضر۔ اسے مفید اور مضر بنانے کا کام تو انسان خود کرتا ہے۔ وہ اسے اگر مثبت انداز میں زیر استعمال لائے تو یہ اس کے لیے مفید بن جاتی ہے اور اگر منفی طور پر استعمال کرے تو مضر ٹھہرتی ہیں۔ لہٰذا اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ کمپیوٹر کے استعمال کو اپنے لیے فائدہ مند بناتے ہیں یا نقصان دہ۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆روزانہ ۱۵ سے ۲۰ منٹ کے لیے کوئی ورزش یا بھاگنے کا کھیل کھیلیں۔ یا

☆سبق میں ڈاکٹر نے ہماری صحت کے حوالے سے جو باتیں کہی ہیں؟ کیا آپ ان باتوں سے متفق ہیں؟

نظر ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔ ماجد کے والد گھر پہنچے تو انہوں نے کیا دیکھا؟ ۲۔ ماجد کے والد ماجد کو کہاں لے کر گئے؟

۳۔ ماجد کمپیوٹر پر کتنی دیر گیم کھیلتا تھا؟ ۴۔ ماجد کا منہ کیوں لٹک گیا تھا؟

۵۔ صحت مند جسم میں ہی صحت مند دماغ ہوتا ہے کا کیا مطلب ہوتا ہے؟

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے اور اپنی رائے کے اظہار کے دوران (سوالات کے جوابات دینے کے دوران)

☆سبق میں دیئے گئے کرداروں کے حوالے سے مکالموں کی ادائیگی کے دوران ☆نئے الفاظ کی ہجے کرنے اور ان کے معنی تلاش کرنے کے دوران

☆مباحثے میں اپنے نکات جماعت کے سامنے پیش کرنے کے دوران ☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران

☆الفاظ کے متضاد لکھنے کے دوران ☆جملوں میں صفت عددی اور صفت مقداری الگ کرنے اور جملوں میں ان کے استعمال کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆کمپیوٹر کے بے جا اور غیر ضروری استعمال سے گریز کرنا اور صحت کو متاثر کرنے والے عوامل سے آگاہ ہونا۔

☆جسمانی کھیل اور ورزش کی اہمیت سے واقفیت حاصل کرنا اور ان کو اپنے معمولات کا حصہ بنانا۔

☆آپس میں کرداروں کی گفتگو سے مکالمہ نویسی میں مہارت حاصل کرنا

☆نئے الفاظ کی ہجے کرنا اور ان کے معنی تلاش کرنا۔

☆معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا اور اس سبق کو ایک ڈرامے کی شکل میں پیش کرنا۔

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆متضاد الفاظ لکھنا اور تحریر میں اس کا استعمال کرنا۔

☆صفت عددی اور صفت مقداری سے واقف ہوتے ہوئے جملے میں اس کی شناخت کرنا اور تحریر میں ان کے استعمال کو بروئے کار لانا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبرا

سوالات کے جوابات:

جواب نمبرا۔ ماجد کے والد اسے ڈاکٹر کے پاس اس لیے لے کر گئے کیونکہ ماجد تھکن اور کمر کے درد کی شکایت کر رہا تھا۔

جواب نمبر۲۔ ڈاکٹر اس لیے حیران ہوا کہ ماجد نے بتایا کہ وہ روزانہ دو تین گھنٹے یا کبھی کبھی اس سے بھی زیادہ کمپیوٹر پر گیم کھیلتا ہے اور کوئی جسمانی ورزش یا جسمانی کھیل نہیں کھیلتا۔

جواب نمبر۳۔ ڈاکٹر نے ماجد کو کمپیوٹر گیم چھوڑنے کا مشورہ اس لیے دیا کیونکہ کمپیوٹر کے سامنے لگا تار بیٹھے رہنے کی وجہ سے تھکن بھی ہو جاتی ہے اور کمر میں درد بھی ہوتا ہے ساتھ ہی نظریں بھی کمزور ہو جاتی ہیں۔

جواب نمبر۴۔ بچے جسمانی کھیلوں سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ بچوں کو اس قسم کے کھیلوں سے دور کرنے کی کئی چیزیں بازار میں آ رہی ہیں۔ مثال کے طور پر پہلے کارٹون فلمیں آئیں، پھر ویڈیو گیم آئے اور اب کمپیوٹر اور موبائل گیم آ گئے ہیں۔

جواب نمبر۵۔ زیادہ دیر تک کمپیوٹر گیم کھیلنے سے بچے جسمانی لحاظ سے روز بروز کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔ ان میں موٹاپا بڑھ رہا ہے، آنکھیں کمزور ہو رہی ہیں، تھکن اور کمر کے درد کی شکایت عام ہو گئی ہے۔

جواب نمبر۶۔ ڈاکٹر نے اس شرط پر ماجد کو تھوڑی دیر کمپیوٹر گیم کھیلنے کی اجازت دی کہ وہ جسمانی کھیل میں ضرور حصہ لے اور اگر ایسے کھیل اسے پسند نہیں تو جسمانی ورزش باقاعدگی سے کرے۔

مشق نمبر۲

☆ دیئے گئے الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں:

تاخیر:	دعوت میں تاخیر سے پہنچنے پر اسے کھانا نہیں ملا۔
لگا تار:	دو دن کی لگا تار بارش کی وجہ سے پورے کراچی شہر کی سڑکوں پر پانی جمع ہے۔
معائنہ:	تفتیشی ٹیم نے جب ایک بڑے ہوٹل کے باورچی خانے کا معائنہ کیا تو گندگی کے ڈھیر نظر آئے۔
ہوش اڑ جانا:	کچھ عمارتیں اتنی اونچی اور خطرناک ہوتی ہیں کہ ان پر چڑھ کر لوگوں کے ہوش اڑ جاتے ہیں۔
چہرہ اتر جانا:	سالگرہ پر اپنی پسند کا تحفہ نہ ملنے پر میرا چہرہ اتر گیا۔
منھ لٹک جانا:	ابو کے سیر پر لے جانے سے منع کرنے پر بچوں کا منھ لٹک گیا۔
وعدہ خلافی:	کسی سے وعدہ خلافی کرنا اللہ کو بھی ناپسند ہے۔

مشق نمبر۳

☆ ''جسمانی کھیل بچوں کے لیے بہت ضروری ہیں'' اس موضوع پر دس سطریں لکھیے:

جواب: ۱۔ نفسیات کے ماہرین نے واضح کیا ہے کہ ایک اچھے جسم میں ہی اچھا دماغ پرورش پا سکتا ہے مطلب یہ ہے کہ ذہن کی مضبوطی سے پہلے جسم کی مضبوطی ضروری ہے اور جسم کی مضبوطی اسی صورت میں ممکن ہے جب اسے حرکت میں لایا جائے یا تو ورزش کی صورت میں یا جسمانی کھیل کی صورت میں بچوں کے جسمانی کھیل ان کی جسمانی نشوونما اور صحت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ بچوں کے لیے کھیل انتہائی ضروری ہیں ۲۔ کھیلوں کی وجہ سے ان کا جسم چست و توانا نظر آتا ہے، اگر کھیل نہ ہو تو جسم بالکل لاغر اور کمزور ہو جاتا ہے۔ ۳۔ کھیل بچوں میں چستی، پھرتی، لچک اور ایسی قائدانہ صلاحیتیں پیدا کرتا ہے جو کسی اور جگہ سے نہیں مل سکتیں۔ ۴۔ کھیل جسم میں قوت برداشت، قوت حافظہ، طاقت اور اعضاء کی مضبوطی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ۵۔ کھیل کھیلنے سے انسان بیمار بھی کم ہوتا ہے۔ ۶۔ جسمانی کھیل کھیلنے سے دل کی حرکت تیز ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے خون تیزی سے جسم کے ہر حصے میں گردش کرتا ہے اور جسم کے بند مسامات کھل جاتے ہیں۔ ۷۔ جسمانی کھیل کھیلنے سے پھیپھڑوں کا عمل تیز ہو جاتا ہے۔ صاف و تازہ ہوا سے خون میں سے گندے مادے زائل ہو جاتے ہیں۔ ۸ بھاگنے دوڑنے سے خوب پسینہ آتا ہے جس کی وجہ سے جسم کی کثافت اور میل کچیل دور ہوتا ہے۔ ۹۔ کھیل کھیلنے سے عضو طاقت ور اور پٹھے مضبوط ہوتے ہیں۔ ۱۰۔ کھیل کود سے بچے چاق و چوبند رہتے ہیں اور کوئی بیماری جلد اثر انداز نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ جسمانی کھیل بچوں کے لیے بہت ضروری ہیں۔

مشق نمبر۴

☆ سبق کی مدد سے خالی جگہیں پُر کیجئے: (جوابات)

(الف) کمر (ب) جسمانی　(ج) آنکھیں　(د) کمپیوٹر گیم　(ہ) کارٹون (و) دماغ

مشق نمبر۵

تمہیدی گفتگو: پچھلے اسباق میں طلبہ کو الفاظ اور متضاد کے حوالے سے سمجھایا جا چکا ہے لہٰذا معلم اس کا اعادہ کروائیں اور چند تصاویر یا جملوں یا عبارت کی مدد سے طلبہ کو موضوع کی طرف لائیں۔ مثلاً میں صبح اسلام آباد کے لیے روانہ ہوں گا اور شام تک پہنچ جاؤں گا۔

اس جملے میں خط کشیدہ الفاظ کا آپس میں کیا ربط ہے۔ طلبہ کو سوچنے کے لیے کہا جائے۔ طلبہ بتا دیں گے کہ اس میں صبح اور شام ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔ اسی طرح مزید الفاظ لے کر لوپ کارڈ کی سرگرمی کروائی جاسکتی ہے۔ اس سے طلبہ کے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ ہوگا

سرگرمی:

لوپ کارڈ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اس میں ایک سوال ہوتا ہے اور ایک جواب۔ مثال کے طور پر ہر بچے کو ایک ایک لوپ کارڈ دیا جائے گا۔ ہر لوپ کارڈ میں ایک لفظ ہوگا اور ایک متضاد۔ یعنی ایک بچہ کھڑا ہو کر اپنا لفظ بتائے گا اور اس کا متضاد جس کے پاس ہوگا وہ کھڑا ہو کر اس کا جواب دے گا اور ساتھ ہی اپنا لفظ بتائے گا یعنی اس طرح ایک چین بن جائے گی اور پوری جماعت شامل رہے گی۔ بچہ اپنے الفاظ کا متضاد خود دیکھے گا اور ہاتھ کھڑا کرے گا پھر اس کے پاس جو دوسرا لفظ ہوگا اس کا متضاد کسی اور بچے کے پاس ہوگا۔ سب سے پہلے ایک لفظ معلم شروع کریں پھر دیکھیں کہ اس کا متضاد کس بچے کے پاس ہے۔

☆ درج ذیل الفاظ کے متضاد الفاظ لکھیے:

آغاز۔ انجام	دکھ۔ سکھ	مہمان۔ میزبان	یکساں۔ غیر یکساں/ کم وبیش
بہار۔ خزاں	طلوع۔ غروب	وسیع۔ عریض	قید۔ رہائی۔ آزاد

☆ اوپر دیئے گئے الفاظ میں سے کم از کم دو جوڑیوں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

مشق نمبر ۶

تمہیدی گفتگو: طلبہ کو صفت کے بارے میں پچھلے اسباق میں بتایا جا چکا ہے۔ صفت کا اعادہ کروایا جائے۔ طلبہ پچھلے اسباق میں صفت ذاتی اور صفت نسبتی کے بارے میں پڑھ چکے ہیں انہیں بتایا جائے۔ مثلاً ایک گلاس میں تھوڑا سا پانی لیا جائے۔ طلبہ کو دکھایا جائے اور ان سے جملے بنانے کے لیے کہا جائے۔ طلبہ جملے بنائیں معلم ان جملوں کو تختہ تحریر پر لکھیں۔ جیسے

۱۔ یہ ایک گلاس ہے۔ ۲۔ اس میں تھوڑا سا پانی ہے۔ ۳۔ یہ گلاس ٹویوناسک کمپنی کا ہے۔ ۴۔ یہ گلاس بہت نازک ہے۔

اوپر دیئے گئے جملوں میں یہ الفاظ ایک۔ تھوڑا۔ ٹویوناسک کمپنی۔ نازک گلاس کی خصوصیات بتا رہے ہیں یعنی گلاس کے بارے میں۔ لہٰذا یہ تمام الفاظ صفت کہلاتے ہیں۔

صفت کی چار اقسام ہیں۔

صفت ذاتی: جو اس کی ذاتی خصوصیت بتائے جیسے نازک

☆ صفت نسبتی: جو تعلق کو ظاہر کرے جیسے ٹویوناسک

☆ صفت عددی جو عدد کو ظاہر کرے جیسے ایک

☆ صفت مقداری جو مقدار ظاہر کرے جیسے تھوڑا سا

☆ طلبہ کو صفت عددی اور صفت مقداری کے دو دو جملے بنوائیں تاکہ انہیں اچھی طرح سمجھ آجائے۔

☆ نیچے دیئے گئے جملوں میں سے صفت عددی اور صفت مقداری الگ کیجیے:

(الف) زیادہ۔ صفت مقداری	(ب) تھوڑا سا۔ صفت مقداری	(ج) آٹھویں۔ صفت عددی
(د) تیسرا۔ صفت عددی	(ہ) دونوں۔ صفت عددی	(و) بعض۔ صفت مقداری

مشق نمبر ۷

☆ صفت مقداری کے پانچ جملے بنائیے:

۱۔ بریانی میں تھوڑا سا زردے کا رنگ بھی ڈالتے ہیں۔ ۲۔ گوالا دودھ میں بہت زیادہ پانی ملا رہا ہے۔ ۳۔ آج بازار میں کم لوگ نظر آرہے تھے۔

۴۔ بھوک نہیں تھی آدھی روٹی کھا کر ہی پیٹ بھر گیا۔ ۵۔ تمام گھر والے آج ماموں کے گھر جائیں گے۔

سبق نمبر ۲۴: ماحولیاتی آلودگی

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ آلودگی جیسے اہم مسئلے کی طرف توجہ دیتے ہوئے اس پر قابو پانے کی کوشش کریں اور اس کی روک تھام کے لیے ایک موثر حکمت عملی اختیار کریں۔

☆ آلودگی کی مختلف اقسام اور اس سے پیدا ہونے والے مسائل سے آگاہ ہوتے ہوئے اس کا خاتمہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں اور دوسروں کو بھی اس کا شعور دیں۔

☆ معلوماتی مضمون کو سمجھ کر بغور اس کا مطالعہ کریں اور اس کے نئے الفاظ اور ان کے معنی تلاش کرتے ہوئے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆ الفاظ کی درست ہجے کے ساتھ گروپ میں معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆سبق میں دی گئی معلومات کے حوالے سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت میں اضافہ کریں۔

☆ایک سے زیادہ معنی رکھنے والے ہم آواز الفاظ (متشابہ الفاظ) کے دو دو معنی لکھیں اور الفاظ کا ذخیرہ بڑھائیں۔

☆اعداد کو اردو ہندسوں اور اردو لفظوں میں لکھیں اور اردو میں گنتی سیکھ کر اس کا مناسب استعمال کریں۔

☆الفاظ کے متضاد لکھ کر اپنے ذخیرہ الفاظ کو بڑھائیں اور تحریر میں اس کا استعمال کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ کو ایک قطار بنا کر پورے اسکول کا چکر لگوائیں اور جہاں جہاں کوئی کاغذ یا کوئی ریپر، تھیلا وغیرہ نظر آئے اسے اٹھوائیں یا اس کے علاوہ کوئی بھی گندگی نظر آئے تو اسکول کی ماسی یا کوئی جمعدار وغیرہ کو بلا کر بچوں کے سامنے اس جگہ کی صفائی کروائیں دس سے پندرہ منٹ تک یہ کام ہو جائے تو بہتر ہے اس کے علاوہ کچھ جگہیں جو گندی ہوں اس کی نشاندہی بچوں سے کروائی جائے اور کسی کام والے سے کہہ کر اس کی صفائی کروائی جائے۔ اس کے بعد بچوں کے ہاتھ دھلا کر انہیں جماعت میں لایا جائے۔

جب بچے جماعت میں آئیں تو معلم ان سے پوچھیں کہ آج میں نے آپ سے صفائی کیوں کروائی ہے یا اسکول میں جہاں جہاں گندگی تھی وہ ہم نے کیوں صاف کی؟ کیا ہم نے صحیح کیا؟ آپ صفائی پسند کرتے ہیں یا گندگی؟ گندگی سے کیا نقصانات ہوتے ہیں؟ بچے بتائیں گے کہ بیماریاں پھیلتی ہیں۔ ہمیں پریشانی ہوتی ہے بدبو آتی ہے جس سے ہمیں اچھا نہیں لگتا وغیرہ وغیرہ۔ طلبہ سے مزید پوچھا جائے کہ صفائی کیوں ضروری ہے؟ اس سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟ اس کے بعد موضوع کی طرف آتے ہوئے معلم طلبہ کو بتائیں کہ ہمیں اپنے اسکول، گلی محلے اور جہاں جہاں ہم رہتے ہیں اسے صاف رکھنا چاہیے کیونکہ صفائی نصف ایمان ہے۔ گندگی جہاں بھی ہو ہمارے لیے سخت نقصان دہ ہے۔ آپ سے صفائی کروانے کا مقصد یہ تھا کہ آپ کو اس طرف توجہ دلائی جائے کہ اب سے آپ کو اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرنی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ گندگی یا غلاظت ہمارے ماحول کو گندا اور خراب کرتی ہے اور ہماری صحت پر اثر انداز ہوتی ہے۔ آج ہم گندگی سے ہونے والے نقصانات کے بارے میں پڑھیں گے۔ گندگی ایک قسم کی آلودگی ہوتی ہے جو ہمارے ماحول میں بڑھتی جا رہی ہے۔ جو چیز ماحول کو خراب کرے اور جاندار اشیاء کو نقصان پہنچائے وہ آلودگی ہے۔

اس وقت پوری دنیا ماحول کی آلودگی کا شکار ہے اور یہ مسئلہ روز بروز انسان کے لیے خطرناک ہوتا جا رہا ہے۔ آج ہم آپ کو بتائیں گے کہ آلودگی کن وجوہات کی وجہ سے ہوتی ہے اور اس کی کتنی اقسام ہیں۔ ایک ہوتی ہے زمینی آلودگی جو کچرہ پھینکنے اور جگہ جگہ کٹرا بلنے سے پیدا ہوتی ہے دوسری قسم کی آلودگی گاڑیوں اور کارخانوں کے دھوئیں سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ فضائی آلودگی کہلاتی ہے۔ اگر ہم سمندر میں کچرا پھینکیں اور پانی کے جہاز وغیرہ جو تیل پھینکتے ہیں تو اس سے بھی آلودگی ہوتی ہے جو پانی کی آلودگی کہلاتی ہے اور شور سے پیدا ہونے والی آلودگی شور کی آلودگی کہلاتی ہے۔ یہ شور گاڑیوں کے ہارن سے پیدا ہوتا ہے اور ریڈیو، ٹی وی اور ٹیپ ریکارڈر کے زور سے بجانے سے پیدا ہوتا ہے۔ آلودگی ہماری صحت کے لیے کتنی نقصان دہ ہے یہ ہم آج جانیں گے۔ تمام ممالک کو بیٹھ کر اس مسئلے کو حل کرنا چاہیے۔

پڑھائی۔ سرگرمی:

☆جماعت میں طلبہ کے چار گروپ بنائے جائیں۔ ہر گروپ کو آلودگی کی ایک ایک قسم پڑھنے کے لیے دی جائے مثلاً گروپ نمبر ۱ کو "زمینی آلودگی"، گروپ نمبر ۲ کو "فضائی آلودگی"، گروپ نمبر ۳ کو "آبی آلودگی" اور گروپ نمبر ۴ کو "شور کی آلودگی"۔

☆گروپ میں پڑھائی اس طرح ہو کہ ایک بچہ پڑھے اور باقی سب سنیں۔ بچے پڑھ کر آپس میں تبادلہ خیال کریں۔ معلم ہر گروپ میں جا کر طلبہ کی معاونت کریں۔

☆ہر گروپ کو ایک ایک چارٹ پیپر دیا جائے اور دیئے گئے موضوع کے حوالے سے پیشکش تیار کرنے کے لیے کہا جائے گا۔ طلبہ گروپ میں یہ کام کریں اور دیئے گئے عنوان کے تحت معلومات (نکات) تحریر کریں گے اور تصاویر سے واضح کریں گے۔ طلبہ کو اجازت دی جائے کہ وہ کمپیوٹر لیب جا کر انٹرنیٹ کی مدد سے تصویریں حاصل کر سکتے ہیں۔ معلم کی رہنمائی اور معاونت شامل رہے۔

☆۱۵ سے ۲۰ منٹ کے بعد ہر گروپ سے ایک یا دو بچے اپنی پیشکش جماعت کے سامنے پیش کریں گے اور اپنے لکھے ہوئے نکات اور آلودگی کی قسم کے حوالے سے معلومات جماعت کو بتائیں گے۔ اگر بچہ کوئی اہم نکتہ بھول جائے تو معلم اس کی مدد کریں۔ ہر پیشکش کے بعد تالیاں بجوائی جائیں گی۔ جس کی پیشکش اچھی ہو اسے سوفٹ بورڈ پر لگایا جائے۔ اس طرح طلبہ آلودگی کی ہر قسم کے بارے میں جانیں گے۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔ (سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆آپ کے خیال میں ہم آلودگی کو کس طرح کم یا ختم کر سکتے ہیں؟ کوئی تین تجاویز دیجئے:

☆اپنے گھر یا اسکول یا کہیں آس پاس کوئی ایک درخت لگائیے اور لگاتے وقت اس کی تصویر کھینچ کر بتائیے: یا اسکول میں شجرکاری مہم کا انعقاد کروایا جا سکتا ہے۔

نظرثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔ درختوں کو کاٹنے سے کیا ہوتا ہے؟

۲۔ فضائی آلودگی کس چیز سے پیدا ہوتی ہے؟

۳۔ کس پانی میں مضرِ صحت مادے بڑی مقدار میں شامل ہوتے ہیں؟
۴۔ بہت تیز اور غیر ضروری آوازوں سے کون سی آلودگی پیدا ہوتی ہے؟
☆ چند ایک طلبہ سے درسی کتاب میں موجود سوالات کے جوابات سنے جائیں گے۔

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ چارٹ پیپر۔ رنگین مارکر۔ صفائی کے لیے کوئی کپڑا۔ کوئی تھیلا وغیرہ کچرا اٹھانے کے لیے

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ اسکول میں گندگی کی شناخت کرنے اور اسے صاف کرنے کے دوران
☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے، اپنی رائے کا اظہار کرنے اور سوالات کے جوابات دینے کے دوران
☆ درست تلفظ کے ساتھ گروپ میں معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران اور آپس میں تبادلہ خیال کے دوران
☆ حاصل کردہ معلومات پر اپنی پیشکش تیار کرنے اور جماعت کے سامنے اسے پیش کرنے کے دوران
☆ سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران
☆ ایک جیسے الفاظ کے دو معنی لکھنے کے دوران
☆ اعداد کو اردو ہندسوں اور اردو لفظوں میں لکھنے اور اپنی تحریر میں اس کے مناسب استعمال کے دوران۔
☆ الفاظ کے متضاد لکھنے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆ آلودگی جیسے اہم مسئلے کی طرف توجہ دینا اور اس کی روک تھام کے لیے ایک موثر حکمتِ عملی اختیار کرنا۔
☆ آلودگی کی مختلف اقسام اور اس سے پیدا ہونے والے مسائل سے آگاہ ہونا اور اس کا خاتمہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنا اور دوسروں کو بھی اس کا شعور دینا۔
☆ سبق میں سے نئے الفاظ سیکھنا اور ان کے معنی لکھنا۔
☆ الفاظ کی درست ہجے کے ساتھ گروپ میں معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔
☆ سبق میں دی گئی معلومات کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنا۔
☆ ایک سے زیادہ معنی رکھنے والے ہم آواز الفاظ (متشابہ الفاظ) کے دو دو معنی لکھنا۔
☆ اعداد کو اردو ہندسوں اور اردو لفظوں میں لکھنا اور اردو کی گنتی سے واقف ہونا اور اس کا مناسب استعمال کرنا۔
☆ الفاظ کے متضاد لکھنا اور تحریر میں اس کا استعمال کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

سوالات کے جوابات:

جواب نمبر ۱۔ آلودگی کی چار اقسام ہیں ۱۔ زمینی آلودگی ۲۔ فضائی آلودگی ۳۔ آبی آلودگی ۴۔ شور کی آلودگی

جواب نمبر ۲۔ زمینی آلودگی بڑھنے کی کئی وجوہات ہیں مثال کے طور پر گھروں، ہوٹلوں اور اسپتالوں سے جو کوڑا کرکٹ پھینکا جاتا ہے اسے مناسب طریقے سے ٹھکانے نہیں لگایا جاتا۔ جگہ جگہ گٹر ابلتے رہتے ہیں۔ بہت سی صنعتوں اور کارخانوں سے زہریلا پانی نکلتا ہے جس سے زمین خراب ہو جاتی ہے اس کے علاوہ کھیتوں میں کیمیائی کھاد اور دواؤں کا اسپرے زمینی آلودگی میں اضافے کا باعث ہے۔ درختوں کا کاٹا جانا بھی اس ضمن میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

جواب نمبر ۳۔ آبی آلودگی سے خطرناک بیماریاں جنم لیتی ہیں مثلاً ہیضہ، یرقان، ٹائی فائیڈ، پولیو، اسہال اور معدے کی خرابی وغیرہ

جواب نمبر ۴۔ یہ انسانی صحت کی بدترین دشمن ہے اور پوری دنیا میں جان لیوا بیماریاں پھیلانے کا بڑا ذریعہ ہے جن میں جگر، گردے، سانس، جلد اور آنکھوں کی بیماریاں شامل ہیں۔ فضائی آلودگی بارش کے پانی کو بھی خراب کر دیتی ہے۔ پھر جب بارش کا پانی جانور پیتے ہیں تو وہ بھی بیمار ہو جاتے ہیں۔

جواب نمبر ۵۔ شور کی آلودگی میں کمی کرنے کے لیے ہمیں چاہیے کہ اپنے ریڈیو، ٹی وی اور ٹیپ ریکارڈر زور سے نہ بجائیں اور نہ ہی گاڑیوں کے ہارن کا غلط استعمال کریں۔

جواب نمبر ۶۔ اقوامِ متحدہ نے ۵ جون کو ماحولیاتی آلودگی کا دن قرار دیا ہے جو ہر سال منایا جاتا ہے اور ۲۰۱۷ میں جو ''عالمی یومِ ماحول'' منایا گیا اس کا عنوان تھا ''لوگوں کو فطرت سے قریب لانا''

مشق نمبر ۲

☆ ایک ذمہ دار شہری کو آلودگی کے خاتمے کے لیے کون کون سے اقدامات کرنے چاہییں۔ ایک پیراگراف میں لکھیے:

جواب: پاکستان کو درپیش مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ آلودگی بھی ہے اور پاکستان کے شہریوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اس مسئلے کی روک تھام اور خاتمے کے لیے اقدامات کرے اور ایک اچھے اور ذمہ دار شہری ہونے کا ثبوت دے۔ ہر شہری کو چاہیے کہ وہ سب سے پہلے اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھے۔ گلی، محلّہ اور آس پاس کے علاقوں میں کوڑا کرکٹ کے ڈھیر نہ جمع ہونے دے اور صفائی ستھرائی کا خاص خیال رکھے۔ جگہ جگہ گندا پانی نہ کھڑا ہونے دے۔ اس کے علاوہ گاڑیوں کا کم سے کم استعمال کرے۔ اگر تھوڑا فاصلہ طے کرنا ہو تو پیدل کرے ورنہ سائیکل پر کرلے لیکن حتی الامکان کوشش کرے کہ گاڑی کا کم سے کم استعمال ہو کیونکہ یہ گاڑیاں فضا میں دھواں چھوڑتی ہیں جو آلودگی کا سبب بنتا ہے۔

پانی وغیرہ میں کچرا نہ ڈالیں اکثر دیکھا گیا ہے کہ بچے سمندر کے کنارے سیر و تفریح پر جاتے ہیں تو کچرہ سمندر میں ڈال دیتے ہیں ساحل سمندر اور اس کے آس پاس کی جگہوں پر بھی گندگی سے اجتناب برتنا چاہیے۔ اس کے علاوہ ایک اچھے شہری کو اس بات کا بھی خیال ہونا چاہیے کہ وہ اپنی گاڑیوں میں تیز ہارن نہ لگائے اور اونچی آواز میں ٹیپ ریکارڈر نہ چلائے۔ ٹی وی کی آواز بھی نیچی رکھے۔ یہ تیز آوازیں بھی ماحول کو خراب کرتی ہیں اور انسانی ذہن پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ آلودگی سے بچاؤ کی ایک صورت درختوں کی فراوانی ہے لہٰذا ہر شہری اگر ایک درخت بھی لگائے تو اس سے بھی آلودگی ختم ہونے کی امید کی جاسکتی ہے۔ اس ضمن میں ہر مہینے ایک درخت اگاؤ مہم ہونی چاہیے جس میں زیادہ سے زیادہ درخت لگائے جائیں۔ ایک ذمہ دار شہری اپنے ملک سے محبت کرتا ہے اور اس کو بہتر سے بہتر بنانے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ مذکورہ بالا تمام اقدامات پر اگر ہر شہری عمل کرے اور اپنی مدد آپ کے تحت سارے کام انجام دے تو یقیناً آلودگی سے بچاؤ ممکن ہے۔ ہر شہری اپنے طور پر اپنی ذمہ داریاں نبھائے اور دوسروں کو بھی سمجھائے اور اس کا شعور دے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ ایک صاف ستھرے ماحول اور آلودگی سے پاک فضا میں سانس نہ لے سکے۔

مشق نمبر ۳

☆ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں:

بے تحاشا: آم کے درخت پر بے تحاشا آم دیکھ کر میرے منہ میں پانی بھر آیا۔

اخراج: حکومت کو چاہیے کہ گندے پانی کے اخراج کے لیے مناسب انتظامات کرے تاکہ آلودگی پیدا نہ ہو۔

جان لیوا: جان لیوا بیماریوں سے بچنے کے لیے ہمیں اپنے ماحول کو صاف رکھنا ہے۔

مضرِ صحت: آج کل بازاروں میں مضرِ صحت اشیاء فروخت کی جا رہی ہیں۔

قوتِ سماعت: پڑوس میں زور زور سے گانوں کے بجنے کی آواز سن کر مجھے اپنی قوتِ سماعت کے متاثر ہونے کا خدشہ لاحق ہو گیا۔

نکاسی: بارش کے پانی کی نکاسی کے لیے کراچی میں مناسب انتظامات ہونے چاہییں۔

تھکن: ساحل سمندر کی سیر سے واپس آتے ہی شدید تھکن کا احساس ہوا۔

سنگین: ہمارے ملک میں لاقانونیت سنگین جرائم کو ہوا دے رہی ہے۔

مشق نمبر ۴

☆ درج ذیل الفاظ کے ایک سے زیادہ معنی ہیں۔ کم سے کم دو دو معنی لکھیے:

کان	جسم کا عضو	وہ جگہ جہاں سے کھود کر دھات یا جواہرات نکالتے ہیں
ہار	شکست	گلے میں پہننے کی مالا
گل	پھول	چراغ کی بتی کا جلا ہوا یا جلتا ہوا سرا
ماہ	مہینہ	چاند

مشق نمبر ۵

تمہیدی گفتگو: سب سے پہلے معلم طلبہ میں انفرادی طور پر ایک سے سو تک گنتی (اردو میں) طلبہ میں تقسیم کریں۔ اس میں انگریزی گنتی کو اردو ہندسوں اور اردو الفاظ میں لکھا گیا ہو۔ طلبہ سے اس گنتی کو بغور پڑھنے کے لیے کہا جائے۔ پھر انہیں چند تصاویر دی جائیں جن میں دکھائی جانے والی چیزوں کی تعداد بتانی ہو۔ اس کے بعد انہیں یہ مشق کروائی جائے۔

☆ نیچے دیئے گئے اعداد کو اردو ہندسوں اور اردو لفظوں میں لکھیے:

36	۳۶	چھتیس	87	۸۷	ستاسی
856	۸۵۶	آٹھ سو چھپّن	768	۷۶۸	سات سو اڑسٹھ
2390	۲۳۹۰	دو ہزار تین سو نوّے	4547	۴۵۴۷	چار ہزار پانچ سو سینتالیس

☆چند جملے بنائیں جن میں اعداد لکھے ہوں یا گنتی استعمال کی گئی ہو۔

مشق نمبر۶

تمہیدی گفتگو: ان جملوں میں چونکہ صرف فعل صحیح کر کے لکھنا ہے لہٰذا طلبہ کو ایک چھوٹی سی عبارت دی جائے جس میں خالی جگہ میں فعل لکھنا ہو۔ اس سے انہیں اندازہ ہو جائے گا کہ کس طرح کے جملے میں کس طرح فعل لگاتے ہیں۔

پچھلے دنوں میں اسلام آباد۔۔۔۔۔۔۔ وہاں مجھے ایک کام سے جانا۔۔۔۔۔۔۔۔ کچھ دن تو میں مصروف ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن پھر میں نے سوچا کہ کیوں نہ اسلام آباد کی سیر۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں جب مری جا رہی تھی تو بارش۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بہت مزا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مری کی خوبصورتی دیکھ کر دل خوش ہو گیا میں فوراً مال روڈ کی سیر پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔

☆عبارت کی خالی جگہوں کو پُر کروایا جائے اور انہیں بتایا جائے کہ جملے کو دیکھ کر اس میں صحیح فعل کس طرح لگاتے ہیں۔

☆اب دی گئی مشق کروائی جائے ساتھ ہی طلبہ کو بتایا جائے کہ جملے کی مناسبت سے کس طرح درست فعل لگاتے ہیں۔

☆نیچے دیے گئے غلط جملوں کو درست کر کے لکھیے: (جوابات)

(الف)۔ پچھلے سال ہم کوئٹہ گئے تھے۔

(ب) تم جب بھی بلاؤ گے میں آ جاؤں گا۔

(ج) میری ٹانگ میں کل سے درد ہو رہا ہے۔

(د) جب سے بارش ہوئی ہے گرمی بھی کم ہو گئی ہے۔

(ہ) مجھے کتاب لینی ہے میرے ساتھ بازار چلو۔

مشق نمبر۷

☆درج ذیل الفاظ کے متضاد الفاظ لکھیے: (پچھلے اسباق میں بھی کافی سرگرمیاں کروائی جا چکی ہیں لہٰذا تمہیدی گفتگو میں بھی صرف اعادہ کے لیے چند مثالیں دی جائیں طلبہ خود سمجھ جائیں گے۔

الفاظ	متضاد
جان دار	بے جان
خوبصورتی	بدصورتی
اضافہ	کمی
بیمار	تندرست
امیری	غریبی
عقل مند	بے وقوف
میٹھا	نمکین، کھٹا
امن	جنگ

☆اوپر دیے گئے تمام الفاظ کی مدد سے ایک کہانی یا عبارت لکھیے

سبق نمبر ۲۵: بہادر کسان

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆مختلف پیشوں بالخصوص کسان کے پیشے کے بارے میں جانتے ہوئے اپنی روزمرہ زندگی میں ان کی اہمیت سے واقف ہوں۔

☆محنت کی عظمت کو جانتے ہوئے محنت و مشقت کو اپنا شعار بنائیں اور ایک پُرسکون زندگی گزاریں۔

☆کھیتی باڑی کے حوالے سے معلومات حاصل کرتے ہوئے کسان کی محنت اور جفاکشی کو سراہیں۔

☆نظم میں دیئے گئے نئے الفاظ اور ان کے معنی دیکھتے ہوئے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆نظم کی ہیئت اور شاعر کے انداز بیان پر غور کرتے ہوئے اشعار کی صورت میں کسی کی تعریف کریں اور قصیدہ گوئی کے فن سے آشنا ہوں۔

☆نظم کو آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆نظم کے مفہوم کو سمجھتے ہوئے بند کی تشریح کریں اور سوالات کے جوابات تحریر کرتے ہوئے اپنی تحریری صلاحیت میں اضافہ کریں۔

☆مذکر اور مونث کی شناخت کرتے ہوئے جملے میں اس کا مناسب استعمال کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ کو موضوع کی طرف لانے کے لیے چند سوالات کریں مثلاً جب آپ کی طبیعت خراب ہوتی ہے تو آپ کس کے پاس جاتے ہیں؟ جب آپ کا کوئی جوتا ٹوٹ جاتا ہے تو اسے جڑوانے کے لیے آپ کس کے پاس جاتے ہیں؟ آپ اپنے بال کٹوانے کس کے پاس جاتے ہیں؟ کپڑے سینے کے لیے کس کو دیتے ہیں؟ جوتے ٹوٹ جاتے ہیں تو کس سے جڑواتے ہیں؟ ہمیں کون پڑھاتا ہے؟ وغیرہ وغیرہ اور اگر یہ لوگ نہ ہوتے تو کیا ہوتا؟ طلبہ سے ان سوالات کے جوابات حاصل کرتے ہوئے انہیں موضوع کی طرف لایا جائے اور انہیں بتایا جائے کہ ڈاکٹر، موچی، درزی، نائی وغیرہ ان سب کا کام الگ الگ ہوتا ہے لیکن اپنی جگہ سب بہت ضروری ہیں۔ یہ الگ الگ پیشوں سے تعلق رکھنے والے افراد ہماری روز مرہ زندگی میں بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ اپنے پیشے کے حساب سے اپنا کام سرانجام دیتے ہیں۔ آج ہم آپ کو ایک ایسے پیشے کے بارے میں بتائیں گے جو بڑی محنت اور مشقت والا پیشہ ہے اور جو ہمارے لیے دن بھر کھیتی باڑی کر کے اور اناج، پھل اور سبزیاں اگاتا ہے۔ سردی ہو یا گرمی اسے کام کرنا ہوتا ہے وہ ہمارے ملک کو بھی بہت فائدہ دیتا ہے اور ملک کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کا کام کرتا ہے۔ وہ خود ایک دشوار کام کرتا ہے لیکن اس کی محنت ملک اور قوم کو خوشحالی دیتی ہے۔ اس کا اگایا ہوا اناج ہم سب کے پیٹ بھرتا ہے اور اسی کی بدولت ہم گھر بیٹھے مزے مزے کے پھل اور سبزیاں کھاتے ہیں۔ بچوں سے پوچھا جائے بچے خود بتائیں۔ آج ہم اسی کے متعلق ایک نظم پڑھیں گے۔ ساتھ ہی طلبہ کو کھیتی باڑی کے بارے میں بھی بتایا جائے کہ پہلے زمین مین بیج بوئے جاتے ہیں پھر ان پر ہل چلایا جاتا ہے فصلوں کو نہروں کے ذریعے پانی فراہم کیا جاتا ہے پھر جب فصل تیار ہو جاتی ہے تو انہیں کاٹا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ انٹرنیٹ سے مدد لی جائے اور کمپیوٹر پر یوٹیوب کی مدد سے کوئی ایسی فلم جس میں کھیت باڑی ہو رہی ہو دکھائی جا سکتی ہے۔

☆طلبہ کو نظم کے حوالے سے یہ بھی بتایا جائے کہ یہ نظم چار بندوں پر مشتمل ہے اور ہر بند میں چھ اشعار ہے لہٰذا یہ مسدس کہلاتی ہے۔ یہ نظم کی ایک قسم ہے۔

یا

☆مختلف پیشوں کے حوالے سے تصاویر دکھا کر بھی انہیں موضوع کی طرف لایا جا سکتا ہے۔

پڑھائی:

☆بچوں سے نظم خوانی کروائی جائے۔ جو بچہ پڑھنا چاہے اسے موقع دیا جائے اور اسی طرح جو بچہ بند کا مطلب بتانا چاہے اس سے تشریح کروائی جائے۔ لیکن ان سب کے دوران معلم کی معاونت شامل رہے اگر ضرورت محسوس ہو تو معلم خود بند کی تشریح کریں۔ ساتھ ہی معلم نئے الفاظ اور ان کے معنی بھی طلبہ کو بتائیں یا تختہ تحریر پر لکھیں۔

☆آخر میں ایک کل جماعتی گفتگو میں معلم نظم کا مرکزی خیال اور خلاصہ طلبہ کو بتائیں۔ اس سے پوری نظم واضح ہو جائے گی۔

مرکزی خیال: شاعر نے اس نظم میں کسان کی زندگی کو سامنے رکھتے ہوئے محنت و مشقت سے زندگی گزارنے کا سبق دیا ہے اور کسان کی محنت اور جفاکشی کو سراہتے ہوئے اس کی اہمیت اور ضرورت سے آگاہ کیا ہے اور بتایا ہے کہ اسی کی بدولت ہمیں آسانی سے پھل، سبزیاں اور اناج حاصل ہوتے ہیں۔

خلاصہ:

یہ نظم حفیظ جالندھری نے لکھی ہے۔ شاعر اس نظم میں جفاکش کسان کی محنت کو سراہ رہے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کسان صبح ہی صبح پو پھٹنے سے پہلے کاندھوں پر ہل اٹھائے بیلوں کو ہانکتا ہوا کھیتوں کی طرف جاتا ہے۔ تمام لوگ سو رہے ہوتے ہیں لیکن اس کے کام کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور وہ کسی بھی قسم کی بیزاری کے بغیر تازہ دم اور ہشاش بشاش کھیتوں پر پہنچ کر اپنے کام میں مصروف ہو جاتا ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ اس کا کام بھی بڑی محنت والا ہے وہ کھیتوں میں ہل چلاتا ہے ہل بیلوں سے باندھتا ہے بیلوں کو کبھی پیار سے آگے بڑھاتا ہے کبھی انہیں صحیح جانب موڑتا ہے اور جب وہ رک جاتی ہیں تو انہیں ہنکاتا ہے ساتھ ہی ہل کی ہتھی کو بھی دباتا جاتا ہے ہل چلاتے ہوئے اس کے ماتھے پر کوئی شکن نہیں ہوتی نہ ہی تھکاوٹ کا احساس ہوتا ہے بلکہ وہ اس وقت بڑے فخریہ انداز سے چلتا ہے بڑی ہمت اور حوصلے سے آگے کی طرف قدم بڑھاتا بڑی شان سے چلتا چلا جاتا ہے۔ وہ گرمی ہو یا سردی ایک ہی انداز اور لگن سے محنت کرتا نظر آتا ہے۔ جب شدید گرمی پڑتی ہے تو ہل چلانے والے بیل گرمی سے گھبرا جاتے ہیں اور آگے بڑھنے کا نام نہیں لیتے تو کسان دوسری بیلوں کی جوڑی لگا لیتا ہے لیکن وہ اکیلا کام میں لگا رہتا ہے۔ وہ بڑا سخت جان ہوتا ہے اور شدید گرمی سے بھی نہیں گھبراتا۔ یہی اس کی بہادری کا ثبوت ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ وہ اپنی محنت سے ہمارے لیے اناج، پھل اور سبزیاں اگاتا ہے، ان پر ہل چلاتا ہے اور پھر ان کا دھیان رکھتا ہے اور پھر جب وہ پک کر تیار ہو جاتی ہیں تو انہیں علیحدہ کرتا ہے۔ وہ بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ سب کام کرتا ہے۔ اس کی یہ ساری محنت صرف اس کے اپنے لیے نہیں ہوتی اس کا اگایا ہوا اناج ہم سب کے پیٹ بھرتا ہے۔ وہ اپنا پسینہ بہا کر محنت سے کام کرتا ہے صبح سویرے اٹھ کر دن بھر محنت کرتا ہے اور رات کو تھک کر سکون کی نیند سوتا ہے وہ ایک مطمئن اور پرسکون زندگی گزارتا ہے کیونکہ وہ اپنی محنت اور زور بازو پر بھروسہ رکھتا ہے اور اپنی محنت سے ہر چیز حاصل کرتا ہے وہ کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔ اسے کسی چیز کی ہوس نہیں ہوتی نہ ہی اسے کسی بات کی پروا ہوتی ہے بس اسے صرف اپنے کام سے مطلب ہوتا ہے۔ وہ اپنی زندگی سے خوش ہوتا ہے۔ یہ کسان ہی ہے جس کی وجہ سے ہم اناج، پھل، سبزیاں گھر بیٹھے حاصل کرتے ہیں اور اتنے مزے مزے کی سبزیاں ترکاریاں اور پھل وغیرہ کھاتے ہیں۔ اگر کسان نہ ہوتا تو ہم ان چیزوں کا لطف کیسے اٹھاتے۔ وہ ہم سب کے لیے کتنی محنت کرتا

ہے ہمیں اس کی قدر کرنی چاہیے۔

سرگرمی:

☆طلبہ کو گروپ میں تقسیم کیا جائے گا اور ہر گروپ کو ایک ایک پیشے کے بارے میں چارٹ پیپر پر لکھنے کے لیے کہا جائے۔

مثلاً گروپ نمبر ۱۔ڈاکٹر ۲۔موچی ۳۔کسان ۴۔بڑھئی ۵۔درزی ۶ حجام یا نائی

☆معلم طلبہ سے کہیں کہ ہر گروپ اپنے دیئے گئے پیشے کے متعلق آپس میں تبادلہ خیال کرے اور اس پیشے کے کام اور روزمرہ زندگی میں اس کی اہمیت اور ضرورت سے کے حوالے سے چند نکات لکھے اور ایک پیشکش تیار کرے۔

☆دس سے پندرہ منٹ بعد جماعت کے سامنے پیش کرے۔گروپ کا ایک بچہ اس پیشے کا کردار نبھائے اور ایک بچہ اس کے بارے میں بتائے۔مثلاً اگر گروپ کا بچہ ڈاکٹر کے بارے میں بتا رہا ہے تو اسی گروپ کا ایک بچہ ڈاکٹر بن جائے۔

یا

☆اگر بچے دیئے گئے پیشوں کو رول پلے کے ذریعے دکھانا چاہیں تو انہیں رول پلے بھی کروایا جا سکتا ہے۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆آپ کے خیال میں اگر کسان نہ ہوتا تو کیا ہوتا؟

☆اپنے آس پاس کسی ایسے شخص کا انٹرویو کیجیے یا اس کے بارے میں بتایئے جو کسی پیشے سے تعلق رکھتا ہو؟

نظرِ ثانی (اعادہ):

☆نظم کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کئے جائیں گے مثلاً:

۱۔کیا کسان محنتی ہوتا ہے؟ کیسے؟

۲۔ہل کیوں چلایا جاتا ہے؟

۳۔کھیتی باڑی کیسے کی جاتی ہے؟

۴۔جنہیں محنت مشقت کی عادت ہوتی ہے وہ کیسی زندگی گزارتے ہیں؟

☆ایک یا دو بچوں سے مشق ا میں موجود سوالات کے جوابات سنے جائیں گے۔

تدریسی معاونات/وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/سیاہ۔چارٹ پیپر۔کمپیوٹر۔یوٹیوب

جانچ: دورانِ تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (سوالات کے جوابات کے دوران)

☆آواز کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ نظم خوانی کے دوران

☆بند کا مطلب بتانے اور نظم کا مفہوم سمجھنے کے دوران

☆سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران

☆دیئے گئے الفاظ میں سے مذکر اور مونث الگ کرنے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆مختلف پیشوں بالخصوص کسان کے پیشے کے بارے میں جاننا اور اس کی محنت اور جفاکشی کو سراہنا۔

☆محنت کی عظمت کو جاننا اور اپنی روزمرہ زندگی میں محنت کو اپنا شعار بنانا۔

☆کھیتی باڑی کے حوالے سے معلومات حاصل کرنا۔

☆نظم کی ہیئت اور شاعر کے اندازِ بیاں پر غور کرتے ہوئے اشعار کی صورت میں کسی کی تعریف کرنا اور قصیدہ گوئی کے فن سے آشنا ہونا۔

☆نظم کو آواز کے اتار چڑھاؤ اور آہنگ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆نظم کے مفہوم کو سمجھتے ہوئے بند کی تشریح کرنا اور سوالات کے جوابات تحریر کرنا۔
☆مذکر اور مونث کی شناخت کرنا اور جملے میں اس کا مناسب استعمال کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر۱

☆درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے: (جوابات)

۱۔کسان کے کام کا آغاز اس وقت شروع ہوتا ہے جب پو پھٹنے والی ہوتی ہے اور ہر طرف اندھیرا چھایا ہوتا ہے یعنی صبح صادق کے وقت۔

۲۔کسان بیل کو کبھی پیار سے لے کر چلتا ہے، کبھی کسی طرف اسے موڑتا ہے، کبھی جب وہ رک جائے تو اسے ہنکا تا ہے۔

۳۔جب ہل چلاتے چلاتے بیلوں کی جوڑی گرمی کی شدت سے تھک جاتی ہے اور آگے بڑھنے کا نام نہیں لیتی رک جاتی ہے تو کسان ان کی جگہ دوسری بیلوں کی جوڑی کو باندھ دیتا ہے۔

۴۔کسان کا کام بہت محنت طلب ہے۔ہمیں تو بیٹھے بٹھائے اناج، پھل اور سبزیاں کھانے کو مل جاتی ہیں لیکن کسان دن رات محنت کر کے اسے اگا تا ہے، ان پر ہل چلا تا ہے اور پھر ان کا دھیان رکھتا ہے اور پھر جب وہ پک کر تیار ہو جاتی ہیں تو انہیں علیحدہ کرتا ہے۔وہ بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ سب کام کرتا ہے۔وہ بڑا باہمت، جفاکش اور محنتی ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ سے وہ آسانی سے یہ تمام کام کر لیتا ہے۔

۵۔محنتی کسان ہمیں ہر وہ چیز فراہم کرتا ہے جس کی ہمیں اشد ضرورت ہے اور ہم ان چیزوں سے بہت فائدہ اٹھاتے ہیں اور مزے لے لے کر کھاتے ہیں جیسے کسان ہمیں اپنی محنت سے اناج۔پھل، سبزیاں فراہم کرتا ہے۔یہ اسی کی محنت کا نتیجہ ہے جو ہم اتنے مزے مزے کی سبزیاں ترکاریاں اور پھل وغیرہ کھاتے ہیں۔

مشق نمبر۲

☆مصرعے مکمل کریں: (کتاب سے مدد لیجئے)

مشق نمبر۳

☆درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجئے:

دھیان:	میں اپنا اسکول کا کام بہت دھیان سے کرتا ہوں۔
سخت جان:	جو سخت جان ہوتے ہیں وہی لوگ محنت طلب کام آسانی سے کر لیتے ہیں۔
ترکاری:	میری پسندیدہ ترکاری بھنڈی ہے۔
مزا:	عید کے دن جب عیدی ملتی ہے تو مجھے بہت مزا آتا ہے۔
اناج :	اناج ایک بنیادی ضرورت ہے۔

مشق نمبر۴

☆نظم کے آخری بند کو اپنے الفاظ میں لکھیے:

۴۔کسان کا کام بہت محنت طلب ہے۔وہ اپنی محنت سے ہمارے لیے اناج، پھل اور سبزیاں اگا تا ہے، ان پر ہل چلا تا ہے اور پھر ان کا دھیان رکھتا ہے اور پھر جب وہ پک کر تیار ہو جاتی ہیں تو انہیں علیحدہ کرتا ہے۔وہ بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ سب کام کرتا ہے۔وہ بڑا باہمت، جفاکش اور محنتی ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ آسانی سے یہ تمام کام کر لیتا ہے۔وہ اپنا پسینہ بہا کر محنت سے کام کرتا ہے صبح سویرے اٹھ کر دن بھر محنت کرتا ہے اور رات کو تھک کر سکون کی نیند سوتا ہے۔وہ اس لیے ایک مطمئن اور پرسکون زندگی گزارتا ہے کیونکہ وہ اپنی محنت اور زور بازو پر بھروسہ رکھتا ہے اور اپنی محنت سے ہر چیز حاصل کرتا ہے وہ کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔اسے کسی چیز کی ہوس نہیں ہوتی نہ ہی اسے کسی بات کی پرواہ ہوتی ہے بس اسے صرف اپنے کام سے مطلب ہوتا ہے۔وہ اپنی زندگی سے خوش ہوتا ہے۔محنتی کسان ہمیں ہر وہ چیز فراہم کرتا ہے جس کی ہمیں اشد ضرورت ہے اور ہم ان چیزوں سے بہت فائدہ اٹھاتے ہیں اور مزے لے لے کر کھاتے ہیں جیسے کسان ہمیں اپنی محنت سے اناج۔پھل، سبزیاں فراہم کرتا ہے۔یہ اسی کی محنت کا نتیجہ ہے جو ہم اتنے مزے مزے کی سبزیاں ترکاریاں اور پھل وغیرہ کھاتے ہیں۔اگر کسان نہ ہوتا تو ہمیں بیٹھے بٹھائے یہ تمام چیزیں کون مہیا کرتا۔

مشق نمبر۵

☆طلبہ پچھلے اسباق میں اس کے بارے میں پڑھ چکے ہیں لہٰذا سب سے پہلے دیے گئے الفاظ کو جملوں میں استعمال کروایا جائے اور اس کے ذریعے مذکر اور مونث کی پہچان کروائی جائے۔

☆درج ذیل الفاظ میں سے مذکر اور مونث الگ کیجئے:

مذکر:	پھول	پانی	دہی		
مونث:	تصویر	جنت	دوا	آیت	ٹھوکر

سبق نمبر ۲۶: حاتم طائی اور لکڑ ہارا

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ سبق آموز قصے اور کہانیوں سے سبق سیکھتے ہوئے اپنے اندر اچھے اوصاف پیدا کریں اور اپنی زندگی میں بہتری لائیں۔

☆ ایک مشہور سخی آدمی حاتم طائی سے واقف ہوں اور اس کی وجہ شہرت کا سبب جانتے ہوئے خود بھی اس کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں

☆ محنت کی کمائی کی اہمیت اور برکت سے بخوبی واقف ہوں اور اپنی آئندہ زندگی میں محنت ہی کو اپنا شعار بنائیں۔

☆ حکایت اور کہانی کا فرق جانتے ہوئے سبق کے انداز تحریر پر غور کریں اور نئے الفاظ سیکھ کر اپنے ذخیرہ الفاظ کو بڑھائیں۔

☆ مشہور بزرگ شیخ سعدی سے واقف ہوں اور ان کی لکھی ہوئی حکایات سے استفادہ حاصل کریں۔

☆ نئے الفاظ کی ہجے کرتے ہوئے اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھیں۔

☆ حکایت پڑھ کر اس سے متعلق سوالات کے جوابات لکھیں اور اپنی تحریری صلاحیتوں میں اضافہ کریں۔

☆ قواعد میں حروف تاکید سے واقف ہوں اور جملوں میں ان کا بخوبی استعمال کریں۔

☆ حروف فجائیہ اور فجائیہ نشان سے واقف ہوتے ہوئے جملے میں مناسب مقام پر فجائیہ نشان لگائیں۔

☆ سابقہ ''نا'' استعمال کر کے چھ الفاظ بنائیں اور اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم طلبہ کو ملٹی میڈیا یا کمپیوٹر پر یوٹیوب سے لی گئی کوئی کہانی دکھائیں (شیخ سعدی کی چند حکایات ڈرامائی شکل میں یوٹیوب پر موجود ہیں جو (animated) ہیں اس کے علاوہ حاتم طائی کی کہانیاں بھی ہیں یہ کہانیاں بڑے دلچسپ انداز میں بنائی گئی ہیں۔ایک یا دو کہانیاں طلبہ کو ملٹی میڈیا پر دکھائی جائیں۔کہانی کے اختتام پر طلبہ کی رائے لی جائے اور اس میں دیئے گئے پیغام یا سبق کے حوالے سے طلبہ سے پوچھا جائے۔مثلاً یہ کہانی آپ کو کیسی لگی؟ اس میں کیا سبق دیا گیا ہے؟ کس موضوع پر یہ کہانی تھی؟ کون سی بات آپ کو سب سے اچھی لگی؟ وغیرہ۔حاتم طائی کی کہانی میں کیا دلچسپ بات تھی؟

اس کے بعد معلم طلبہ کو موضوع کی طرف لائیں اور ان سے پوچھیں کہانی کی کتنی اقسام ہوتی ہیں؟ طلبہ کی رائے کو سامنے رکھتے ہوئے معلّمہ بتائیں گی کہ کہانی قصہ یا داستان کو کہتے ہیں اس کی مختلف اقسام ہوتی ہیں مثلاً مزاحیہ، سبق آموز، سسپنس، ڈراؤنی، سچی وغیرہ ساتھ ہی معلم اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے بتائیں کہ جو کہانیاں سبق آموز واقعات اور نصیحتوں پر مبنی ہوتی ہیں انہیں حکایات کہا جاتا ہے یہ حکایات لوگوں کی اصلاح کے لیے ہوتی ہیں۔کہانیاں بعض اوقات صرف انسان کی تفریح کا ذریعہ بنتی ہیں جبکہ حکایات میں ایسی کہانیاں اور قصے ہوتے ہیں جو لوگوں کی اصلاح کے لیے ہوں اور اس میں لوگوں کے لیے سبق اور نصیحتیں موجود ہوتی ہیں تاکہ ہم ان نصیحتوں پر عمل کریں، اس سے استفادہ حاصل کریں اور اپنی روزمرہ اور آنے والی زندگی کو بہتر بنائیں اور اپنے اندر اچھے اوصاف پیدا کریں۔

مزید وضاحت کرتے ہوئے معلم بتائیں کہ دنیا میں جو نامور اور بڑے لوگ گزرے ہیں انہوں نے لوگوں کو بہت اچھی اچھی باتیں بتائی ہیں اور اپنے تجربات کی روشنی میں لوگوں کو نصیحتیں کی ہیں۔کیا آپ کو کوئی نام یاد ہے جنہوں نے ایسی کہانیاں یا حکایات لکھی ہوں جو سبق آموز ہوں؟ طلبہ سے پوچھتے ہوئے معلم خود بتائیں کہ دو بڑے نامور بزرگ گزرے ہیں ایک شیخ سعدی اور دوسرے مولانا رومی جن کا نام جلال الدین رومی ہے۔ان کی حکایات بہت مشہور ہیں۔آج ہم انہی میں سے ایک شیخ سعدی کی حکایت پر مبنی ایک قصہ پڑھیں گے۔طلبہ سبق کا نام خود بتائیں۔

پڑھائی:

چار یا پانچ بچوں پر مشتمل گروپ بنوائے جائیں اور گروپ میں پڑھائی کروائی جائے۔گروپ میں پڑھائی اس طرح ہوتی ہے کہ ایک بچہ پڑھے اور باقی سب سنیں۔ ہر گروپ میں الگ الگ اس سبق کی پڑھائی کی جائے۔سبق پڑھنے کے بعد گروپ میں بچے اس سبق یا قصہ پر تبادلہ خیال کریں اور اس کہانی سے ملنے والے پیغام کو سمجھیں اور ایک دوسرے کو سمجھائیں۔معلم کی معاونت شامل رہے۔

☆ ۱۵ سے ۲۰ منٹ بعد معلم ایک کل جماعتی گفتگو میں ہر گروپ سے سبق کے حوالے سے ان کی رائے لیں اور پوچھیں کہ اس واقعہ سے آپ نے کیا سیکھا؟ اس حکایت سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟ کس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے؟ کس چیز کی اہمیت بتائی گئی ہے طلبہ کی رائے شامل کرتے ہوئے معلم طلبہ کو بتائیں کہ جو مزا اپنی محنت سے کما کر کھانے میں آتا ہے یا اپنی محنت سے کام کر کے ملتا ہے وہ کسی کا احسان لینے اور کسی کی منت سماجت کرنے میں نہیں آتا۔کسی کو اپنی غریبی پر پر شکوہ شکایت کرنے کے بجائے ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور دوسروں کے مال پر نظر رکھنے کی بجائے اپنی تقدیر پر صابر و شاکر رہنا چاہیے۔اسی میں ہی عزت ہوتی ہے۔

سرگرمی:

☆ اگر وقت ہو تو مختلف کہانیوں کو رول پلے کی صورت میں کروایا جا سکتا ہے۔طلبہ کو حکایت سعدی کی مختلف کہانیاں گروپ میں تقسیم کروائی جا سکتی ہیں اور ان پر رول پلے کروایا جا سکتا ہے۔(لیکن اگر وقت کم ہو اور معلم مناسب نہ سمجھے تو نہ کروائیں)

یا

''محنت کی عظمت'' پر ایک مضمون لکھوایا جا سکتا ہے۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆اگر ہم شیخ سعدی کی حکایات سے سبق سیکھیں تو ہمارے اندر کیا تبدیلیاں آئیں گی یا ہماری زندگی کس طرح بہتر بن سکتی ہے؟ یا ہم کس طرح ایک بہتر زندگی گزار سکتے ہیں؟ یا ہمیں کیا فوائد میسر ہوں گے؟

نظر ثانی (اعادہ):

☆سبق کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے:

۱۔حاتم طائی کون تھا؟　　۲۔اس نے اونٹ کیوں ذبح کروائے؟　　۳۔حاتم طائی نے صحرا میں کیا دیکھا؟

۴۔حاتم طائی نے لکڑہارے سے کیا سوال کیا؟

☆کتاب میں موجود سوالات میں سے چند ایک کے جوابات بھی پوچھے جا سکتے ہیں۔

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔کمپیوٹر۔ملٹی میڈیا۔انٹرنیٹ۔یو۔ٹیوب

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (شیخ سعدی کی حکایات کو ڈرامائی شکل میں ملٹی میڈیا پر دیکھنے کے دوران)

☆موضوع کے حوالے سے سوالات کے جوابات دینے اور اپنی رائے کے اظہار کے دوران۔

☆نئے الفاظ کی ہجے کرتے ہوئے گروپ میں معاونت کے بغیر سبق کی پڑھائی کے دوران

☆سبق کے حوالے سے سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران

☆جملوں میں مناسب حروف تاکید استعمال کرنے کے دوران

☆جملوں میں مناسب مقام پر فجائیہ نشان لگانے کے دوران

☆سابقہ "نا" استعمال کر کے الفاظ بنانے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆سبق آموز قصے اور کہانیوں سے سبق سیکھنا اور اپنے اندر اچھے اوصاف پیدا کرنا۔

☆ایک مشہور سخی آدمی حاتم طائی سے واقف ہونا اور اس کی شہرت کی وجہ جاننا۔

☆محنت کی کمائی کی اہمیت اور برکت سے بخوبی واقف ہونا اور اپنی آئندہ زندگی میں محنت ہی کو اپنا شعار بنانا۔

☆حکایت اور کہانی کا فرق جاننا اور مشہور بزرگ شیخ سعدی کی شخصیت سے واقف ہو کر ان کی لکھی ہوئی حکایات سے استفادہ حاصل کرنا۔

☆نئے الفاظ کی ہجے کرنا اور لہجے کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ معاونت کے بغیر روانی سے پڑھنا۔

☆حکایت پڑھ کر اس سے متعلق سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆قواعد میں حروف تاکید سے واقف ہونا اور جملوں میں ان کا بخوبی استعمال کرنا۔

☆حروف فجائیہ اور فجائیہ نشان سے واقف ہوتے ہوئے جملے میں مناسب مقام پر فجائیہ نشان لگانا۔

☆سابقہ "نا" استعمال کر کے الفاظ بنانا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

☆درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیے:

جواب نمبر۱: حاتم طائی اپنی سخاوت کی وجہ سے مشہور ہیں۔

جواب نمبر۲۔حاتم طائی نے دعوت کے لیے چالیس اونٹ ذبح کروائے اور آس پاس کے لوگوں کو کھانے کی دعوت دی۔

جواب نمبر۳۔حاتم طائی نے لکڑہارے کو اپنے سے زیادہ باہمت اور بلند حوصلے والا پایا۔

جواب نمبر۴۔لکڑہارا ایک صابر و شاکر، محنتی، غیرت مند اور باہمت شخص تھا۔ وہ محنت سے روٹی کماتا تھا اور محنت کی کمائی سے اسے سکون ملتا تھا وہ حاتم طائی کا احسان نہیں اٹھانا چاہتا تھا۔

جواب نمبر۵۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں کہ اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ کسی بھی مفلس کو اپنی غریبی کا شکوہ نہیں کرنا چاہیے، اپنی تقدیر پر صابر رہنا چاہیے اور دوسرے کے مال کے بجائے اپنی محنت کی کمائی پر توجہ رکھنی چاہیے۔ جو لطف اپنی کمائی میں ہے وہ کسی کا احسان لینے میں نہیں۔

مشق نمبر۲

☆ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجئے:

سخی: آج کل کے دور میں سخی لوگوں کی بہت کمی ہے۔

حوصلہ: استاد کی حوصلہ افزائی بچے کی کامیابی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

صحرا: صحرا میں اونٹ زیادہ تعداد میں دکھائی دیتے ہیں۔

دسترخوان: دسترخوان پر انواع واقسام کی چیزیں دیکھ میرے منہ میں پانی بھر آیا۔

احسان: کسی پر احسان کر کے اسے جتانا نہیں چاہیے۔

باہمت: وہ ہر مشکل کا سامنا بڑے باہمت طریقے سے کرتا ہے۔

شکوہ: کسی سے گلہ شکوہ کرنے کے بجائے اپنے اوپر بھروسہ کرنا چاہیے۔

مشق نمبر۳

☆ اس حکایت کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے:

ایک مرتبہ ایک مشہور سخی حاتم طائی سے کسی نے پوچھا کہ کیا انہوں نے دنیا میں کسی کو اپنے سے بھی زیادہ کسی بلند حوصلہ دیکھا یا سنا ہے؟ اس پر حاتم طائی نے ہاں میں جواب دیا اور بتایا کہ انہوں نے اپنے سے بھی زیادہ بلند حوصلہ شخص دیکھا ہے۔ اس پر لوگ بڑے حیران ہوئے تو حاتم طائی نے انہیں بتایا کہ ایک بار میں نے چالیس اونٹ ذبح کروا کر آس پاس کے لوگوں کو کھانے پر بلایا۔ جب لوگ کھانے میں مصروف تھے تو کسی کام سے مجھے باہر جانا پڑا۔ میں نے کچھ دور صحرا میں ایک لکڑ ہارے کو دیکھا جو لکڑیاں جمع کر رہا تھا۔ جب میں نے اسے بتایا کہ آج تو حاتم طائی کے گھر دعوت ہے اور تم نہیں آئے تو اس نے جواب دیا کہ وہ محنت سے جو روٹی کماتا ہے اسے اسی میں سکون ملتا ہے اور اسے حاتم کا احسان لینے کی ضرورت نہیں۔ لکڑ ہارے کی اس بات پر حاتم طائی نے اسے اپنے سے زیادہ باہمت اور بلند حوصلے والا پایا۔ اس حکایت سے ہمیں یہ سبق ملا کہ اپنی تقدیر پر صابر و شاکر رہتے ہوئے دوسروں کے مال کے بجائے اپنی کمائی پر توجہ رکھنی چاہیے اور کسی کا احسان نہیں لینا چاہیے۔

مشق نمبر۴

☆ عبارت کو غور سے پڑھیے اور سوالات کے جوابات لکھیے: (جوابات)

جواب نمبر۱۔ شیخ سعدی کا اصل نام ''شرف الدین'' تھا اور وہ ایران کے مشہور شہر شیراز میں پیدا ہوئے۔

جواب نمبر۲۔ شیخ سعدی کے والد کے انتقال کے بعد ان کی پرورش سعد بن زنگی نے کی۔ سعد بن زنگی کے حسن سلوک سے متاثر ہو کر شیخ سعدی نے اپنا تخلص سعدی اختیار کیا۔

جواب نمبر۳۔ مشرقی سیاحوں میں ''ابن بطوطہ'' کے بعد شیخ سعدی کا ہی نام آتا ہے۔

جواب نمبر۴۔ شیخ سعدی کی دو مشہور کتابیں ''گلستان'' اور ''بوستان'' کو بہت شہرت حاصل ہوئی۔

جواب نمبر۵۔ شیخ سعدی نے اپنی کتابوں میں نیکی اور بھلائی کا درس دیا ہے۔

مشق نمبر۵

تمہیدی گفتگو: طلبہ سے پوچھا جائے کہ جب آپ کسی بات پر زور دیتے ہیں تو اکثر کون سے الفاظ استعمال کرتے ہیں؟ مثلاً

مجھے آئس کریم کھانی ہے۔

اگر آپ اپنی اس بات پر زور دینا چاہیں یا اپنی کہی ہوئی بات کو اہمیت دینا چاہیں یا اپنی بات پر اصرار کرنا چاہیں تو اس جملے میں کیا تبدیلی کریں گے۔ طلبہ سے پوچھتے ہوئے معلم اس جملے کو دوبارہ لکھیں۔

مجھے آئس کریم ضرور کھانی ہے۔

اسی طرح اس جملے کو دیکھیں اور بتائیں کہ اس میں آپ کس لفظ کا اضافہ کریں گے۔ ''وہ میرا بھائی ہے کیونکہ اس کی شکل مجھ سے ملتی ہے۔'' اس میں کیا لگایا جائے۔ طلبہ سے رائے لیتے ہوئے معلم لکھیں ''بے شک وہ میرا بھائی ہے کیونکہ اس کی شکل مجھ سے ملتی ہے''

طلبہ کو بتایا جائے کہ یہ الفاظ جو کسی بات پر زور دینے کے لیے بولے جاتے ہیں قواعد کی رو سے حروف تاکید کہلاتے ہیں۔

☆ کتاب میں سے دیکھ کر مزید الفاظ طلبہ کو بتائے جائیں اور انہیں جملے میں استعمال کروایا جائے۔

☆ نیچے دی گئی خالی جگہوں کو مناسب حروف تاکید استعمال کر کے پُر کیجیے: (جوابات)

(الف) بالکل (ب) ضرور (ج) یقیناً (د) ہرگز (ہ) بے شک

مشق نمبر ۶

تمہیدی گفتگو: طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں اور انہیں موضوع کی طرف لایا جائے مثلاً جب آپ کو اچانک کوئی خوشی ملتی ہے تو آپ بے ساختہ کون سے الفاظ استعمال کرتے ہیں؟ اگر آپ بہت دکھی ہوتے ہیں تو کس انداز میں کہتے ہیں؟ اگر اچانک کوئی حیرت انگیز بات ہو جائے تو کس طرح کہتے ہیں؟ اگر آپ کسی کی بے ساختہ تعریف کریں تو عموماً کون سا لفظ استعمال کرتے ہیں؟ کسی کو روکنے ٹوکنے کے لیے غصے میں اکثر کون سا لفظ استعمال کرتے ہیں؟ طلبہ سے رائے لی جائے۔ طلبہ جو الفاظ بتائیں انہیں تختہ تحریر پر لکھا جائے۔ جیسے ہم خوشی کے لیے اکثر بے ساختہ جو لفظ استعمال کرتے ہیں وہ ''آہا'' ہوتا ہے۔ اسی طرح افسوس کے لیے ''ہائے'' یا ''اوہ''۔ کسی کی تعریف کے لیے ''واہ'' یا ''خوب'' کسی بات سے منع کرنے کے لیے اکثر ہم ''خبردار'' کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ یہ تمام حروف قواعد کی رو سے ''حروف فجائیہ'' کہلاتے ہیں۔ جملوں میں جہاں یہ حروف استعمال ہوتے ہیں ان حروف کے بعد ایک علامت لگائی جاتی ہے (!) جو علامت استعجابیہ کہلاتی ہے۔ اسے فجائیہ نشان بھی کہتے ہیں۔

☆ درج ذیل جملوں میں مناسب مقام پر فجائیہ نشان لگائیے:

۱۔ ''آہا! کتنا اچھا منظر ہے۔''　　　۲۔ ''خبردار! آگے نہ بڑھنا۔''
۳۔ ''ہائے! یہ کیا ہو گیا۔''　　　۴۔ ''ارے! تم ابھی تک سوئے نہیں؟''
۵۔ ''واہ! کیا مزے دار حلوا ہے۔''　　　۶۔ ''اوہ! بجلی پھر چلی گئی۔''　　　۷۔ ''اوہو! تم سمجھتے کیوں نہیں''

☆ طلبہ کو جوڑی میں تقسیم کیا جائے اور ہر جوڑی حروف فجائیہ کو استعمال کرتے ہوئے جملے بنائے۔ ہر حرف کا ایک جملہ ہونا چاہیے۔

مشق نمبر ۷

تمہیدی گفتگو: طلبہ اپنے پچھلے اسباق میں سابقہ لاحقہ کو تفصیل سے پڑھ چکے ہیں پھر بھی ان کا اعادہ کروایا جائے۔

طلبہ کو بتایا جائے کہ یہ مرکب الفاظ ہوتے ہیں لیکن اس کی شرط یہ ہوتی ہے کہ ایک لفظ بامعنی ہوتا ہے اور ایک لفظ بے معنی جیسے دی گئی مشق میں ''نا'' لگا کر الفاظ بنائے گئے ہیں جیسے ''نالائق'' اس میں نا بے معنی ہے اور لائق بامعنی لفظ ہے۔

نوٹ: طلبہ کو یہ ضرور بتایا جائے کہ سابقہ یا لاحقہ کے ساتھ جو بھی لفظ لکھے جاتے ہیں وہ بامعنی ہوتے ہیں۔ ان کے معنی ہونا ضروری ہیں۔

جس لفظ کے کوئی معنی نہ ہوں وہ سابقہ یا لاحقہ نہیں ہوتے مثلاً ناراض یہ سابقہ والا لفظ نہیں ہے کیونکہ ''نا'' اگر ہٹا دیں تو ''راض'' کوئی معنی نہیں دیتا لہٰذا سابقہ لگا کر الفاظ بناتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے۔

☆ سابقہ ''نا'' استعمال کر کے چھ (۶) الفاظ بنائیے۔

۱۔ نااہل　۲۔ نالائق　۳۔ ناپسند　۴۔ نازیبا　۵۔ ناکام　۶۔ ناپید　۷۔ ناشکرا　۸۔ ناامید　۹۔ نامنظور

☆ ان الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے　　یا　　ان الفاظ کی مدد سے ایک چھوٹی سی عبارت تشکیل دیجیے:

سبق نمبر ۲۷: لطیفے

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس نظم کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ اپنے اندر حسِ مزاح کا ذوق اور صلاحیت پیدا کرتے ہوئے اپنے مزاج میں شگفتگی پیدا کریں۔

☆ مزاحیہ تحریر کی سمجھ پیدا کرتے ہوئے اردو میں ایک صنف لطیفہ سے واقفیت حاصل کریں اور اپنے مطالعہ کو وسیع کریں۔

☆ لطیفہ گوئی کے فن سے آشنائی حاصل کرتے ہوئے پر اعتماد طریقے سے لطیفوں کو سنائیں اور اس سے لطف اندوز ہوتے ہوئے دوسروں کو بھی ہنسائیں اور ماحول کو خوشگوار بنائیں۔

☆ نئے الفاظ پر غور کرتے ہوئے ان کے معنی تلاش کریں اور ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرتے ہوئے منفرد اندازِ تحریر سے محظوظ ہوں۔

☆ الفاظ کی عربی اور اردو دونوں قاعدوں سے جمع بنائیں اور تحریر میں ان کا مناسب استعمال کریں۔

☆ سابقوں اور لاحقوں سے واقف ہوتے ہوئے ان کی شناخت یا پہچان کریں۔

☆ مہمل الفاظ کے بارے میں آگاہی حاصل کرتے ہوئے دس الفاظ لکھیں۔

☆ تحریر یا گفتگو کو مختصر کر کے اسے ایک لفظ میں سمیٹ کر بیان کریں اور تحریر کو خوبصورت بناتے ہوئے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆ غلط جملوں کو درست کر کے لکھیں اور اپنی لسانی مہارتوں میں بہتری لائیں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے جماعت میں آ کر طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے کوئی لطیفہ سنانا شروع کرے مثلاً ''تین دوست ہوتے ہیں وہ آپس میں باتیں کرتے ہیں۔ پہلا دوست بولتا ہے ''میں ایسی گاڑی لوں گا جس کی چھت کالے رنگ کی ہو کیونکہ میرے ابو کے بال کالے ہیں۔

دوسرا دوست بولتا ہے"میں ایسی گاڑی لوں گا جس کی چھت بھورے رنگ کی ہو کیونکہ میرے ابو کے بال بھورے ہیں۔

اتنے میں تیسرا دوست بولتا ہے"میں ایسی گاڑی لوں گا جس کی چھت ہی نہیں ہوگی کیونکہ میرے ابو گنجے ہیں ان کے بال ہی نہیں ہیں۔

(اس کے علاوہ کوئی دوسرا لطیفہ بھی معلم سنا سکتے ہیں)

طلبہ جب ہنسنا شروع ہوں تو معلم ان سے پوچھے کہ آپ کو ہنسی کیوں آئی؟ میری بات پر آپ کیوں ہنسے؟ کون سی بات تھی جس پر آپ ہنسے؟

طلبہ اگر معلم کو بتائیں کہ آپ نے لطیفہ سنایا ہے ہم اس لیے ہنسے تو معلم ان سے پوچھے کہ لطیفہ کیا ہوتا ہے؟ طلبہ اپنی رائے دیں۔اس کے بعد معلم موضوع کی طرف آتے ہوئے طلبہ کو بتائیں کہ کوئی بھی ہنسنے والی بات یا چٹکلا جس سے بے ساختہ ہنسی آجائے یا لطف محسوس ہو وہ لطیفہ کہلاتا ہے۔طلبہ سے لطیفوں پر رائے لی جائے کہ آپ کو لطیفے کیسے لگتے ہیں؟ کیا آپ دلچسپی سے لطیفوں کو پڑھتے یا سنتے ہیں؟ کیا آپ ان لطیفوں کو یاد بھی رکھتے ہیں؟ لوگوں کو لطیفے سناتے ہیں یا نہیں؟ وغیرہ۔ ہمارا آج کا موضوع بھی یہی ہے۔طلبہ سبق کا نام خود بتائیں۔

پڑھائی:

اس سبق میں ۱۵ لطیفے ہیں۔طلبہ کو جوڑیوں میں بٹھایا جائے اور اگر تین بچے ہیں تو ہر جوڑی کو ایک ایک لطیفہ پڑھنے کے لیے دیا جائے۔جب ہر جوڑی اپنا لطیفہ پڑھ لے۔اس کے بعد ہر جوڑی اپنے دیئے گئے لطیفے کو رول پلے کی طرح پیش کرے۔مثلاً ہر لطیفے میں دو کردار ہیں لہٰذا ہر جوڑی آپس میں کردار بانٹ لیں اور اپنے اپنے کردار کے مکالمے بولے اور چونکہ یہ لطیفوں کے مکالمے ہیں اس لیے انداز ایسا ہونا چاہیے کہ سننے والے کو ہنسی آجائے۔اس طرح تمام لطیفے جماعت کے سامنے پیش کیے جائیں۔

یا

طلبہ کو گروپ میں بٹھایا جائے۔ یہ گروپ چار بچوں پر مشتمل ہو۔طلبہ گروپ میں ان تمام لطیفوں کو پڑھیں اور ان لطیفوں سے لطف اندوز ہوں گروپ میں پڑھنے سے بچوں کو مزا آئے گا اور وہ آپس میں ہنسی مزاق کرتے ہوئے ان لطیفوں کا مزا لیں گے۔

سرگرمی:

جماعت کو دو ٹیموں میں تقسیم کیا جائے یعنی دو ٹیمیں بنائی جائیں اور ان کے درمیان لطیفوں کا مقابلہ کروایا جائے۔معلم ان ٹیموں کو ملنے والے پوائنٹس تختہ تحریر پر لکھیں۔جیتنے والی ٹیم کے لیے تالیاں بجوائی جائیں۔

یا

☆ جماعت میں جن بچوں کو لطیفے آتے ہوں یا انہیں یاد ہوں۔ان سے سنے جائیں۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجیے)

گھر کا کام:

☆ آپ کے خیال میں لطیفہ گوئی کیسا فن ہے اور اس کی ہماری روزمرہ زندگی میں کتنی اہمیت وضرورت ہے؟ اپنی رائے دیجیے نیز یہ بھی بتایئے کہ آپ کو لطیفے سننا یا پڑھنا کیسا لگتا ہے؟ وجہ بھی بتایئے؟

تدریسی معاونات/ وسائل:

درسی کتاب۔ عملی کتاب۔ تختہ سفید/ سیاہ۔ مختلف لطیفے

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ لطیفے کے موضوع پر سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (لطیفہ سننے اور سوالات کے جوابات دینے کے دوران)

☆ مزاحیہ تحریر کو سمجھتے ہوئے نئے الفاظ پر غور کرنے کے دوران

☆ لطیفے پڑھ کر اسے رول پلے کی صورت میں پیش کرنے کے دوران

☆ لطیفہ گوئی کے مقابلے کے دوران

☆ الفاظ کی عربی اور اردو دونوں قاعدوں سے جمع بنانے اور تحریر میں ان کے استعمال کے دوران

☆ سابقوں اور لاحقوں سے واقف ہونے اور ان کی شناخت یا پہچان کے دوران۔

☆ مہمل الفاظ کے بارے میں آگاہی حاصل کرنے اور انہیں لکھنے کے دوران۔

☆ تحریر یا گفتگو کو مختصر کر کے اسے ایک لفظ میں بیان کرنے کے دوران۔

☆ غلط جملوں کو درست کر کے لکھنے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆ اپنے اندر حس مزاح کا ذوق اور صلاحیت پیدا کرنا اور اپنے مزاج میں شگفتگی پیدا کرنا۔

☆مزاحیہ تحریر کی سمجھ پیدا کرنا اور اردو میں ایک صنف لطیفہ سے واقفیت حاصل کرنا۔

☆لطیفہ گوئی کے فن سے آشنائی حاصل کرتے ہوئے پُراعتماد طریقے سے لطیفوں کو سنانا اور ماحول کو خوشگوار بنانا۔

☆نئے الفاظ پر غور کرنا اور منفرد انداز تحریر سے محظوظ ہونا۔

☆الفاظ کی عربی اور اردو دونوں قاعدوں سے جمع بنانا اور تحریر میں ان کا مناسب استعمال کرنا۔

☆سابقوں اور لاحقوں سے واقف ہونا اور ان کی شناخت یا پہچان کرنا۔

☆مہمل الفاظ سے آگاہ ہونا اور دس الفاظ لکھنا۔

☆تحریر یا گفتگو کو مختصر کر کے اسے ایک لفظ میں سمیٹ کر لکھنا اور اسے ایک لفظ میں بیان کرنا۔

☆غلط جملوں کو درست کر کے لکھنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر۱

☆درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں:

موسلا دھار:	کل اسلام آباد میں بڑی موسلا دھار بارش ہوئی جس کی وجہ سے موسم خوشگوار ہو گیا۔
قصور:	اس کا کوئی قصور نہیں تھا پھر بھی اسے سزا ملی۔
آغاز:	اسکول میں ہر تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوتا ہے۔
دماغ لڑانا:	ریاضی کے مضمون میں بڑا دماغ لڑانا پڑتا ہے۔
گلاب جامن:	بہت کم دکانوں پر بہترین گلاب جامن فروخت ہوتی ہیں۔
رشتہ:	احمد اور علی کے درمیان دوستی کا مضبوط رشتہ ہے۔

مشق نمبر۲

تمہیدی گفتگو: طلبہ پچھلے اسباق میں اس کے بارے میں پڑھ چکے ہیں لہٰذا ان کا اعادہ کروایا جائے۔ واحد جمع کے بارے میں بتاتے ہوئے طلبہ کو اردو قاعدے اور عربی قاعدے سے جمع بنانے کا طریقہ بتایا جائے۔

☆درج ذیل الفاظ کی عربی اور اردو دونوں قاعدوں سے جمع بنایئے:

الفاظ	اردو قاعدے سے جمع	عربی قاعدے سے جمع
حرکت	حرکتیں	حرکات
برکت	برکتیں	برکات
مصیبت	مصیبتیں	مصائب
خدمت	خدمتیں	خدمات
آفت	آفتیں	آفات

☆طلبہ کو مزید کچھ اور واحد جمع پڑھائے جائیں یا ایک فہرست پڑھنے کے لیے دی جائے جس میں واحد جمع لکھے ہوں۔

مشق نمبر۳

تمہیدی گفتگو: طلبہ اپنے سابقہ اسباق میں سابقے لاحقے کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ طلبہ کو ان کا اعادہ کرتے ہوئے بتایا جائے کہ جو علامت لفظ کے شروع میں لگا کر ایک نیا لفظ بناتے ہیں وہ علامت سابقہ کہلاتی ہے اور جو علامت کسی لفظ کے آخر میں لگا کر ایک نیا لفظ بناتے ہیں وہ علامت لاحقہ کہلاتی ہے۔ (یہ ضرور بتایا جائے کہ سابقہ اور لاحقہ اپنا کوئی معنی نہیں دیتا لیکن جب لفظ کے ساتھ ملتا ہے تو ان کی وجہ سے لفظ میں تغیر و تبدل پیدا ہوتا ہے)

معلم چند سابقے اور لاحقے طلبہ کو بتائیں۔ ان کی مدد سے طلبہ سے الفاظ بنوائے جائیں۔

سابقے: با ۔ بے ۔ پا ۔ لا ۔ بد ۔ ہم ۔ نو ۔ پُر

لاحقے: گار ۔ دان ۔ ناک ۔ گزار ۔ کش

سرگرمی: ☆ درج بالا سابقوں اور لاحقوں کی مدد سے الفاظ بنائیں اور ان میں سے چند الفاظ استعمال کرتے ہوئے ایک عبارت تحریر کیجیے:

☆ ذیل میں ایسے مرکب الفاظ دیئے گئے ہیں جو سابقوں اور لاحقوں کی مدد سے بنائے گئے ہیں۔شناخت کر کے سابقے اور لاحقے کے الگ الگ کالموں میں درج کیجیے:

سابقے : ان پڑھ - باا ثر - نوعمر - بے باک

لاحقے: دانش ور - نفرت انگیز - گلستان - جیکب آباد بہاول پور

مشق نمبر ۴

☆ اسی قسم کے دس الفاظ لکھیے جس میں مہمل بھی لگا ہوا ہو:

۱۔کوڑا کرکٹ ۲۔کبھی کبھار ۳۔اکیلا دوکیلا ۴۔غل غپاڑہ ۵۔دیکھ ریکھ ۶۔کام کاج

۷۔مار دھاڑ ۸۔رنگ رلیاں ۹۔ریل پیل ۱۰۔گھاس پھوس

مشق نمبر ۵

تمہیدی گفتگو: طلبہ کو دو تحریریں پڑھنے کے لیے دی جائیں۔جس میں سے ایک کسی بھی سبق کا کوئی پیرا گراف ہو اور دوسرا اس پیرا گراف کو مختصر کر کے لکھا گیا ہو۔ان دونوں پیرا گراف کو پڑھا کر طلبہ سے ان کا فرق پوچھا جائے۔طلبہ بتائیں گے کہ مختصر پیرا گراف جلدی پڑھا گیا اور اس کو سمجھنے میں زیادہ وقت نہیں لگا۔اس طرح طلبہ کو موضوع کی طرف لاتے ہوئے انہیں بتایا جائے کہ تحریر میں اختصار زیادہ بہتر اور موثر ہوتا ہے۔طلبہ کو نیچے دی گئی مشق کے علاوہ مزید مثالیں دی جائیں۔

☆ تحریر میں اور گفتگو میں اختصار (مختصر کرنا) پسندیدہ سمجھا جاتا ہے۔اس سے وقت کی بچت بھی ہوتی ہے اور تحریر اور گفتگو میں خوبصورتی بھی پیدا ہوتی ہے۔نیچے دیے گئے الفاظ کے سامنے ایسا مختصر لفظ لکھیے جس کے وہی معنی ہوں۔

علم رکھنے والا	عالم	جس کے ماں باپ نہ ہوں	یتیم
انصاف کرنے والا	عادل	جو سن نہ سکتا ہو	بہرہ
قتل کرنے والا	قاتل	جسے بھولنے کی عادت ہو	بھلکڑ

مشق نمبر ۶

☆ درج ذیل غلط جملوں کو درست کر کے دوبارہ لکھیے:

درست جوابات:

مجھے میچ دیکھنا ہے۔

تمھارے پاس آبِ زمزم ہے؟ (طلبہ کو بتایا جائے کہ آب کا مطلب بھی پانی ہوتا ہے لہٰذا جملے میں دو دفعہ پانی آ رہا ہے آبِ زمزم تو خود پانی ہے)

شبِ قدر رمضان میں آتی ہے۔(شب بھی رات کو کہتے ہیں لہٰذا جملے میں دو دفعہ رات نہیں آ سکتا)

میرے چاچا کو کل سے بخار ہے۔

مذہب کے معاملے میں مجھے مزاق پسند نہیں۔

☆ کوئی پیرا گراف دیا جا سکتا ہے جس میں جملے درست نہ ہوں۔طلبہ ان جملوں کو درست کر کے پیرا گراف دوبارہ لکھیں۔

سبق نمبر ۲۸: ورزش

مقاصد (ہم سیکھیں گے): اس سبق کے اختتام پر طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ صحت وصفائی کا شعور پیدا کرتے ہوئے اس کی اہمیت سے واقف ہوں اور اپنی صحت پر بھرپور توجہ دیں۔

☆ صحت مند رہنے کے اصولوں کے بارے میں آگاہی حاصل کرتے ہوئے سختی سے ان اصولوں پر عمل پیرا ہوں۔

☆ جسمانی ورزش کے فوائد جانتے ہوئے اپنی روزمرہ زندگی میں اس کا معمول بنائیں۔

☆ آواز کے اتار چڑھاؤ اور درست تلفظ کے ساتھ معاونت کے بغیر نظم خوانی کریں۔

☆ نظم کا مفہوم سمجھ کر اس کے انداز بیاں اور نئے الفاظ پر غور کریں اور اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔

☆نظم کے متعلق سوالات کے جوابات لکھ کر تحریری صلاحیت میں اضافہ کریں۔
☆مصرعوں کو سادہ نثر میں تبدیل کر کے اپنی لسانی مہارتوں کو بروئے کار لائیں۔
☆واحد الفاظ کی جمع اور جمع الفاظ کی واحد بنا کر اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کریں۔
☆مترادف مرکب اور متضاد مرکب سے واقف ہوتے ہوئے ان کی نشاندہی کریں اور تحریر میں ان کا استعمال کریں۔
☆بے جان مذکر اور مونث سے واقف ہوتے ہوئے ان کو پہچانیں اور مناسب طریقے سے تحریر میں ان کا استعمال کریں۔
☆فعل حال کے جملوں کو فعل ماضی اور فعل مستقبل میں تبدیل کریں اور اپنی لسانی مہارتوں کو بہتر بنائیں۔

طریقہ تدریس:

تمہیدی گفتگو:

سب سے پہلے معلم تختۂ تحریر پر دو کالم بنائیں۔ایک کالم میں لکھیں سست یا کمزور شخص یا بچہ اور دوسرے کالم میں لکھیں تندرست شخص یا بچہ۔ اب طلبہ سے پوچھیں کہ سست یا کمزور اور تندرست میں کیا فرق ہے؟ طلبہ اپنی رائے دیں، ہر بچے سے کہا جائے کہ وہ ہاتھ کھڑا کر کے اپنی بات بتائے۔معلم بچوں کے بتائے ہوئے تمام نکات تختۂ تحریر پر لکھیں۔مثلاً طلبہ بتا سکتے ہیں کہ سست یا کمزور بچے جلدی تھک جاتے ہیں، وہ زیادہ کام نہیں کر سکتے، وہ پڑھائی میں بھی کمزور ہوتے ہیں، وہ اپنا تو کیا کسی کا بھی کوئی کام نہیں کر سکتے، ان کی خوراک بھی کم ہوتی ہے، وہ کوئی محنت کا کام بھی نہیں کر سکتے، وہ ہر وقت اپنے آپ کو تھکا تھکا محسوس کرتے ہیں، ان کو کوئی پسند نہیں کرتا وغیرہ وغیرہ اس کے برعکس تندرست بچے ہر کام میں آگے ہوتے ہیں، وہ پڑھتے بھی اچھا ہیں اور کھیل کود میں بھی حصہ لیتے ہیں، وہ ہر وقت چاق و چوبند رہتے ہیں، وہ کھاتے پیتے بھی ہیں اور خوب کام بھی کرتے ہیں، ہر کوئی ان کو پسند کرتا ہے، وہ زندگی میں ہر چیز کا مزہ لیتے ہیں وغیرہ وغیرہ ۔طلبہ اس سے کہیں زیادہ اچھے نکات بتائیں گے معلم ان کی حوصلہ افزائی کریں اور جہاں ضرورت محسوس ہو وہاں ان کی رہنمائی کریں۔جب تمام طلبہ اپنے نکات بتا چکیں تو معلم ان کو موضوع کی طرف لاتے ہوئے بتائیں کہ بے شک اچھی صحت بہت بڑی نعمت ہے آپ نے دیکھا کہ ایک سست، کمزور اور بیمار شخص کسی مصرف کا نہیں ہوتا وہ دوسروں پر ایک بوجھ کی طرح ہوتا ہے۔کوئی اس سے خوش نہیں ہوتا۔وہ خود بھی اپنی زندگی سے خوش نہیں ہوتا، اسے کسی چیز میں مزا نہیں آتا جبکہ ایک صحت مند اور تندرست آدمی زندگی کا بھرپور لطف اٹھاتا ہے وہ اپنی زندگی مزے میں گزارتا ہے وہ محنت کرتا ہے اور دنیا میں آگے بڑھتا ہے اور ترقی کرتا ہے، سب اسے پسند کرتے ہیں، وہ کسی پر بوجھ نہیں ہوتا بلکہ دوسروں کے بھی کام آتا ہے۔غرض تندرستی ایک بہت بڑی نعمت ہے اور ہمیں اس کی اہمیت جانتے ہوئے اس کو برقرار رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔آج ہم اسی کے بارے میں جانیں گے کہ تندرست رہنے کے کیا فوائد ہیں اور ہم اپنے آپ کو کس طرح صحت مند رکھ سکتے ہیں۔عنوان بچے بتائیں گے۔

پڑھائی:

جماعت کو آٹھ گروپ میں تقسیم کیا جائے۔ایک گروپ میں تین بچے بھی ہو سکتے ہیں۔
ہر گروپ کو ایک ایک شعر پڑھنے کے لیے دیا جائے۔طلبہ اپنے دیئے گئے شعر کو پڑھ کر اس کا مفہوم جاننے کی کوشش کریں گے اور آپس میں تبادلہ خیال کرتے ہوئے اس کی تشریح لکھیں گے۔
دس سے پندرہ منٹ بعد ہر گروپ سے ایک بچہ اپنے دیے گئے شعر کو پڑھے گا اور دوسرا بچہ اس کی تشریح بتائے گا۔معلم کی رہنمائی اور معاونت شامل ہوگی۔اگر اشعار کی تشریح میں کمی رہ جائے یا وہ معیار کے مطابق نہ ہو تو معلم بچوں کا ساتھ دیتے ہوئے ان کی تشریح دوبارہ بتائیں اور اپنے نکات کا اضافہ کریں۔اس طرح پوری نظم پڑھی اور سمجھی جائے گی۔
☆آخر میں ایک کل جماعتی گفتگو میں معلم نظم کا مرکزی خیال اور خلاصہ بچوں کو بتائیں۔(مرکزی خیال اور خلاصہ آگے درج ہے)

یا

☆معلم چاہیں تو نظم خوانی کروائیں اور ساتھ ساتھ نظم کا مفہوم اور اشعار کا مطلب بھی بتائیں۔

مرکزی خیال:

اس نظم میں شاعر نے صحت کو سب سے بڑی نعمت قرار دیا ہے اور اس بات پر زور دیا ہے کہ زندگی کا مزہ صحت اور تندرستی کے ساتھ ہے لہٰذا ہمیں اپنی صحت کا خاص خیال رکھنا چاہیے اور اس پر توجہ دینی چاہیے اور صحت قائم رکھنے کے جو اصول مقرر کیے گئے ہیں ان پر عمل کرنا چاہیے۔

خلاصہ:

یہ نظم تلوک چند محروم نے لکھی ہے۔اس نظم میں شاعر نے صحت اور تندرستی کو موضوع سخن بنایا ہے اور اس کی طرف توجہ دلائی ہے۔شاعر صحت کی اہمیت اور فوائد بتاتے ہوئے کہتے ہیں کہ انسان زندگی کا اصل مزا اور لطف اس وقت اٹھا سکتا ہے جب وہ ایک صحت مند زندگی گزار رہا ہو۔انسان مال و دولت سے مسرت حاصل نہیں کر سکتا۔اصل خوشی اور اطمینان صحت میں پوشیدہ ہے دولت تو آنی جانی ہے اگر انسان جسمانی طور پر صحت مند ہو تو اس کی صحت دنیا کی تمام نعمتوں پر بھاری ہے۔صحت ہی سے زندگی دراصل زندگی ہے۔اس کے بغیر انسان زندہ در گور ہے۔اگر انسان تندرست و توانا ہو تو وہ ہر مشکل کا مقابلہ آسانی سے کر سکتا ہے۔وہ کسی پریشانی سے نہیں گھبراتا اور نہ ہی دکھ اور مصیبتوں میں ہمت ہارتا ہے۔کسی بھی طرح کی کوئی مشکل اس کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتی بلکہ وہ تمام مشکلات۔پریشانیوں اور مصائب کا ڈٹ کر مقابلہ کرتا ہے۔شاعر کہتے ہیں کہ تندرستی میں انسان کا کھانے کو بھی دل چاہتا ہے، اسے بھوک بھی لگتی ہے کیونکہ وہ محنت کرتا ہے اور بھوک میں اسے ہر چیز اچھی لگتی ہے وہ ہر چیز شوق سے کھاتا ہے اور پر سکون نیند سوتا ہے۔اسے نہ ہی نرم بستر کی طلب ہوتی ہے اور نہ ہی بہترین کھانوں کی۔کیونکہ خوشی کا تعلق دل اور صحت سے ہوتا ہے جب صحت اچھی ہو تو ہر چیز اچھی لگتی ہے۔بھوک کا لگنا اور نیند کا آنا صحت کی علامت ہے۔اگر

انسان تندرست ہوتو چین کی نیند سوتا ہے اور یہ نیند اسے فرش پر بھی آجاتی ہے۔شاعر نے یہ بھی کہا ہے کہ صحت کے بغیر آدمی کسی کام کا نہیں رہتا وہ بس گوشت پوست کا ایک لوتھڑا سا نظر آتا ہے جو صرف نام کا آدمی ہوتا ہے کیونکہ اس سے کوئی کام نہیں ہوسکتا وہ اپنے کام کے لیے دوسروں کا محتاج ہوتا ہے اور اسے دوسروں کے سامنے دست سوال پھیلانے پر مجبور ہونا پڑ جاتا ہے وہ دوسروں کے کام آنا تو در کنار دوسروں کے لیے وبال جان بن جاتا ہے۔ایسے شخص کی کسی کو ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ وہ کسی کے کام نہیں آسکتا۔دنیا میں محنت ومشقت کے کام ہمت اور حوصلے سے صرف تندرست لوگ ہی انجام دے سکتے ہیں۔دنیا کی یہ بلند وبالا عمارات، عالیشان محلات، حیران کن عجائبات، خوبصورت باغات اور لہلہاتے ہوئے کھیت صحت مند افراد کے کارنامے ہیں۔صحت مند آدمی اپنی محنت اور جدوجہد سے صحراؤں اور بیابانوں کو بھی پر بہار مناظر میں تبدیل کر دیتے ہیں۔جبکہ بیمار اور سست افراد کوئی بھی محنت طلب کام انجام نہیں دے سکتے۔وہ خود دوسروں کے رحم وکرم پر ہوتے ہیں۔وہ نہ ہی دینی اعمال کو انجام دے سکتے ہیں اور نہ ہی دنیاوی فرائض ادا کر سکتے ہیں غرضیکہ وہ ہر کام میں پیچھے رہ جاتے ہیں اور ایک ناکام ونامراد زندگی گزارتے ہیں اور کوئی ان کا پرسان حال نہیں ہوتا۔شاعر کہتے ہیں کہ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ صحت اور تندرستی سب سے بڑی نعمت ہے اس لیے صحت کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے آخر میں شاعر نے ہماری توجہ ان اصولوں کی طرف کروائی ہے جن کی پابندی کر کے ہم صحت کو برقرار رکھ سکتے ہیں اور یہ وہ اصول ہین جن پر تمام حکماء اور اطباء متفق ہیں۔وہ اصول ہیں صاف ستھری غذا اور صاف پانی کا استعمال کرنا، صاف ہوا میں سانس لینا جو عموماً صبح کے وقت حاصل ہوتی ہے۔ساتھ ہی روزانہ تھوڑی دیر کے لیے ورزش یا کوئی محنت طلب کام بھی بہت ضروری ہے کیونکہ ورزش انسان کو صحت مند رکھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔شاعر نے ایک اور چیز کی طرف نشاندہی کی ہے کہ اچھی صحت کے لئے نیک کردار اور نیک خیال بھی ضروری ہیں۔اس کے علاوہ خوش اخلاقی اور خوش مزاجی بھی انسان کی صحت پر خوشگوار اثر ڈالتی ہے۔نہ ہی ہمیں دوسروں کے بارے میں کچھ غلط کرنا چاہیے اور نہ ہی دل میں بغض رکھنا چاہیے۔اگر ہمارا ذہن صاف ستھرا ہوگا اور دل میں برے خیالات نہیں ہوں گے تو ہماری صحت پر اچھا اثر پڑے گا۔

سرگرمی:

☆ کتاب میں موجود سرگرمی کروائی جاسکتی ہے۔جماعت کو اسکول کے میدان میں یا اسکول کے باغ میں لے جایا جائے اور انہیں کوئی ہلکی پھلکی ورزش کے طریقے سکھائے جائیں یا اسکول پی ٹی ماسٹر سے اس سلسلے میں کوئی مدد لے کر تقریباً دس منٹ بچوں کو ورزش کروائی جائے۔

لکھائی:

درسی کتاب میں موجود مشقیں کروائی جائیں گی۔(سبق کی حل شدہ مشقیں آگے ملاحظہ کیجئے)

گھر کا کام:

☆ کیا آپ اپنی صحت کا خیال رکھتے ہیں؟ کس طرح؟ اپنے کھانے پینے اور روزمرہ کے معمولات کو سامنے رکھتے ہوئے تفصیل سے جواب دیجیے:

نظر ثانی (اعادہ):

☆نظم کے اختتام پر طلبہ سے چند سوالات کیے جائیں گے مثلاً:

۱۔شاعر نے اس نظم میں کس چیز کی اہمیت بتائی ہے؟

۲۔زندگی کا لطف کس چیز کے ساتھ ہے؟

۳۔ورزش کیوں ضروری ہے؟

۴۔کیا آپ شاعر کی بات سے متفق ہیں؟

☆ چند ایک طلبہ سے درسی کتاب میں موجود سوالات کے جوابات سنے جائیں گے۔

تدریسی معاونات/وسائل:

درسی کتاب تختہ سفید/سیاہ۔

جانچ: دوران تدریس طلبہ کو مندرجہ ذیل نکات کے تحت جانچا جائے گا۔

☆ موضوع کے حوالے سے سوچ کو متحرک کرنے کے دوران (سست اور تندرست شخص کے حوالے سے اپنی رائے کے اظہار کے دوران)

☆ درست تلفظ اور معاونت کے بغیر گروپ میں نظم کی پڑھائی اور آپس میں تبادلہ خیال کے دوران

☆نظم کا مفہوم جانتے ہوئے دیے گئے شعر کی تشریح کے دوران (گروپ میں کام کے دوران)

☆اسکول کے میدان میں جا کر ورزش کرنے کے دوران

☆نظم کے متعلق سوالات کے جوابات لکھنے کے دوران

☆مصرعوں کو سادہ نثر میں تبدیل کرنے کے دوران

☆واحد الفاظ کی جمع اور جمع الفاظ کی واحد بنانے کے دوران

☆مترادف مرکب اور متضاد مرکب سے واقف ہونے اور ان کی نشاندہی کرنے کے دوران

☆بے جان مذکر اور مونث سے واقف ہونے اور ان کی شناخت کے دوران

☆فعل حال کے جملوں کو فعل ماضی اور فعل مستقبل میں تبدیل کرنے کے دوران

ہم نے سیکھا:

☆صحت وصفائی کا شعور پیدا کرتے ہوئے اس کی اہمیت سے واقف ہونا اور اپنی صحت پر بھرپور توجہ دینا۔

☆صحت مند رہنے کے اصولوں کے بارے میں آگاہی حاصل کرنا اور سختی سے ان اصولوں پر عمل پیرا ہونا۔

☆جسمانی ورزش کے فوائد جاننا اپنی روزمرہ زندگی میں اس کا معمول بنانا۔

☆آواز کے اتار چڑھاؤ اور درست تلفظ کے ساتھ معاونت کے بغیر نظم خوانی کرنا۔

☆نظم کا مفہوم سمجھنا اور اشعار کی تشریح کرنا

☆نظم کے متعلق سوالات کے جوابات لکھنا۔

☆مصرعوں کو سادہ نثر میں تبدیل کرنا۔

☆واحد الفاظ کی جمع اور جمع الفاظ کی واحد بنانا۔

☆مترادف مرکب اور متضاد مرکب سے واقف ہونا اور ان کی نشاندہی کرنا۔

☆بے جان مذکر اور مونث سے واقف ہونا، ان کو پہچاننا اور مناسب طریقے سے تحریر میں ان کا استعمال کرنا۔

☆فعل حال کے جملوں کو فعل ماضی اور فعل مستقبل میں تبدیل کرنا۔

کلیدِ جانچ

مشق نمبر ۱

سوالات کے جوابات:

جواب نمبر ۱۔ زندگی کا مزا صحت و تندرستی کے ساتھ ہے۔

جواب نمبر ۲۔ صحت کے بغیر آدمی کسی کام کا نہیں رہتا وہ اپنے کام کے لیے دوسروں کا محتاج ہوتا ہے اور اسے دوسروں کے سامنے دست سوال پھیلانے پر مجبور ہونا پڑ جاتا ہے وہ دوسروں کے کام آنا تو درکنار دوسروں کے لیے وبال جان بن جاتا ہے۔

جواب نمبر ۳۔ شاعر نے آخری اشعار میں صحت کو برقرار رکھنے کے کچھ اصول بتائے ہیں جن پر تمام حکماء اور اطباء متفق ہیں۔ ایک اصول تو یہ ہے کہ ہمیں صاف ستھری غذا کھانی چاہیے۔ وہ غذا جس پر مکھیاں بھنک رہی ہوں یا ٹھیلوں پر کھلی پڑی ہوں ان سے اجتناب برتنا چاہیے۔ ساتھ ہی صاف پانی بھی صحت کے لیے بہت ضروری ہے کیونکہ پانی ایک بنیادی ضرورت ہے اور اس کا استعمال بھی سب سے زیادہ ہے۔ تیسرا یہ کہ صاف ہوا صحت پر بہت اچھا اثر ڈالتی ہے اور صاف ہوا عموماً صبح کے وقت حاصل ہوتی ہے اس لیے صبح کی سیر صحت کے لیے بہترین ٹانک ہے۔ ساتھ ہی روزانہ تھوڑی دیر کے لیے ورزش یا کوئی محنت طلب کام بھی بہت ضروری ہے۔ ورزش بھی انسان کو صحت مند رکھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ شاعر کے مطابق اچھی صحت کے لئے نیک کردار اور نیک خیال بھی ضروری ہیں۔ اس کے علاوہ خوش اخلاقی اور خوش مزاجی بھی انسان کی صحت پر خوشگوار اثر ڈالتی ہے۔

جواب نمبر ۴۔ دنیا میں محنت و مشقت کے کام ہمت اور حوصلے سے صرف تندرست لوگ ہی انجام دے سکتے ہیں۔ یہ کام بیمار اور سست لوگوں کے بس کی بات نہیں ہوتی۔ بیمار اور سست کوئی بھی محنت طلب کام انجام نہیں دے سکتے۔ وہ خود دوسروں کے رحم و کرم پر ہوتے ہیں۔

جواب نمبر ۵۔ اس سے شاعر کی مراد یہ ہے کہ اگر صحت اچھی ہو تو انسان کا کھانے پینے کو بھی دل چاہتا ہے اور وہ ہر چیز بڑے شوق سے کھاتا ہے۔ اسے بھوک بھی لگتی ہے اور اس کا کھانے کو بھی دل چاہتا ہے یہی وجہ ہے کہ جو بھی کھانے کے لیے مل جائے وہ خوب مزے سے کھاتا ہے۔ اسے ہر چیز اچھی لگتی ہے۔ کیونکہ جب صحت اچھی ہوگی اور معدہ صحیح کام کرے گا تو بھوک بھی لگتی ہے اور بھوک کے وقت کچھ بھی مل جائے وہ اچھا ہی لگتا ہے۔

مشق نمبر ۲

☆درج ذیل الفاظ کے دو دو ہم آواز الفاظ لکھیے جن میں سے ایک نظم سے لیا گیا ہو اور دوسرا لفظ نظم کے علاوہ منتخب کیا جائے۔

عشرت ،صحت ،کثرت	کام ،نام ، عام	چند ، کاربند ، صحت مند	
آشنا ، ہوا ، سامنا	سب ، ڈھب ، کب		

مشق نمبر۳

☆ درج ذیل مصرعوں کو سادہ نثر میں تبدیل کیجیے: (جوابات)

۱۔ آدمی صحت کے بغیر نام کا انسان ہے۔

۲۔ تندرست دنیا میں ہمت کے کام کرتے ہیں۔

۳۔ صحت کے واسطے چند اصول مقرر ہیں۔

۴۔ بیمار اور سست ناکام و نامراد ہیں۔

۵۔ دل حق آشنا ہر اک برائی سے صاف ہو۔

مشق نمبر۴

☆ جملوں میں استعمال کیجیے:

عشرت: عیش وعشرت میں زندگی گزارنے والوں کو ہر دم اللہ تعالی کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

نعمت: شدید گرمی میں بارش کا برسنا نعمت سے کم نہیں ہے۔

نامراد: جو محنت نہیں کرتا وہ ہمیشہ ناکام و نامراد ہی رہتا ہے۔

اصول: ہمیں بہتر زندگی گزارنے کے لیے چند اصول مقرر کرنے چاہییں۔

باقاعدہ: وہ پڑھائی میں پہلے کم دلچسپی لیتا تھا مگر اب باقاعدہ اسکول کے ساتھ ساتھ ٹیوشن پڑھنے بھی جاتا ہے۔

مشق نمبر۵

☆ نیچے دیئے گئے الفاظ میں جو واحد ہیں ان کی جمع لکھیے اور جو جمع ہیں ان کی واحد لکھیے:

واحد	جمع
تصویر	تصاویر
مسجد	مساجد
فرد	افراد
عمل	اعمال
حاکم	حکام
اختیار	اختیارات

مشق نمبر۶

تمہیدی گفتگو: پچھلے اسباق میں مترادف اور متضاد الفاظ کے بارے میں طلبہ پڑھ چکے ہیں اور لوپ کارڈ کی سرگرمی سے اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کر چکے ہیں۔ ساتھ ہی طلبہ کو مرکب الفاظ کے بارے میں بھی بتایا جا چکا ہے لہٰذا معلم ایک مرکب لفظ لکھیں اور طلبہ سے پوچھیں کہ یہ لفظ کیا ہے۔ انہیں اشارہ دیں کہ چونکہ یہ دو لفظ سے مل کر ایک لفظ بنا ہے درمیان میں ''وٗ'' ہے لہٰذا یہ کون سا لفظ ہوگا؟ طلبہ کو بتائیں کہ یہ مرکب لفظ ہی اب اس مرکب لفظ کے دونوں الفاظ پر غور کریں اگر یہ الفاظ ایک دوسرے کے الٹ ہیں تو یہ متضاد مرکب ہیں اور اگر یہ الفاظ ایک دوسرے کے ہم معنی ہیں تو یہ مترادف مرکب ہیں۔ طلبہ سے مثالیں پوچھی جائیں ورنہ خود بتائی جائیں۔

☆ نیچے دیئے گئے مرکب الفاظ میں سے مترادف مرکب اور متضاد مرکب الگ الگ کیجیے:

مترادف مرکب: رنج وغم ۔ فتح ونصرت

متضاد مرکب: صبح وشام ۔ اونچ نیچ ۔ کم وبیش ۔ شب وروز

☆ طلبہ کو ان الفاظ کو جملوں میں بھی استعمال کروایا جاسکتا ہے:

مشق نمبر ۷

☆ درج ذیل میں سے مذکر اور مونث الگ کیجیے: (پچھلے اسباق میں اچھی طرح پڑھایا جا چکا ہے)

مذکر: جھوٹ - دریا - نقشہ - انتظام - بدن

مونث: بجلی - دعوت - ورزش

مشق نمبر ۸

تمہیدی گفتگو: مختلف زمانوں کے بارے میں طلبہ کی سابقہ معلومات کی جانچ کی جائے اور ان سے چند سوالات کیے جائیں مثلاً آپ اسمبلی میں کتنے بجے گئے؟ پہلا پیریڈ کس کا تھا؟ اس وقت کون سا پیریڈ ہے؟ اس سے پہلے کون سا تھا؟ اردو کے بعد کون سا پیریڈ ہوگا؟ چھٹی کتنے بجے ہوگی؟ وغیرہ

طلبہ سے جوابات لیتے ہوئے انہیں موضوع کی طرف لایا جائے اور انہیں بتایا جائے کہ جو پیریڈ گزر گئے وہ زمانہ ماضی تھا۔ اسمبلی ہوگئی وہ بھی اب زمانہ ماضی ہے۔ اس وقت جو اردو کا پیریڈ ہے وہ زمانہ حال ہے۔ اس کے بعد جو پیریڈ ہوگا وہ زمانہ مستقبل کا ہوگا۔ بس یہ تین زمانے ہوتے ہیں اور ان تین زمانوں میں جو کام کیے جاتے ہیں وہ فعل ماضی، فعل حال اور فعل مستقبل کہلاتے ہیں۔

طلبہ سے مزید مثالیں پوچھی جائیں۔ اور انہیں فعل حال، فعل ماضی اور فعل مستقبل کی چند نشانیاں بتائی جائیں۔

فعل حال: جملے کے آخر میں ''ہے'' یا ''تا ہے'' آتا ہے مثلاً کرتا ہے، آتا ہے، جاتا ہے، سوتا ہے، کھاتا ہے، پیتا ہے وغیرہ

فعل ماضی: جملہ فعل پر ختم ہوتا ہے یا ''تھا'' آتا ہے مثلاً سو گیا، کھایا، گیا، پیا، اٹھا اور رہا تھا، کرتا تھا وغیرہ

فعل مستقبل: جملے کے آخر میں ''گا۔ گی۔ گے'' آتا ہے۔ مثلاً ہوگا۔ کھائے گا۔ سوئے گا وغیرہ

☆ نیچے دیے گئے فعل حال کے جملوں کو فعل ماضی اور فعل مستقبل کے جملوں میں تبدیل کیجیے:

فعل حال	فعل ماضی	فعل مستقبل
ہم ورزش کرتے ہیں۔	ہم نے ورزش کی۔	ہم ورزش کریں گے۔
تم شور مچا رہے ہو۔	تم شور مچا رہے تھے۔	تم شور مچا رہے ہو گے۔
امجد صبح سویرے اٹھتا ہے۔	امجد صبح سویرے اٹھا۔	امجد صبح سویرے اٹھے گا۔
جھنڈا لہرایا جا رہا ہے۔	جھنڈا لہرایا جا رہا تھا۔	جھنڈا لہرایا جا رہا ہوگا۔
تھیلے میں کھجوریں ہیں۔	تھیلے میں کھجوریں تھیں۔	تھیلے میں کھجوریں ہوں گی۔

سبق نمبر ۱۔ حمد

سرگرمی نمبر ۱۔ گلوں، کاری، پہاڑ، پھول، فضا، ذرّات، سمتوں، فلک، انوار، کھیتوں۔

سرگرمی نمبر ۲۔ تخلیقی کام۔

سرگرمی نمبر ۳۔ تخلیقی کام۔

سرگرمی نمبر ۴۔ آسمان، خُوب صورت، سجاوٹ، اوس، طرف۔

سرگرمی نمبر ۵۔ تخلیقی کام۔

سبق نمبر ۲۔ نعت۔

سرگرمی نمبر ۱۔ تخلیقی کام۔

سرگرمی نمبر ۲۔ حمد اس نظم کو کہتے ہیں جس میں اللہ کی تعریف اور بڑائی بیان کی جائے، نعت اس نظم کو کہتے ہیں جس میں حضورؐ کی تعریف اور صفات بیان کی جائے۔

سرگرمی نمبر ۳۔ تخلیقی کام۔

سرگرمی نمبر ۴۔ مجھے آج صدر جانا ہے، برائے مہربانی یہ قلم مجھے دے دو، پاکستان کے ہر شہر میں اردو بولی جاتی ہے، سرفراز میرا اہم جماعت ہے، میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔

سرگرمی نمبر ۵۔

مجھے آج صدر جاناہے، برائے مہربانی یہ قلم مجھے دے دو ، پاکستان کے ہر شہر میں اردو بولی جاتی ہے، سرفراز میرا ہم جماعت ہے، میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔
سرگرمی نمبر۵۔تخلیقی کام۔

سبق نمبر۳۔حاتم طائی۔

سرگرمی نمبر۱۔ ۴۰ ، حوصلہ، صحرا ، لکڑیاں ، سکون ، مُفلس ، توجّہ۔

سرگرمی نمبر۲۔

حبیب بنک پلازہ، درخت، قائدِاعظم، گھڑی ، آم ، گاڑی۔

سرگرمی نمبر۳۔تخلیقی سرگرمی

سرگرمی نمبر۴۔ نہیں، نہ،(نہ،نہیں)، نہیں، نہ

سرگرمی نمبر۵۔تفہیم (ذہنی سرگرمی)

سبق نمبر۴۔اسلامی ممالک کی تنظیم

سرگرمی نمبر۱۔امتحان، جیتنے والا، آپس میں مشورہ کرنا، روزمرّہ، اتحاد

سرگرمی نمبر۲۔ ۱۹۶۹،مراکش۔ لاہور،۴۰۔ سعودی عرب۔۵۷۔ ۱۳۔ دوسری بڑی

سرگرمی نمبر۳۔چُستی۔ نادان ، دُشمن۔ برّی۔ آسان ۔صبح

سرگرمی نمبر۴۔ تخلیقی سرگرمی

سرگرمی نمبر۵۔تخلیقی سرگرمی

سبق نمبر۵۔ حضرت یونس

سرگرمی نمبر۱۔ذہنی سرگرمی سبق سے تلاش کر کے لکھنا ہے

سرگرمی نمبر۲۔

مترادفات	متضاد
عیش وآرام	عروج وزوال
آب وتاب	زمین وآسمان
امن وامان	خاص وآم
بلندو بالا	نیک وبد
نیکی وبھلائی	حق وباطل
جراءت ودلیری	نشیب وفراز
عقل ودانش	عربی وعجمی
عیش وعشرت	اوّل وآخر

سرگرمی نمبر۳۔تخلیقی سرگرمی

سرگرمی نمبر۴۔ علامت وقفہ،

سوالیہ؟

فجائیہ!

ختمہ۔

سرگرمی نمبر۵۔تخلیقی سرگرمی

سبق نمبر۶۔محنت کی عظمت

سرگرمی نمبر۱۔ اُجالا،سونا، بزدل،کام چور، سردی، نرم
سرگرمی نمبر۲۔ عملی کام
سرگرمی نمبر۳۔تخلیقی کام
سرگرمی نمبر۴۔تخلیقی کام

سبق نمبر۷۔ایک اکیلا دو گیارہ
سرگرمی نمبر۱۔ درست ، درست، غلط، غلط، درست، غلط ، غلط
سرگرمی نمبر۲۔

الفاظ	متضاد	مترادفات
اکیلا	کئی	تنہا
آزادی	غلامی،قید	رہائی
مشہور	گمنام	معروف،نامور
طاقت ور	کمزور	مضبوط
ترقّی	تنزّلی	پیش رفت
خوش حالی	بدحالی	آسودہ
پوشیدہ	ظاہر	درپردہ

سرگرمی نمبر۳۔عملی کام
سرگرمی نمبر۴۔ استاد، قابل
دہی، کھٹّا
امتحان، فیل
سُرخ، سیاہی
ضرور، تشریف

سرگرمی نمبر۵۔ تخلیقیکام

سبق نمبر۸۔صادق اور صدیق
سرگرمی نمبر۱۔ تخلیقی سرگرمی
سرگرمی نمبر۲۔ عثمان، تین، ساراسامان، ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ہجری، مدینہ منورہ
سرگرمی نمبر۳۔ قدم، پانچ، لال، کا، بے باق، گھی
سرگرمی نمب۴۔ یہ سفید کار ہے
لڑکا قطار میں کھڑا ہے
لڑکی گانا گا رہی ہے
گھوڑا دوڑ رہا ہے
بچّے شور کر رہا
پہاڑ پر برف باری ہو رہی ہے
سرگرمی نمبر۵۔ تخلیقی کام

سبق نمبر۹۔ الجبرا کا موجد۔ الخوارزمی
سرگرمی نمبر۱۔ تخلیقی کام
سرگرمی نمبر۲۔ تخلیقی کام
سرگرمی نمبر۳۔
ایڈیسن۔ مارکونی۔ گراہم بیل۔ جارج کیلی۔ کارلسن ڈربیل۔ پیٹر ہنلین۔ چارلس فرانسز۔
جارج اسٹفنسن۔ ڈینئیل گبرئیل۔ جارج بے بیج۔
سرگرمی نمبر۴۔۵۔ تخلیقی کام

سبق نمبر۱۰۔ سرگرمی نمبر۱۔
۱۔ بہت شور مچانا، ۲۔ اپنا مطلب نکالنا، ۳۔ غرور و تکبر کرنا، ۴۔ بہت خوش ہونا
۵۔ اطمینان ہونا
سرگرمی نمبر۲۔ عملی کام
سرگرمی نمبر۳۔

فعل	فاعل	مفعول
پڑھی	احمد	نماز
خریدا	گوشت	داداجان
بناتا ہے	کمہار	مٹی کے برتن
اُڑایا	پائلٹ	جہاز
لے گیا	سعد	سائیکل
کھالیا	شیر	ہرن

سرگرمی نمبر۴۔ تخلیقی کام
سرگرمی نمبر۵۔ تفہیم (عملی کام)

سبق ۱۱۔ ماحولیاتی آلودگی
سرگرمی نمبر۱۔ تخلیقی سرگرمی۔
سرگرمی نمبر۲۔ بدترین، آلودہ، شور، قدرتی، ہرگز، شہری آبادی
سرگرمی نمبر۳۔ تخلیقی کام
سرگرمی نمبر۴۔ کی، ہو، کیا، ہوا، ہیں۔
سرگرمی نمبر۵۔ اَن پڑھ، اَن گنت۔ خوددار، خودپسند۔ ناخوش، نامور۔ لامحدود، لاجواب۔
خوش حال، خوش شکل۔

سبق نمبر۱۲۔ پاکستان کی اہم فصلیں
سرگرمی نمبر۱۔ معلوماتی کام
سرگرمی نمبر۲۔ دال میں کچھ کالا، گھر کی مُرغی دال برابر، گھی کے چراغ جلانا،
دودھ کا دودھ پانی کا پانی، چراغ تلے اندھیرا
سرگرمی نمبر۳۔ بنجر، تنگ، بدذائقہ، کم، بدقسمت، ادنیٰ، اصلی، برآمد
سرگرمی نمبر۴۔ عملی سرگرمی

سرگرمی ۵۔ مضمون (عملی کام)

سبق نمبر ۱۳۔ برکھا رُت۔

سرگرمی نمبر ۱۔ عملی کام

سرگرمی نمبر ۲۔ تخلیقی کام

سرگرمی نمبر ۳۔

صفت	موصوف
رحیم	اللہ
سچّا، ایماندار	علی
ہرا ،سفید	جھنڈا
خوبصورت	عالیہ
بیوقوف	عادل

سرگرمی نمبر ۴۔ عملی کام

سرگرمی نمبر ۵۔ گرج ، چوں چوں، رِم جھم، کُوک ، کڑکڑاہٹ، میاؤں، کائیں کائیں

سبق نمبر ۱۴۔ ایک وقت میں ایک کام

سرگرمی نمبر ۱۔ تخلیقی کام

سرگرمی نمبر ۲۔ حالی، درد، اسماعیل ، محمد حسین آزاد، اقبال۔

سرگرمی نمبر ۳۔ تخلیقی کام

سرگرمی نمبر ۴۔ چوراسی، ایک سوتین، نوسو پچاس، چودہ اگست اُنیس سوسینتالیس، دوسواسّی

سرگرمی نمبر ۵۔ تخلیقی کام

سبق نمبر ۱۵۔ پانڈا

سرگرمی نمبر ۱۔ تخلیقی کام

سرگرمی نمبر ۲۔ ریچھ، ۱۲ ، پنجے ، چین ، ۳۰

سرگرمی نمبر ۳۔ تخلیقی کام

سرگرمی نمبر ۴۔ عملی کام

سرگرمی نمبر ۵۔ تخلیقی کام

سبق نمبر ۱۶۔ سکھر بیراج

سرگرمی نمبر ۱۔ تخلیقی کام

سرگرمی نمبر ۲۔ عملی کام

سرگرمی نمبر ۳۔ اس سال ہمارے اردو کے نصاب میں مکلی کے قبرستان کے بارے میں پڑھایا گیا ہے۔ اگر آپ ہماری جماعت کو مکلی کے قبرستان کی سیر پر لے جائیں گی تو ہم اُس کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرسکیں گے۔

برائے مہربانی ہماری درخواست پر غور فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے۔

درخواست گزار

طلباء جماعت ششم بی

سرگرمی نمبر۴۔ ہیں ، ہے ، ہیں، ہیں ، ہے ،

سرگرمی نمبر۵۔ تخلیقی کام

سبق نمبر ۱۷۔ ہمسایہ ماں جایا

سرگرمی نمبر۱۔ تخلیقی کام

سرگرمی نمبر۲۔ عملی کام

سرگرمی نمبر۳۔ پکڑ، سو، گر، بڑھ، چمک، جل ، بھاگ ، تڑپ

سرگرمی نمبر۴۔ ۸۵، ۹۱ ، ۴۹ ، ۷۴ ، پینتیس، بائیس ، چھیاسٹھ

سرگرمی نمبر۵۔ عملی کام

سبق نمبر۱۸۔ نظم ’اتفاق‘

سرگرمی نمبر۱۔ تخلیقی کام

سرگرمی نمبر۲۔ عملی کام

سرگرمی نمبر۳۔ ناکامی، آسان، جُڑنا، میٹھا، آبادی، بُرا، موت ، بچھڑنا

سرگرمی نمبر۴۔ ہائے ہائے، آئے، سورج، ٹپ ٹپ، اسکول ، دوڑے، شربت، پلائیں، قلفی، اے سی، لُو، بلبلا۔

سرگرمی نمبر۵۔ تخلیقی سرگرمی

سبق نمبر۱۹۔ محنتی خدا کا دوست ہے

سرگرمی نمبر۱۔ تخلیقی کام

سرگرمی نمبر۲۔ عملی کام

سرگرمی نمبر۳۔ تخلیقی کام

سرگرمی نمبر۴۔ بلند، دِیا، نوکر، تیل ، عہدہ

سرگرمی نمبر۵۔ تخلیقی کام

سبق نمبر۲۰۔ مریم مختیار

سرگرمی نمبر۱۔ مسلمان کو ہمیشہ کی زندگی دیتا ہے، کراچی سے تھا، کچھ منفرد کر دکھانے کا شوق تھا، آبادی سے ہٹا کر کھلے میدان کی جانب موڑ دیا، تاخیر سے چھلانگ لگانے کی وجہ سے

سرگرمی نمبر۲۔ تخلیقی کام

سرگرمی نمبر۳۔ عملی کام

سرگرمی نمبر۴۔ میں گھر نہیں گیا، یہ مٹھائی نہیں کھاؤ، پھول نہ توڑو، بچوں نے شور نہیں کیا، بارش ضروری نہیں ہے۔

سرگرمی نمبر۵۔ تخلیقی کام

سبق نمبر۲۱۔ شیخ چلّی
سرگرمی نمبر۱۔ تخلیقی کام
سرگرمی نمبر۲۔ عملی کام
سرگرمی نمبر۳۔بستر ،غول،گروہ ، جھُرمٹ ، لشکر ، لڑی ، رِم جھم، بہاریں
سرگرمی نمبر۴۔کہ، کے۔ کے،کہ۔ کہ۔ کے،کہ۔ کہ
سرگرمی نمبر۵۔ تخلیقی کام

سبق نمبر۲۲۔بجلی کی بچت
سرگرمی نمبر۱۔ تخلیقی کام
سرگرمی نمبر۲۔ عملی کام
سرگرمی نمبر۳۔ مطمئن، ضروری، فضول خرچی ، بحران ، بجھانے ، ضائع
سرگرمی نمبر۴۔ تخلیقی کام
سرگرمی نمبر۵۔ عملی کام

سبق نمبر۲۳۔ تین قیمتی باتیں
سرگرمی نمبر۱۔ تخلیقی کام
سرگرمی نمبر۲۔ بڑوں کی بے عزتی کرنے سے اپنی بے عزتی ہوتی ہے، چیز کم ضرورتمند زیادہ،
قصوروار اپنی حرکتوں سے پہچانا جاتا ہے، طاقت ور ہی جیت جاتا ہے، اپنی اچھی چیز کی بھی قدر نہیں ہوتی۔
سرگرمی نمبر۳۔ شہزادی، شاعرہ، دھوبن، والدہ، فقیرنی
سرگرمی نمبر۴۔ رسّی، ڈبیا، ڈھولکی، کھٹیا ، گھرونده، نالی ، ہنڈیا ، کتابچہ
سرگرمی نمبر۵۔ تخلیقی کام

سبق نمبر۲۴۔ ملی نغمہ
سرگرمی نمبر۱۔ تخلیقی کام
سرگرمی نمبر۲۔ عملی کام
سرگرمی نمبر۳۔ چھاتا، گھڑیال، لنگوٹ، گٹھڑ، ٹولا، لٹھ
سرگرمی نمبر۴۔ جسم، خواہش، چمن، بہشت، خوشبودار، ناچ
سرگرمی نمبر۵۔ تخلیقی کام

سبق نمبر۲۵۔ موبائل فون کی آپ بیتی
سرگرمی نمبر۱۔ تخلیقی کام
سرگرمی نمبر۲۔ عملی کام
سرگرمی نمبر۳۔

زماں	مکاں
کل	کتب خانہ
دو بجے	قبرستان

پرسوں	باغیچہ
صبح سویرے	ٹکٹ گھر
اگلے سال	قلم دان

سرگرمی نمبر۴۔ تخلیقی کام
سرگرمی نمبر۵۔ تخلیقی کام

سبق نمبر ۲۷۔ ورزش
سرگرمی نمبر۱۔ تخلیقی کام
سرگرمی نمبر۲۔ تخلیقی کام

سرگرمی نمبر۳۔ عملی کام
سرگرمی نمبر۴۔ تخلیقی کام
سرگرمی نمبر۵۔ تخلیقی کام

سبق نمبر ۲۸۔ چھوٹے قد کا بڑا لکھاری
سرگرمی نمبر۱۔ عملی کام
سرگرمی نمبر۲۔ تخلیقی کام
سرگرمی نمبر۳۔ مقرِر ، مسافر ، مصور ، طالبِ علم، معالج، کھلاڑی
سرگرمی نمبر۴۔ بانس، ہیرے ، کبوتر، بکری، بیمار
سرگرمی نمبر۵۔ تخلیقی کام

سبق نمبر ۲۹۔ کارٹون سے کمپیوٹر گیم تک
سرگرمی نمبر۱۔ استاد، بڑھئی، سُنار، کُمہار، پھول فروش، دُکاندار، درزی، باورچی
سرگرمی نمبر۲۔ تخلیقی کام
سرگرمی نمبر۳۔ عش عش کر اٹھے، بائیں ہاتھ کا کھیل، رنگ فق ہو گیا، تن بدن میں آگ لگ گئی، خون خشک ہو گیا
سرگرمی نمبر۴۔ تخلیقی کام
سرگرمی نمبر۵۔ تخلیقی کام

سبق نمبر ۳۰۔ ریل گاڑی
سرگرمی نمبر۱۔ عملی سرگرمی
سرگرمی نمبر۲۔ تخلیقی کام
سرگرمی نمبر۳۔ تخلیقی کام
سرگرمی نمبر۴۔ غُل ،چھک چھک ، مُہلت، مصیبت، شرافت، پرواز، تعارف
سرگرمی نمبر۵۔ تخلیقی کام